لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ

حج و عُمرے کا طریقہ اور دعائیں

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ

حج وعمرہ کا مفصَّل طریقہ

رفیقُ الحرمین
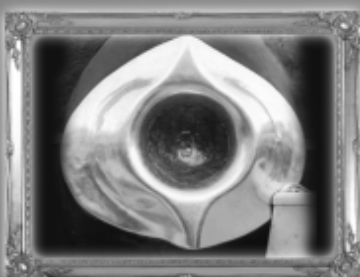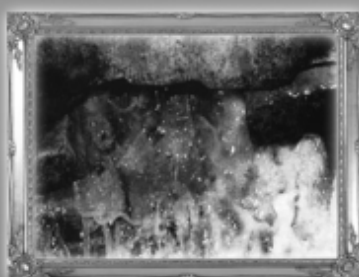
مؤلِّف

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

ناشر: مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نام کتاب : رفیق الحرمین

مؤلّف : شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّارؔ قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

تاریخِ اشاعت : شوال المکرّم ١٤٣٣ھ، اگست 2012ء

ناشر : مکتبۃ المدینہ عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مَدینہ باب المدینہ کراچی

مکتبۃُ المدینہ کی شاخیں

- **کراچی** : شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی فون: 021-32203311
- **لاھور** : داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ فون: 042-37311679
- **سردار آباد** : (فیصل آباد) امین پور بازار فون: 041-2632625
- **کشمیر** : چوک شہیداں، میر پور فون: 058274-37212
- **حیدر آباد** : فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن فون: 022-2620122
- **ملتان** : نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ فون: 061-4511192
- **اوکاڑہ** : کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال فون: 044-2550767
- **راولپنڈی** : فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ فون: 051-5553765
- **خان پور** : دُرانی چوک، نہر کنارہ فون: 068-5571686
- **نواب شاہ** : چکرا بازار، نزد MCB فون: 0244-4362145
- **سکھر** : فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ فون: 071-5619195
- **گوجرانوالہ** : فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ فون: 055-4225653
- **پشاور** : فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر

فہرس

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

حج و عُمرے والے کیلئے 56 نیّتیں (مَعَ رِوایات، حِکایات و مَدَنی پھول)

(حُجّاج و مُعتَمِرین ان میں سے موقع کی مُناسَبَت سے وہ نیّتیں کرلیں جن پر عمل کرنے کا واقعی ذِہن ہو)

﴿1﴾ صِرف رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ پانے کے لئے **حج** کروں گا۔ (قَبولیَّت کیلئے اِخلاص شَرط ہے اور اِخلاص حاصل کرنے میں یہ بات بَہُت مُعاوِن ہے کہ رِیا کاری اور شہرت کے تمام اسباب تَرک کر دیئے جائیں۔ **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہے: لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ میری اُمّت کے اَغنِیاء (یعنی مالدار) سَیر و تفریح کے لیے اور درمیانے دَرَجے کے لوگ تجارت کے لیے اور قُرّاء (یعنی قاری) دِکھانے اور سنانے کیلئے اور فُقَرا مانگنے کے لئے **حج** کریں گے۔ (تاریخ بغداد ج ۱۰ ص ۲۹۵) ﴿2﴾ اِس آیتِ مُبارَکہ پر عمل کروں گا: **وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ** (پ ۲، البقرۃ: ۱۹۶) ترجَمۂ کنزالایمان: حج اور عمرہ **اللہ** کے لئے پورا کرو۔

﴿3﴾ (یہ نیّت صِرف فرض حج کرنے والا کرے) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت کی نیّت سے اِس حُکمِ قراٰنی: **وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ**

ترجَمۂ کنزالایمان: اور **اللہ** کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے۔ (پ ۴، اٰل عمران: ۹۷) پر عمل کرنے کی سعادت حاصل کروں گا ﴿4﴾ حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی پیروی میں **حج** کروں گا ﴿5﴾ ماں باپ کی رِضامندی لے لوں گا۔

(بیوی شوہر کو رِضا مند کرے، مقروض جو ابھی قرض ادا نہیں کر سکتا تو اُس (قرض خواہ) سے بھی اِجازت لے، اگر حج فرض ہو چکا ہے تو اِجازت نہ بھی ہو تب بھی جانا ہوگا، (مُلَخَّص از بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۰۵۱) ہاں **عُمرہ** یا **نَفلی حج** کے لئے والِدَین سے اِجازت لئے بِغیر سفر نہ کریں۔ یہ بات **غَلَط مشہور** ہے کہ جب تک والِدَین نے حج نہیں کیا اولاد بھی حج نہیں کرسکتی) **﴿6﴾ مالِ حلال سے حج کروں گا۔** (ورنہ حج قَبول ہونے کی اُمّید نہیں اگرچہ فَرض اُتر جائے گا۔ اگر اپنے مال میں کچھ شُبہ ہو تو قرض لے کر حج کو جائے اور وہ قرض اپنے (اُسی مشکوک) مال سے ادا کر دے۔ (ایضاً) حدیث شریف میں ہے: جو مالِ حرام لے کر حج کو جاتا ہے جب **لَبَّیْك** کہتا ہے، ہاتِفِ غیب سے جواب دیتا ہے: نہ تیری **لَبَّیْك** قَبول، نہ خدمت پذیر (یعنی منظور) اور تیرا حج تیرے مُنہ پر مردود ہے، یہاں تک کہ تُو یہ مالِ حرام کہ تیرے قبضے میں ہے اُس کے مُستَحَقّوں کو واپَس دے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۵۴۱)) **﴿7﴾ سفرِ حج کی خریداریوں میں بھاؤ کم کروانے سے بچوں گا۔** (میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: بھاؤ (میں کمی) کے لئے حُجَّت (یعنی بحث و تکرار) کرنا بہتر ہے بلکہ سنّت، سوا اُس چیز کے جو **سفرِ حج** کے لئے خریدی جائے، اِس (یعنی سفرِ حج کی خریداریوں) میں بہتر یہ ہے کہ جو مانگے دیدے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۷ ص ۱۲۸)) **﴿8﴾ چلتے وَقْت گھر والوں، رِشتے داروں اور دوستوں سے قُصور مُعاف کرواؤں گا، ان سے دُعا کرواؤں گا۔** (دوسروں سے دُعا کروانے سے بَرَکت حاصِل ہوتی ہے، اپنے حق میں دوسرے کی دُعا قَبول ہونے کی زیادہ

امّید ہوتی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 326 صَفْحات پر مشتمل کتاب ''فضائلِ دُعا'' صَفْحہ 111 پر منقول ہے، حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو خطاب ہوا: اے موسیٰ! مجھ سے اُس منہ کے ساتھ دُعا مانگ جس سے تُو نے گناہ نہ کیا۔ عَرْض کی: الٰہی! وہ منہ کہاں سے لاؤں؟ (یہاں انْبِیاء علیہمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی تواضُع ہے ورنہ وہ یقیناً ہر گناہ سے معصوم ہیں) فرمایا: اَوروں سے دُعا کرا کہ اُن کے مُنہ سے تُو نے گناہ نہ کیا۔ (مُلَخَّص اَز مثنوی مولانا روم دفتر سوم ص ۳۱)) ﴿9﴾ حاجت سے زائد تَوشہ (اَخراجات) رکھ کر رُفَقاء پر خَرچ اور فُقَراء پر تصدُّق (یعنی خیرات) کر کے ثواب کماؤں گا۔ (ایسا کرنا حجِ مَبرور کی نشانی ہے،) **مَبرور** اُس حج اور عمرہ کو کہتے ہیں کہ جس میں خیر اور بھلائی ہو، کوئی گناہ نہ ہو، دِکھاوا سنانا نہ ہو، لوگوں کے ساتھ اِحسان کرنا، کھانا کھلانا، نَرْم کلام کرنا، سلام پھیلانا، خوش خُلْقی سے پیش آنا، یہ سب چیزیں ہیں جو حج کو مَبرور بناتی ہیں۔ جبکہ کھانا کھلانا بھی **حجِ مَبرور** میں داخِل ہے تو حاجت سے زیادہ تَوشہ ساتھ لو تا کہ رفیقوں کی مدد اور فقیروں پر تصدُّق بھی کرتے چلو۔ اصل میں مَبرور ''بِر'' سے بنا ہے۔ جس کے معنیٰ اُس اطاعت اور اِحسان کے ہیں جس سے **خدا** کا تقرُّب حاصل کیا جاتا ہے۔ (کتاب الحج ص ۹۸))

﴿10﴾ زَبان اور آنکھ وغیرہ کی حِفاظت کروں گا۔ (نصیحتوں کے مَدَنی پھول صَفْحہ 29 اور 30 پر ہے: (۱) (حدیثِ پاک ہے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے) اے ابنِ آدم! تیرا دِین اُس وَقْت تک

دُرُست نہیں ہوسکتا جب تک تیری زَبان سیدھی نہ ہواور تیری زَبان تب تک سیدھی نہیں ہوسکتی جب تک تُو اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے حَیا نہ کرے۔ (۲) جس نے میری حرام کردہ چیزوں سے اپنی آنکھوں کو جُھکا لیا(یعنی انہیں دیکھنے سے بچا) میں اسے جہنَّم سے اَمان (یعنی پناہ) عطا کردوں گا) ﴿11﴾ دَورانِ سفر ذِکْرودُرُود سے دل بہلاؤں گا۔(اس سے فِرِشتہ ساتھ رہے گا! گانے باجے اور لَغوِیات کا سلسلہ رکھا تو شیطان ساتھ رہے گا) ﴿12﴾ اپنے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے دُعا کرتا رہوں گا۔(مسافِر کی دُعا قَبول ہوتی ہے۔ نیز ''فضائلِ دُعا'' صَفْحَہ 220 پر ہے: مسلمان کہ مسلمان کے لیےاُس کی غَیبت (یعنی غیر موجودَگی) میں (جو) دُعا مانگے (وہ قَبول ہوتی ہے) حدیث شریف میں ہے: یہ (یعنی غیر موجودَگی والی) دُعا نہایت جلد قَبول ہوتی ہے۔ فِرِشتے کہتے ہیں: اُس کے حق میں تیری دعا قبول اور تجھے بھی اِسی طرح کی نعمت حُصُول)) ﴿13﴾ سب کے ساتھ اچّھی گفتگو کروں گا اور حسبِ حیثیَّت مسلمانوں کو کھانا کِھلاؤں گا۔(فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مَبرور حج کا بدلہ جنَّت ہے۔ عَرْض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! حج کی مَبروریّت کس چیز کے ساتھ ہے؟ فرمایا: اچّھی گفتگو اور کھانا کھلانا۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۳ ص٤٧٩ حدیث٤١١٩) ﴿14﴾ پریشانیاں آئیں گی تو صَبْر کروں گا۔ (حُجَّةُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحْمَةُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: مال یا بدن میں کوئی نقصان یا مُصیبت پہنچے تو اُسے خوش دلی سے قَبول کرے کیوں کہ یہ اِس کے

حجِ مَبرور کی علامت ہے۔(اِحیاءُ العلوم ج ۱ ص ۳۰٤) ﴿15﴾ اپنے رُفَقاء کے ساتھ حُسنِ اَخلاق کا مُظاہَرہ کرتے ہوئے ان کے آرام وغیرہ کا خیال رکھوں گا، غصّے سے بچوں گا، بے کار باتوں میں نہیں پڑوں گا، لوگوں کی (ناخوشگوار) باتیں برداشت کروں گا ﴿16﴾ تمام خوش عقیدہ مسلمان عَرَبوں سے (وہ چاہے کتنی ہی سختی کریں، میں) نرمی کے ساتھ پیش آؤں گا۔(بہارِ شریعت جلد ۱ حصّہ 6 صَفْحَہ 1060 پر ہے: بدوؤں اور سب عَرَبیوں سے بَہُت نرمی کے ساتھ پیش آئے، اگر وہ سختی کریں (بھی تو) ادب سے تَحَمُّل (یعنی برداشت) کرے اِس پر شَفاعت نصیب ہونے کا وعدہ فرمایا ہے۔خُصُوصاً اہلِ حَرَمین، خُصُوصاً اہلِ مدینہ۔اہلِ عَرَب کے اَفعال پر اِعتِراض نہ کرے، نہ دل میں کَدُورَت (یعنی مَیل) لائے، اِس میں دونوں جہاں کی سعادت ہے) ﴿17﴾ بِھیڑ کے موقع پر بھی لوگوں کو اَذِیَّت نہ پہنچے اِس کا خَیال رکھوں گا اور اگر خود کو کسی سے تکلیف پہنچی تو صَبْر کرتے ہوئے مُعاف کروں گا۔(حدیثِ پاک میں ہے: جو شَخْص اپنے غُصّے کو روکے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے روز اُس سے اپنا عذاب روک دے گا۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ٦ ص ۳۱٥ حدیث ۸۳۱۱)) ﴿18﴾ مسلمانوں پر اِنفِرادی کوشِش کرتے ہوئے ''نیکی کی دعوت'' دے کر ثواب کماؤں گا ﴿19﴾ سفر کی سنّتوں اور آداب کا حتَّی الْاِمکان خَیال رکھوں گا ﴿20﴾ اِحْرام میں لَبَّیْك کی خوب کثرت کروں گا۔(اسلامی بھائی بُلند آواز سے کہے اور اسلامی بہن پَست آواز سے) ﴿21﴾

مسجِدَینِ کَرِیمَین (بلکہ ہر جگہ ہر مسجِد) میں داخل ہوتے وَقْت پہلے سیدھا پاؤں اندر رکھوں گا اور مسجِد میں داخلے کی دُعا پڑھوں گا۔ اِسی طرح نکلتے وَقْت اُلٹا پاؤں پہلے نکالوں گا اور باہَر نکلنے کی دُعا پڑھوں گا ﴿22﴾ جب جب کسی مسجِد خُصُوصاً مسجِدَینِ کَرِیمَین میں داخِلہ نصیب ہوا، نفلی اعتِکاف کی نِیَّت کرکے ثواب کماؤں گا۔ (یاد رہے! مسجِد میں کھانا پینا، آبِ زَم زَم پینا، سَحَری و افطار کرنا اور سونا جائز نہیں، اعتِکاف کی نیّت کی ہوگی تو ضِمْناً یہ سب کام جائز ہو جائیں گے) ﴿23﴾ کعبۂ مُشَرَّفہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا پر پہلی نَظَر پڑتے ہی دُرُودِ پاک پڑھ کر دُعا مانگوں گا ﴿24﴾ دَورانِ طَواف ''مُسْتَجاب'' پر (جہاں ستّر ہزار فِرِشتے دُعا پر اٰمین کہنے کے لئے مقرّر ہیں وہاں) اپنی اور ساری اُمّت کی مغفِرت کیلئے دُعا کروں گا ﴿25﴾ جب جب آبِ زَم زَم پیوں گا، ادائے سنّت کی نیّت سے قِبلہ رُو، کھڑے ہو کر، بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر، چوس چوس کر تین سانس میں، پیٹ بھر کر پیوں گا، پھر دُعا مانگوں گا کہ وَقْتِ قَبول ہے۔ (فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ہم میں اور مُنافِقوں میں یہ فرق ہے کہ وہ زمزم کوکھ (یعنی پیٹ) بھر نہیں پیتے۔ (ابن ماجہ ج ۳ ص ۴۸۹ حدیث ۳۰۶۱)) ﴿26﴾ مُلْتَزَم سے لپٹتے وَقْت یہ نیّت کیجئے کہ مَحَبَّت وشوق کے ساتھ کعبہ اور ربِّ کعبہ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب حاصِل کر رہا ہوں اور اُس کے تعلُّق سے بَرَکت پا رہا ہوں۔ (اُس وَقْت یہ اُمّید رکھئے کہ بدن کا ہر وہ حصّہ جو کعبۂ مُشَرَّفہ سے مَس (TOUCH) ہوا

ہے اِنْ شَآءَاللّٰہ جہنَّم سے آزاد ہوگا) ﴿27﴾ غلافِ کعبہ سے چمٹتے وَقْت یہ نیّت کیجئے کہ مغفِرت وعافیّت کے سُوال میں اِصرار کررہا ہوں، جیسے کوئی خطاکار اُس شَخْص کے کپڑوں سے لپٹ کر گِڑگِڑاتا ہے جس کا وہ مُجرِم ہے اور خوب عاجِزی کرتا ہے کہ جب تک اپنے جُرْم کی مُعافی اور آیندہ کے اَمْن وسلامَتی کی ضمانت نہیں ملے گی دامن نہیں چھوڑوں گا۔ (غلافِ کعبہ وغیرہ پر لوگ کافی خوشبو لگاتے ہیں لہٰذا اِحرام کی حالت میں اِحتِیاط کیجئے) ﴿28﴾ رَمیِ جَمرات میں حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم خلیلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی مُشابہَت (یعنی مُوافَقت) اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّت پر عمل، شیطان کو رُسوا کر کے مار بھگانے اور خواہِشاتِ نفسانی کو رَجْم (یعنی سنگسار) کرنے کی نیّت کیجئے۔ (حِکایت: حضرتِ سیِّدُنا جُنیدِ بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الہادِی نے ایک حاجی سے پوچھا کہ تُو نے رَمْی کے وَقْت نفسانی خواہِشات کو کنکریاں ماریں یا نہیں؟ اُس نے جواب دیا: نہیں۔ فرمایا: تو پھر تُو نے رَمْی ہی نہیں کی۔ (یعنی رَمی کا پورا حق ادا نہیں کیا) (مُلَخَّص از کشف المحجوب ص ٣٦٣))

﴿29﴾ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بِالخصوص چھ۶ مقامات یعنی صَفا، مَروہ، عَرَفات، مُزدَلِفہ، جَمرۂ اُولیٰ، جَمرۂ وُسطٰی پر دعا کیلئے ٹھہرے، میں بھی ادائے مصطفٰے کی ادا کی نیّت سے ان جگہوں میں جہاں جہاں ممکِن ہوا وہاں رُک کر دُعا مانگوں گا ﴿30﴾ طَواف وسَعْی میں لوگوں کو دھکّے دینے سے بچتا رہوں گا۔ (جان بوجھ کر کسی کو اس طرح دھکّے

دینا کہ اِیذا پہنچے بندے کی حق تلفی اور گناہ ہے، توبہ بھی کرنی ہوگی اور جس کو اِیذا پہنچائی اُس سے مُعاف بھی کرانا ہوگا۔ بُزُرگوں سے مَنقُول ہے: ایک دانگ کی (یعنی معمولی سی) مقدار **اللہ** تعالیٰ کے کسی ناپسندیدہ فِعل کو ترک کردینا مجھے **پانچ سونفلی حج** کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ (جامع العلوم والحکم لابن رجب ص ۱۲۵) **﴿31﴾** عُلَماء و مشائخِ اہلسنّت کی زیارت و صُحبت سے بَرَکت حاصِل کروں گا، ان سے اپنے لئے بے حساب مغفِرت کی دُعا کرواؤں گا **﴿32﴾** عبادات کی کثرت کروں گا بِالخصوص نَمازِ پنجگانہ پابندی سے ادا کروں گا **﴿33﴾** گناہوں سے ہمیشہ کیلئے توبہ کرتا ہوں اور صِرف اچھّی صُحبت میں رہا کروں گا۔ (اِحیاءُ الْعُلوم میں ہے: حج کی **مَبرورِیَّت** کی ایک علامت یہ ہے کہ جو گناہ کرتا تھا اُنہیں چھوڑ دے، بُرے دوستوں سے کَنارہ کش ہوکر نیک بندوں سے دوستی کرے، کھیل کود اور غفلت بھری بیٹھکوں کو تَرک کرکے ذِکر اور بیداری کی مَجالِس اختیار کرے۔ امام غزالی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الوالی ایک اور جگہ فرماتے ہیں: **حجِّ مَبرور** کی علامت یہ ہے کہ دنیا سے بے رغبت اور آخرت کی جانب مُتَوَجِّہ ہو اور **بیتُ اللہ** شریف کی ملاقات کے بعد اپنے ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی ملاقات کیلئے تیّاری کرے۔ (اِحیاءُ العلوم ج ۱ ص ۳۴۹، ۳۵۴))

﴿34﴾ واپَسی کے بعد گناہوں کے قریب بھی نہ جاؤں گا، نیکیوں میں خوب اِضافہ کروں گا اور سنّتوں پر مزید عمل بڑھاؤں گا (اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: (حج سے پہلے کے حُقُوقُ اللہ اور حُقوقُ الْعِباد جس کے ذمّے تھے) اگر بعدِ حج باوَصفِ قدرت اُن

اُمور (مَثَلاً قضا نماز و روزہ، باقی ماندہ زکوٰۃ وغیرہ اور تلف کردہ بقیہ حُقُوقُ الْعِباد کی ادائیگی) میں قاصِر رہا تو یہ سب گناہ از سرِ نو اُس کے سَر ہوں گے کہ حُقُوق تو خود باقی ہی تھے اُن کے ادا میں پھر تاخیر و تقصیر سے گناہ تازہ ہوئے اور وہ حج ان کے اِزالے کو کافی نہ ہوگا کہ حج گزرے (یعنی پچھلے) گناہوں کو دھوتا ہے آیندہ کے لئے پروانۂ بے قَیدی (یعنی گناہ کرنے کا اجازت نامہ) نہیں ہوتا بلکہ حجِّ مبرور کی نشانی ہی یہ ہے کہ پہلے سے اچّھا ہوکر پلٹے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۴ ص ۴۶۶) ﴿35﴾ **مکّۂ مکرَّمہ اور مدینۂ منوَّرہ** زادَھُمَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا کے یادگار مبارَک مقامات کی زِیارت کروں گا ﴿36﴾ سعادت سمجھتے ہوئے بہ نِیَّتِ ثواب **مدینۂ منوَّرہ** زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا کی زِیارت کروں گا ﴿37﴾ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے دربارِ گُہر بار کی پہلی حاضِری سے قَبل غُسل کروں گا، نیا سفید لباس، سر پر نیا سربندئ ٹوپی اور اس پر نیا عمامہ شریف باندھوں گا، سُرمہ اور عُمدہ خوشبو لگاؤں گا ﴿38﴾ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمانِ عالیشان:

وَلَوۡ اَنَّهُمۡ اِذۡ ظَّلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ جَآءُوۡكَ فَاسۡتَغۡفَرُوا اللّٰهَ وَاسۡتَغۡفَرَ لَهُمُ الرَّسُوۡلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيۡمًا ﴿۶۴﴾

(پ۵، النّساء: ۶۴) (ترجَمۂ کنزالایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظُلم کریں تو اے محبوب! تمہارے حُضُور حاضِر ہوں اور پھر **اللہ** سے مُعافی چاہیں اور رسول ان کی شَفاعت فرمائے تو ضَرور **اللہ** کو بہُت توبہ قَبول کرنے والا مہربان پائیں) پر عمل کرتے ہوئے مدینے کے شہنشاہ

صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ بیکس پناہ میں حاضری دوں گا ﴿39﴾ اگر بس میں ہوا تو اپنے مُحسن وغمگسار آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں اس طرح حاضِر ہوں گا جس طرح ایک بھاگا ہوا غلام اپنے آقا کی بارگاہ میں لرزتا کانپتا، آنسو بہاتا حاضِر ہوتا ہے۔ (**حِکایت**: سیِّدُنا **امام مالِک** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الخَالِق جب سیِّدِ عالم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذِکْر کرتے رنگ اُن کا بدل جاتا اور جُھک جاتے۔ **حِکایت**: حضرتِ سیِّدُنا امامِ مالِک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الخَالِق سے کسی نے حضرتِ سیِّدُنا اَیُّوب سَخْتِیانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: میں جن حَضْرات سے رِوایت کرتا ہوں وہ اُن سب میں افضل ہیں، میں نے انہیں ۲ دو مرتبہ سفرِ حج میں دیکھا کہ جب ان کے سامنے نبیِّ کریم، رَءُوْف رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کا ذِکْرِ انور ہوتا تو وہ اتنا روتے کہ مجھے ان پر رَحْم آنے لگتا۔ میں نے ان میں جب تعظیمِ مصطَفٰے وعشقِ حبیبِ خدا کا یہ عالَم دیکھا تو مُتَاَثِّر ہوکر ان سے احادیثِ مُبارَکہ رِوایت کرنی شُروع کیں۔ (الشفاء ج ۲ ص ۴۱، ۴۲)) ﴿40﴾ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے شاہی دربار میں ادب واحتِرام اور ذوق وشوق کے ساتھ دَرْد بھری مُعتَدِل (یعنی درمیانی) آواز میں سلام عَرْض کروں گا ﴿41﴾ حُکْمِ قرانی:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝۲

(پ۲۶، الحجرات:۲)(ترجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حُضُور بات چِلّا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلّاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اَکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو) پرعمل کرتے ہوئے اپنی آواز کو پَست اور قدرے دِھیمی رکھوں گا ﴿42﴾ اَسْئَلُکَ الشَّفَاعَةَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ (یعنی یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں آپ کی شَفاعت کا سُوالی ہوں) کی تکرار کر کے شَفاعت کی بھیک مانگوں گا ﴿43﴾ شَیخَین کَرِیْمَین رضی اللہ تعالٰی عنہما کی عَظَمت والی بارگاہوں میں بھی سلام عَرْض کروں گا ﴿44﴾ حاضِری کے وَقْت اِدھر اُدھر دیکھنے اور سُنہَری جالیوں کے اندر جھانکنے سے بچوں گا ﴿45﴾ جن لوگوں نے سلام پیش کرنے کا کہا تھا اُن کا سلام بارگاہِ شاہِ اَنام صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں عَرْض کروں گا ﴿46﴾ سُنہَری جالیوں کی طرف پیٹھ نہیں کروں گا ﴿47﴾ جنَّتُ الْبقیع کے مَدفُونین کی خدمتوں میں سلام عَرْض کروں گا ﴿48﴾ حضرتِ سیِّدُنا حمزہ رضی اللہ تعالٰی عنہ اور شُہَدائے اُحُد کے مَزرات کی زِیارت کروں گا، دعا و ایصالِ ثواب کروں گا، جَبَلِ اُحُد کا دیدار کروں گا ﴿49﴾ مسجِدِ قُبا شریف میں حاضِری دوں گا ﴿50﴾ مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کے درودیوار، بَرگ و بار، گل و خار اور پتّھر و غبار اور وہاں کی ہر شے کا خوب ادب و احترام کروں گا۔ (حِکایت: حضرتِ سیِّدُنا امامِ مالِک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق

نے تعظیمِ خاکِ مدینہ کی خاطر مدینۂ طیبہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا میں کبھی بھی قضائے حاجت نہیں کی بلکہ ہمیشہ حَرَم سے باہَر تشریف لے جاتے تھے ،البتَّہ حالتِ مَرَض میں مجبوری کی وجہ سے معذور تھے۔(بستانُ المُحَدّثین ص۱۹)) **﴿51﴾مدینۂ منوّرہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا کی کسی بھی شے پر عیب نہیں لگاؤں گا۔(**حِکایت:** مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا میں ایک شَخْص ہر وَقْت روتا اور مُعافی مانگتا رہتا تھا، جب اِس کا سبب پوچھا گیا تو بولا: میں نے ایک دن مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا کی **دَہی شریف** کو کھٹّا اور خراب کہہ دیا، یہ کہتے ہی میری نسبت سَلْب ہوگئی اور مجھ پر عِتاب ہوا (یعنی ڈانٹ پڑی) کہ ''او دِیارِ محبوب کی **دَہی** کو خراب کہنے والے! نگاہِ مَحَبَّت سے دیکھ! محبوب کی گلی کی ہر ہر شے عمدہ ہے۔'' (ماخوذ از بہارِ مثنوی ص۱۲۸) **حِکایت:** حضرتِ سیِّدُنا امام مالک عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡخَالِق کے سامنے کسی نے یہ کہہ دیا کہ ''مدینے کی مٹّی خراب ہے'' یہ سن کر آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ علیہ نے فتویٰ دیا کہ اِس گستاخ کو تیس ۳۰ دُرّے لگائے جائیں اور قید میں ڈال دیا جائے۔(الشفاء ج۲ ص۵۷)) **﴿52﴾عزیزوں اور اسلامی بھائیوں کو تُحفہ دینے کیلئے آبِ زَم زَم، مدینۂ منوّرہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا **کی کھجوریں اور سادہ تَسبِیحَیں** وغیرہ لاؤں گا۔(بارگاہِ اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ علیہ میں **سُوال** ہوا: تسبیح کس چیز کی ہونی چاہیے؟ آیا لکڑی کی یا پتّھر وغیرہ کی؟ **الجواب:** تسبیح لکڑی کی ہو یا پتّھر کی مگر بیش قیمت (یعنی قیمتی) ہونا مکروہ ہے اور سونے چاندی کی حرام۔(فتاوٰی رضویہ ج۲۳ ص۵۹۷)) **﴿53﴾جب تک مدینۂ منوّرہ**

زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْمًا میں رہوں گا دُرُود و سلام کی کثرت کروں گا ﴿54﴾ مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْمًا میں قِیام کے دَوران جب جب سبز گُنْبد کی طرف گزر ہو گا، فوراً اُس طرف رُخ کر کے کھڑے کھڑے ہاتھ باندھ کر سلام عَرْض کروں گا۔ (حِکایت: مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْمًا میں سیِّدُ نا ابوحازِم رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی خدمت میں حاضِر ہو کر ایک صاحِب نے بتایا: مجھے خواب میں جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زِیارت ہوئی، فرمایا: ابوحازِم سے کہدو، ''تم میرے پاس سے یوں ہی گزر جاتے ہو، رُک کر سلام بھی نہیں کرتے!'' اس کے بعد سیِّدُ نا ابوحازِم رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اپنا معمول بنالیا کہ جب بھی روضۂ انور کی طرف گزر ہوتا، ادب واحتِرام کے ساتھ کھڑے ہو کر سَلام عَرْض کرتے، پھر آگے بڑھتے۔ (المنامات مع موسوعۃ ابن اَبِی الدُّنیا ج۳ ص۱۵۳ حدیث۳۲۳))

﴿55﴾ اگر جَنَّتُ الْبقیع میں مدفن نصیب نہ ہوا، اور مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْمًا سے رُخصت کی جاں سوز گھڑی آ گئی تو بارگاہِ رِسالت میں اَلْوَداعی حاضِری دوں گا اور گڑ گڑا کر بلکہ ممکن ہوا تو رو رو کر بار بار حاضِری کی اِلتجا کروں گا ﴿56﴾ اگر بس میں ہُوا تو ماں کی ممتا بھری گود سے جدا ہونے والے بچّے کی طرح بِلک بِلک کر روتے ہوئے دربارِ رسول کو بار بار حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے رُخصت ہوں گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

آپ کو عَزْمِ مدینہ مُبارَک ہو

فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: "عِلْم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر **فَرْض** ہے۔" (اِبن ماجہ ج١ ص١٤٦ حدیث ٢٢٤) اِس کی شَرْح میں یہ بھی ہے کہ **حج** ادا کرنے والے پر فَرْض ہے کہ **حج** کے ضَروری مسائل جانتا ہو۔ عُمُوماً حُجّاجِ کرام طَواف و سَعی وغیرہ میں پڑھی جانے والی **عَرَبی دعاؤں** میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں اگرچِہ یہ بھی بَہُت اچّھا ہے جب کہ دُرُست پڑھ سکتے ہوں، اگر کوئی یہ دعائیں نہ بھی پڑھے تو گنہگار نہیں مگر **حج** کے ضَروری مسائل نہ جاننا گناہ ہے۔ **رفیقُ الْحَرَمین** **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کو بَہُت سارے گناہوں سے بچالے گی۔ بعض مفت دی جانے والی حج کی اُردو کتابوں میں شَرْعی مسائل میں سَخْت بے احتِیاطی سے کام لیا گیا ہے، اِس سے تشویش ہوتی ہے کہ اِن کُتُب سے رہنمائی لینے والے حاجیوں کا کیا بنے گا، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ رفیقُ الْحَرَمین برسوں سے لاکھوں کی تعداد میں چَھپ رہی ہے۔ اِس میں زیادہ تر مسائل **فتاوٰی رضویہ** شریف اور **بہارِ شریعت** جیسی

مُسْتَنَد کتابوں میں مُندَرِج مسائل آسان کر کے لکھنے کی کوشش کی گئی ہے، اب اس میں مزید ترمیم واضافہ کیا گیا ہے اور اس پر **دعوتِ اسلامی** کی مجلس ''المدینۃُ العلمیہ'' نے نظرِ ثانی کی ہے اور **دارُالاِفتاء اہلسنّت** نے اوّل تا آخر ایک ایک مسئلہ دیکھ کر رہنمائی فرمائی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ خوب اچّھی اچّھی نیّتیں کر کے **رفیقُ الْحَرَمین** کی ترکیب کی گئی ہے۔ **وَاللّٰہ رفیقُ الحَرَمین** سے مدینے کے مسافروں کی رہنمائی کر کے صِرْف وصِرْف حُصولِ رضائے الٰہی مقصود ہے۔ ذاتی آمدنی کا تصوُّر نہیں۔ شیطٰن لاکھ سُستی دلائے **رفیقُ الحَرَمین** مہربانی فرما کر اوّل تا آخِر پوری پڑھ لیجئے۔

بیان کردہ مسائل پر غور کیجئے، کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو عُلَماءِ اہلسنّت سے پوچھئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ''رفیقُ الحَرَمین'' کے اندر **حج وعُمرے** کے مسائل کے ساتھ ساتھ کثیر تعداد میں **عَرَبی دُعائیں** بھی مَع ترجَمہ شامل ہیں۔ اگر سفرِ مدینہ میں **رفیقُ الحَرَمین** آپ کے ساتھ ہوئی تو اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **حج** کی کسی اور کتاب کی کم ہی حاجت ہوگی۔ ہاں، جو اس سے بھی زیادہ مسائل سیکھنا چاہے اور سیکھنا بھی

چاہئے تو بہارِ شریعت حصّہ 6 کا مُطالعہ کرے۔

مَدَنی اِلتجا: ہوسکے تو 12 عدد رفیقُ الْحَرَمین، 12 عدد جیبی سائز کے کوئی سے بھی رسائل اور 12 عدد سنّتوں بھرے بیانات کی V.C.Ds مکتبۃُ الْمدینہ سے ہدِیَۃً لیکر ساتھ لے لیجئے اور حُصولِ ثواب کیلئے وہاں تقسیم فرما دیجئے نیز فراغت کے بعد اپنی **رفیقُ الْحَرَمین** بھی حَرَمینِ طَیِّبَین ہی میں کسی اسلامی بھائی کو پیش کر دیجئے۔

بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم، شَیخَینِ کَریمَین رضی اللہ تعالٰی عنہما اور سیِّدُ نا حمزہ، شُہَداءِ اُحُد، اہلِ بقیع و مَعْلٰی کے مدفونین کی بارگاہوں میں میرا اسلام عَرض کیجئے گا۔ دورانِ سفر بالخصوص حَرَمینِ طَیِّبین میں مجھ گنہگار کی بے حِساب بخشش اور تمام اُمّت کی مغفِرت کی دُعا کے لیے مَدَنی اِلتجا ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کے حج و زِیارت کو آسان کرے اور قَبول فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

۶ شعبان المعظّم ۱۴۳۳ھ

27-6-2012

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مدینے کے مسافر اور امدادِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ والہ وسلم

ایک نوجوان طوافِ کعبہ کرتے ہوئے فقط دُرُود شریف ہی پڑھ رہا تھا کسی نے اُس سے کہا: کیا تجھے کوئی اور دُعائے طواف نہیں آتی یا کوئی اور بات ہے؟ اُس نے کہا: دُعائیں تو آتی ہیں مگر بات یہ ہے کہ میں اور میرے والد دونوں حج کے لئے نکلے تھے، والِد صاحِب راستے میں بیمار ہو کر فوت ہو گئے، اُن کا چِہرہ سیاہ پڑ گیا، آنکھیں اُلٹ گئیں اور پیٹ پھول گیا! میں بَہُت رویا اور کہا: **اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن** جب رات کی تاریکی چھا گئی تو میری آنکھ لگ گئی، میں سو گیا تو میں نے خواب میں ایک سفید لباس میں ملبوس معطّر معطّر حسین و جمیل ہستی کی زِیارت کی۔ اُنہوں نے میرے والِدِ مرحوم کی مَیِّت کے قریب تشریف لا کر اپنا نورانی ہاتھ اُن کے چِہرے اور پیٹ پر پھیرا، دیکھتے ہی دیکھتے میرے مرحوم باپ کا چِہرہ دودھ سے زِیادہ سفید اور روشن ہو گیا اور پیٹ بھی اَصلی حالت پر آ گیا۔ جب وہ بُزُرگ واپس جانے لگے تو میں نے اُن کا دامَنِ اَقدس تھام لیا اور عَرض کی: یاسیِّدی! (یعنی اے میرے سردار!)

آپ کو اُس کی قَسَم جس نے آپ کو اِس جنگل میں میرے والِدِ مرحوم کے لئے رَحمت بنا کر بھیجا ہے آپ کون ہیں؟ فرمایا: تُو ہمیں نہیں پہچانتا؟ ہم تو **مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ** (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) ہیں، تیرا یہ باپ بہُت گنہگار تھا مگر ہم پر بکثرت دُرُود شریف پڑھتا تھا، جب اِس پر یہ مصیبت نازِل ہوئی تو اِس نے ہم سے فَریاد کی لہٰذا ہم نے اِس کی فَریادرَسی کی ہے اور ہم ہر اُس شَخْص کی فَریادرسی کرتے ہیں جو اِس دُنیا میں ہم پر زِیادہ دُرُود بھیجتا ہے۔ (رَوضُ الرَّیاحین ص ۱۲۵)

فَریاد اُمَّتی جو کرے حالِ زار میں
ممکن نہیں کہ خیرِ بَشَر کو خبر نہ ہو (حدائقِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"خدا آپ کا حج قبول کرے" کے سولہ حُروف کی نسبت سے حاجیوں کے لئے کارآمد 16 مَدَنی پھول

۞ **اللہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رِضا کے طلبگار پیارے پیارے حاجیو! آپ کو سفرِ حج و **زیارتِ مدینہ** بہُت بہُت مبارک ہو۔ ضَروریاتِ سفر کا روانگی سے تین چار دن پہلے ہی اِنتِظام کرلیجئے، نیز کسی تجربہ کار حاجی سے مشورہ بھی فرمالیجئے ۞ اپنے وطن سے پھل یا پکے ہوئے کھانے کے ڈَبّے، مٹھائی

وغیرہ غذائی اشیاء ساتھ لے جانے کی حاجیوں کو گورنمنٹ کی طرف سے مُمانَعَت ہے
۞ **مکّۂ مکرَّمہ** زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً کی رِہائش گاہ سے مسجِدُ الْحرام پیدل جانا ہوگا اس میں اورطَواف و سَعی میں سب ملا کر تقریباً 7 کلومیٹر بنتے ہیں، نیز مِنٰی ، عَرَفات اور مُزدَلِفہ میں بھی کافی چلنا ہوگا، لہٰذا **حج** کے بَہُت دن پہلے سے روزانہ **پون گھنٹہ** پیدل چلنے کی ترکیب رکھئے (اس کی مستقِل عادت بنالی جائے تو صحّت کیلئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بے حد مُفید ہے) ورنہ ایک دَم سے بَہُت زیادہ پیدل چلنے کے سبب **حج** میں آپ آزمائش میں پڑ سکتے ہیں! ۞ کم کھانے کی عادت ڈالئے ، فائدہ نہ ہو تو کہنا! خُصُوصاً **5 ایّامِ حج** میں ہلکی پُھلکی غِذا پر قَناعت کیجئے تا کہ بار بار اِستِنجا کی ’’حاجت‘‘ نہ ہو، خصوصاً مِنٰی ، مُزدَلِفہ اور عرفات کے اِستِنجا خانوں پر لمبی لمبی قِطاریں لگتی ہیں! ۞ اسلامی بہنیں کانچ کی چوڑیاں پہن کر طَواف نہ کریں، بِھیڑ میں ٹوٹنے سے خود اپنے اور دوسرے کے زخمی ہونے کا اندیشہ ہے ۞ اسلامی بہنیں اُونچی ایڑی کی چپّلیں نہ پہنیں کہ راستے میں پیدل چلنے میں پریشانی ہوگی ۞ حَرَمین طَیِّبَین کی رِہائش گاہوں کے واش روم میں ’’انگلش کموڈ‘‘ ہوتے ہیں ، وطن سے ان کا استِعمال سیکھ لیجئے ورنہ کپڑے پاک رکھنا نہایت دُشوار ہوگا ۞ کسی کا دیا ہوا ’’پیکٹ‘‘ کھول کر چیک کئے بِغیر ہرگز ساتھ مت لیجئے اگر کوئی ممنوعہ چیز نکل آئی تو مَطار (AIRPORT) پر مصیبت میں پڑ سکتے ہیں ۞

ہوائی جہاز میں اپنی ضَرورت کی اَدوِیات مَع ڈاکٹری سَنَد اپنے گلے کے بیگ میں رکھئے تاکہ ایمرجنسی میں آسانی رہے ۞ **زَبان** اور **آنکھوں کا قُفلِ مدینہ** لگایئے، اگر بِلاضَرورت بولتے رہنے کی عادت ہوئی تو غیبتوں، تُہمتوں اور دل آزاریوں وغیرہ گناہوں سے بچنا دشوار رہے گا، اِسی طرح آنکھوں کی حِفاظت اور اکثر نگاہیں نیچی رکھنے کی ترکیب نہ ہوئی تو بدنِگاہی سے محفوظ رہنا نہایت مشکِل ہوگا۔ حَرَم میں ایک نیکی لاکھ نیکی اور ایک گناہ لاکھ گُنا ہے۔ حَرَم سے مُراد صِرف مسجِدُ الْحرام نہیں تمام حُدُودِ حَرَم ہے ۞ نَماز میں اکثر مُحْرِم کے سینے یا پیٹ کا کچھ حصّہ کُھل جاتا ہے اس میں کسی قسم کی کراہت نہیں کیونکہ اِحْرام میں یہ خلافِ مُعْتاد (یعنی خلافِ عادت) نہیں اور اِس کا خَیال رکھنا بھی بَہُت دشوار ہے ۞ **کفَن** کو آبِ زم زم میں بھگو کر لانا اچّھا ہے کہ اِس طرح مکّے مدینے کی ہوائیں بھی اِسے چوم لیں گی۔ نِچوڑنے میں یہ اِحتِیاط کرنی مُناسِب ہے کہ اس مقدّس پانی کا ایک قطرہ بھی گر کر نالی وغیرہ میں نہ جائے، کسی پودے وغیرہ میں ڈال دینا چاہئے۔ (آبِ زم زم شریف اپنے وطن میں بھی چھڑک سکتے ہیں) ۞ طَواف و سَعْی کرتے ہوئے بعض اوقات **حج** کی کتابوں کے اَوراق گرے پڑے نظر آتے ہیں، ممکنہ صورت میں اُن کو اُٹھا لیجئے مگر طَواف میں کعبہ شریف کو پیٹھ یا سینہ نہ ہو اِس کا خَیال رکھئے۔ البتّہ کسی کی گِری پڑی رقم یا بٹوا وغیرہ نہ اُٹھایئے (چند برس پہلے ایک پاکستانی حاجی نے دورانِ

طَواف ہمدردی میں کسی کی گری ہوئی رقم اٹھائی، رقم والے کو غلط فہمی ہوئی اور اُس نے پولیس کے حوالے کیا اور بے چارہ عرصے کیلئے جیل میں ڈال دیا گیا!) ❁ حجازِ مقدّس میں ننگے پاؤں رہنا اچّھا ہے مگر گھر اور مسجِد کے حمّام اور راستے کی کیچڑ وغیرہ میں چپّل پہن لیجئے۔ نیز گرد آلود اور میلے کُچیلے پاؤں لیکر مسجِدَینِ کریمَین بلکہ کسی مسجِد میں بھی داخِل نہ ہوں، اگر صفائی نہیں رکھ پائے تو بِغیر چپّل مت رہئے ❁ مُستَعمَل (یعنی استِعمالی) چپّل پہن کر بیسن پر وُضو کرنے سے احتِیاط کیجئے کہ اکثر نیچے پانی بکھرا ہوتا ہے اگر چپّل ناپاک ہوئے تو اندیشہ ہے کہ چھینٹے اُڑ کر آپ کے لباس وغیرہ پر پڑیں۔ (یہ ذِہن میں رہے کہ جب تک چپّل یا پانی یا کسی بھی چیز کے بارے میں یقینی طور پر نَجِس یعنی ناپاک ہونے کا عِلْم نہ ہو وہ پاک ہے) ❁ مِنٰی شریف کے استِنجا خانوں کے نل میں عام طور پر پانی کا بہاؤ کافی تیز ہوتا ہے، لہٰذا بہُت تھوڑا تھوڑا کھولئے تا کہ آپ چھینٹوں سے محفوظ رہ سکیں۔

مدینہ: ان میں سے حسبِ ضرورت چیزیں اپنے ساتھ لے جائیے

❁ مَدَنی پنج سُورہ ❁ اپنے پِیر و مُرشِد کا شَجرہ ❁ بہارِ شریعت کا چھٹا حصّہ اور 12 عدد **رفیقُ الحَرَمین** خود بھی پڑھئے اور حاجیوں کو بانٹ کر خوب ثواب کمائیے ❁ قلم اور پیڈ ❁ ڈائری ❁ قبلہ نُما (یہ حجازِ مُقدّس ہی میں خریدیئے، مِنٰی، عَرَفات وغیرہ میں قِبلے کی سمت معلوم کرنے میں مدد دے گا) ❁ کُتُب،

پاسپورٹ، ٹِکٹ، ٹریول چیک، ہیلتھ سرٹیفکیٹ وغیرہ رکھنے کے لئے گلے میں لٹکانے والا چھوٹا سا بیگ ۞ اِحْرام ۞ اِحْرام کے تہبند پر باندھنے کے لئے جیب والا نائیلون یا چمڑے کا بیلٹ ۞ عِطْر ۞ جانَماز ۞ تسبیح ۞ چار جوڑے کپڑے، بنیان، سوئیٹر، وغیرہ، ملبوسات (موسِم کے مطابق) ۞ اَوڑھنے کے لئے کمبل یا چادر ۞ ہوا بھرنے والا تکیہ ۞ عِمامہ شریف مع سَربند وٹوپی ۞ بچھانے کے لئے چٹائی یا چادر ۞ آئینہ، تیل، کنگھا، مِسواک، سُرمہ، سُوئی دھاگا، قینچی سفر میں ساتھ لینا سُنّت ہے ۞ ناخن تراش ۞ سامان پر نام، پتا لکھنے کیلئے موٹا مارکر پین ۞ تولیا ۞ رُومال ۞ استِعمال کرتے ہوں تو نظر کے چشمے دو عدد ۞ صابُن ۞ منجن ۞ سیفٹی ریزر ۞ لوٹا ۞ گلاس ۞ پلیٹ ۞ پیالہ ۞ دستر خوان ۞ گلے میں لٹکانے والی پانی کی بوتل ۞ چمچ ۞ چُھری ۞ دردِ سر اور نزلہ وغیرہ کے لئے ٹِکیاں نیز اپنی ضَرورت کی دوائیں ۞ گرمی میں اپنے اُوپر پانی چھڑکنے کے لئے اِسپرئیر (مِنٰی و عرفات شریف میں اِس کی قدر ہوگی) ۞ حسبِ ضَرورت کھانے پکانے کے برتن۔

"مدینے" کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے سامان کے پیکج کے لئے 5 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ دستی سامان کے لئے مضبوط ہینڈ بیگ ﴿۲﴾ لگیج کروانے کے لئے

بڑا بیگ لیجئے (اس پر بڑے مارکر پین سے نام و پتا اور فون نمبر وغیرہ لکھ لیجئے نیز کوئی نشان لگا لیجئے مَثَلاً ☆ مزید اپنے بیگج کے لوہے کے حلقے وغیرہ میں رنگین کپڑے کی دھجّی یا لیس (lace) کی چھوٹی سی پٹّی نُمایاں کر کے باندھ دیجئے) ﴿۳﴾ بیگ پر تالا لگا لیجئے مگر ایک چابی اِحرام کے بیلٹ کی جیب میں اور ایک دستی بیگ میں رکھ لیجئے ورنہ چابی گم ہو جانے کی صورت میں جدّہ کسٹم میں ''بڑے بڑے قینچوں'' کے ذَرِیعے کاٹ کر بیگ کھولتے ہیں، آپ ٹینشن میں آجائیں گے ﴿٤﴾ اٹاچی کیس (دستی بیگ) کے اندر بھی نام پتے اور فون نمبر کی چٹ ڈال دیجئے ﴿۵﴾ دونوں ''ٹرالی بیگ'' (یعنی پہیّے والے) ہوں تو سَہولت رہے گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

ہیلتھ سرٹیفکیٹ کے مَدَنی پھول

قانون کے مُطابِق تمام سفری کاغذات بُہت پہلے سے تیّار کروا لیجئے، مَثَلاً ''ہیلتھ سرٹیفکیٹ'' یہ آپ کو حاجی کیمپ میں گردن توڑ بُخار کا ٹِیکا لگوانے اور ''پولیو ویکسِن'' کے قطرے پلائے جانے کے بعد ملے گا اگر اِس میں کسی قِسم کی کمی ہوئی تو آپ کو جہاز پر سُوار ہونے سے روکا جا سکتا ہے یا جدّہ شریف کے مَطار پر بھی رُکاوٹ پیش آسکتی ہے

❁ حِفاظتی ٹیکا روانگی سے صِرف دو چار روز قَبْل لگوانا خاص فائدہ مند نہیں، 15 دن قَبْل لگوا لینا بے حد مُفید رہے گا ورنہ مُبارَک سفر کی گہما گہمی میں خطرناک بلکہ جان لیوا

بیماری کا خطرہ رہے گا، نیز ۞ قانوناً لازِمی نہ سہی مگر فِلو اور ہیپا ٹائٹس کے ٹیکے بھی لگوالینا آپ کے لیے بہُت بہتر ہے ان طِبّی کارروائیوں کو بوجھ مت سمجھئے اِس میں آپ کا اپنا بھلا ہے ۞ اکثر ٹریول ایجنٹ یا کاروان والے بِغیر کسی طِبّی کاروائی کے گھر بیٹھے ہی ہیلتھ سرٹیفکیٹ فراہم کردیتے ہیں، جو کہ آپ کی صحّت کیلئے نقصان دِہ ہونے کے ساتھ ساتھ دھوکا حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ ٹریول ایجنٹ، قصداً دستخط کرنے والا ڈاکٹر اور جان بوجھ کر غَلَط سرٹیفکیٹ لیکر استِعمال کرنے والا حاجی (یا مُعتَمِر) سبھی گنہگار اور عذابِ نار کے حقدار ہیں، جنہوں نے اِس طرح کے کام کئے ہوں وہ سب سچّی توبہ کریں۔

مدینہ ہوائی جہاز والے اِحرام کب باندھیں؟

ہوائی جہاز سے بابُ الْمدینہ کراچی تا جدّہ شریف تقریباً چار گھنٹے کا سفر ہے (دنیا میں سے کہیں سے بھی سفر کریں) دورانِ پرواز مِیقات کا پتا نہیں چلتا، لہٰذا اپنے گھر سے تیّاری کر کے چلئے، اگر وقتِ مکروہ نہ ہو تو اِحرام کے نَفْل بھی گھر پر ہی پڑھ لیجئے اور اِحرام کی چادریں بھی گھر ہی سے پہن لیجئے، البتّہ گھر سے اِحرام کی نیّت نہ کیجئے، طیّارے میں نیّت کر لیجئے گا کیونکہ نیّت کرنے کے بعد لَبَّیْک پڑھنے سے آپ ''مُحْرِم'' ہو جائیں گے اور پابندیاں شُروع ہو جائیں گی اور ہوسکتا

ہے کہ کسی وجہ سے پرواز میں تاخیر ہو جائے۔ ''مُحْرِم'' ایئر پورٹ پر خوشبودار پھولوں کے گجرے بھی نہیں پہن سکتا۔[1] اِس لئے پاکستان سے سفر کرنے والے یوں بھی کر سکتے ہیں کہ اِحْرام کی چادروں میں ملبوس یا روزمرّہ کے لباس ہی میں تشریف لائیں۔ ہوائی اڈّے پر بھی حمّام، وُضُو خانہ اور جائے نَماز کا اِہتمام ہوتا ہے، یہیں اِحْرام کی ترکیب فرما لیجئے مگر آسانی اِس میں ہے کہ جب طیّارہ فَضا میں ہموار ہو جائے اُس وَقت نیّت و لبَّیک کی ترکیب کیجئے۔ ہاں جو عِلْم رکھتے اور اِحْرام کی پابندیاں نبھا سکتے ہوں وہ جتنی جلدی ''مُحْرِم'' ہو جائیں گے انہیں اِحْرام کا ثواب ملنا شُروع ہو جائے گا (نیّت اور مِیقات وغیرہ کی تفصیل آگے آ رہی ہے)

جہاز کا خوشبودار ٹشو پیپر!

خبردار! طیّاروں میں اکثر سَینٹ سے تر بتر ٹشو پیپر کا چھوٹا سا پیکٹ دیا جاتا ہے، اِحْرام والا اُسے ہرگز نہ کھولے، اگر ہاتھ پر خوشبو کی زیادہ تری لگ گئی تو دَم واجِب ہو جائیگا، کم لگی تو صَدَقہ، اگر تری نہ لگی ہاتھ صِرْف خوشبودار ہو گئے تو کچھ نہیں۔

مدینہ

[1] اِحْرام کی حالت میں خوشبو کے استِعمال کے اَحکام کی تفصیل سُوالاً جواباً آگے آ رہی ہے۔ ہاں اِحرام کی چادریں اگر پہن لی ہیں مگر ابھی تک نیّت کر کے لبَّیک نہیں کہی تو خوشبو لگانا، خوشبودار پھولوں کے گجرے پہننا سب جائز ہے۔

جدّہ شریف تا مکّۂ مُعظّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّتعظِیماً

جدّہ شریف کے ہَوائی اَڈّے پر پَہُنچ کر اپنا دستی سامان لئے لَبَّیْک پڑھتے ہوئے دھڑکتے دل سے جہاز سے اُتریئے اور کسٹم شیڈ سے مُتَّصِل کاؤنٹر پر اپنا پاسپورٹ اور ہیلتھ سرٹیفکیٹ چیک کرواکر شیڈ میں جَمْع شدہ سامان میں سے اپنا سامان شَناخت کرکے علیحدہ کرلیجئے۔ کسٹم وغیرہ سے فراغت اور بس کی روانگی کی کاروائی میں تقریباً6 تا8 گھنٹے صَرف ہوسکتے ہیں۔ خوب صَبْر وہمّت سے کام لیجئے۔ جدّہ شریف کے حج ٹرمینل سے مکّۂ مکرَّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّتعظِیماً کا فاصِلہ تقریباً ایک یا ڈیڑھ گھنٹے میں طے ہوسکتا ہے مگر گاڑیوں کے رش اور قانونی کاروائیوں کے سبب کئی قِسْم کی پریشانیاں درپیش آسکتی ہیں، بس وغیرہ کا بھی اِنتِظار کرنا پڑتا ہے، ہر موقع پر صَبْر و رِضا کے پیکر بن کر لَبَّیْک پڑھتے رہئے۔ غصّے میں آکر مُنتَظِمین کے متعلِّق بڑ بڑ اور شوروغُل کرنے سے مسائل حل ہونے کے بجائے مزید اُلجھنے، صَبْر کا ثواب برباد ہونے اور مَعاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایذائے مسلم، غیبتوں، اِلزام تراشیوں اور بدگمانیوں وغیرہ گناہوں میں پھنسنے کی صورتیں پیدا ہوسکتی ہیں۔ **ایک چُپ سَو سُکھ۔** روانگی کی ترکیب بن جانے پر مَع سامان اپنے مُعَلِّم کی بس میں لَبَّیْک پڑھتے ہوئے مَکَّۂ مُعَظَّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّتعظِیماً کی طرف روانہ ہوجائیے۔

مدینے کی پرواز والوں کا اِحرام: جن کی وطن سے براہِ راست مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی پرواز ہو اُن کو یہ سفر **بِغیر اِحْرام** کرنا ہے، مدینہ شریف سے جب مکۂ مکرَّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی طرف آنے لگیں اُس وَقْت مسجِدُالنَّبَوِیِّ الشَّریف عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے یاذُوالْحُلَیفہ (اَبیارِعلی) سے اِحْرام کی نیّت کیجئے۔

مُعلّم کی طرف سے سُواری: جدّہ شریف سے مکّۂ مکرّمہ، مدینۂ منوّرہ، مِنٰی، عَرَفات، مزدَلِفہ اور واپَسی میں پھر مکّہ شریف سے جدّہ شریف تک پہنچانا نیز اپنے وطن سے براہِ راست مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی پرواز والوں کو بھی یِہی سَہولتیں دینا مُعَلِّم کے ذِمّے ہے اور اِس کی فیس آپ سے پہلے ہی وُصول کی جاچُکی ہے۔ جب آپ پہلی بار مکّہ شریف مُعَلِّم کے دفْتر پر اُتریں گے اُس وَقْت کا کھانا اور عَرَفات شریف میں دوپہر کا کھانا بھی مُعَلِّم کے ذِمّے ہے۔

سفر کے 26 مَدَنی پھول

❁ چلتے وَقْت عزیزوں، دوستوں سے قُصُور مُعاف کروائیے اور جن سے مُعافی طلب کی جائے اُن پر لازِم ہے کہ دل سے مُعاف کردیں۔ حدیثِ مُبارَک میں ہے کہ

جس کے پاس اُس کا (اسلامی) بھائی معذِرت لائے، واجِب ہے کہ قَبول کرلے (یعنی مُعاف کردے) ورنہ حوضِ کوثر پر آنا نہ ملے گا۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۱۰ص۶۲۷) ۞ کسی کی اَمانت پاس ہو یا قرضہ ہو تو لوٹا دیجئے، جن کے مال ناحق لئے ہوں واپَس کردیجئے یامُعاف کروالیجئے، پتا نہ چلے تو اُتنا مال فُقَراء کو دے دیجئے ۞ نماز، روزہ، زکوٰۃ، جتنی عبادات ذِمّے ہوں ادا کرلیجئے اورتاخیر کے گناہ کی توبہ بھی کیجئے۔ اِس سفرِ مُبارَک کا مقصد صِرْف اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے حبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خوشنودی ہو۔ رِیا کاری اورتکبُّر سے جُدا رہئے ۞ عورت کے ساتھ جب تک شوہر یامَحْرَم بالِغ قابلِ اطمینان نہ ہو جس سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے سفر حرام ہے، اگر کرے گی حج ہوجائے گا مگر ہر قدم پر گناہ لکھا جائے گا۔ (بہارِ شریعت ج ۱ص۱۰۵۱) (یہ حُکْم صِرْف سفرِ حج کے لئے ہی نہیں، ہر سفر کے لئے ہے)

۞ کِرائے کی گاڑی پر جو کچھ سامان بار (LOAD) کرنا ہو، پہلے سے دِکھا دیجئے اور اِس سے زائد بِغیر اِجازتِ مالِک گاڑی میں نہ رکھئے۔ حِکایت: سَیِّدُنا عبدُاللہ بن مبارَک رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کوسفر پر روانہ ہوتے وَقْت کسی نے دوسرے کو پہنچانے کے لئے خط پیش کیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: اونٹ کرائے پر لیا ہے، سُواری والے سے اِجازت لینی ہوگی کیونکہ میں نے اُس کو سارا سامان دکھادیا ہے اور یہ خط زائد شے ہے۔ (ماخوذاً احیاءُ العلوم ج ۱ ص ۳۵۳) ۞ حدیثِ پاک میں ہے کہ: ''جب تین آدمی سفر کو جائیں تو اپنے میں سے ایک کو اَمیر بنالیں۔''

(اَبو داؤد ج ۳ ص ۵۱ حدیث ۲۶۰۸) اِس سے کاموں میں اِنتِظام رہتا ہے ❁ اَمیر اُسے بنائیں جو خوش اَخلاق ، سمجھدار، دیندار اور سُنّتوں کا پابند ہو ❁ اَمیر کو چاہیے کہ ہم سفر اسلامی بھائیوں کی خدمت کرے اور اُن کے آرام کا پُورا خیال رکھے ❁ جب سفر پر جانے لگیں تو اِس طرح رُخصت ہوں جیسے دُنیا سے رُخصت ہوتے ہوں۔ چلتے وَقْت یہ دُعا پڑھئے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوْٓءِ الْمَنْظَرِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَالْوَلَدِ ط واپسی تک مال و اہل و عِیال محفوظ رہیں گے

❁ لباسِ سفر پہن کر اگر وَقْتِ مکرُوہ نہ ہو تو گھر میں چار رَکْعَت نَفْل اَلْحَمد وقُل سے پڑھ کر باہَر نکلیں۔ وہ رَکْعَتیں واپَسی تک اَہْل و مال کی نگہبانی کریں گی ❁ گھر سے نکلتے وَقْت اٰیَۃُ الْکُرسی اور قُلْ یٰۤاَیُّھَا الْکٰفِرُوْن سے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس تک تَبَّت کے سِوا پانچ سُورَتیں، سب بِسْمِ اللّٰہ کے ساتھ پڑھئے، آخِر میں بھی بِسْمِ اللّٰہ شریف پڑھئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ راستے بھر آرام رہے گا۔ نیز اس وَقْت

﴿ اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ ط ﴾ (پ ۲۰، القصص ۸۵)

(ترجمۂ کنزالایمان : بیشک جس نے تم پر قرآن فرض کیا وہ تمہیں پھیر لے جائے گا جہاں پھرنا چاہتے ہو)

ایک بار پڑھ لے، بالخیر واپس آئیگا ۞ مکروہ وَقْت نہ ہوتو اپنی مسجِد میں دو رَکعت نَفْل ادا کیجئے۔

ہوائی جہاز کے گرنے اور جلنے سے امن میں رہنے کی دعا

۞ ہوائی جہاز میں سُوار ہو کر اوَّل آخِر دُرُود شریف کے ساتھ یہ دعائے مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھئے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَدْمِ وَاَعُوْذُبِکَ

ترجمہ: **یااللہ**! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، عمارت گرنے سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں

مِنَ التَّرَدِّیْ ط وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ

بلندی سے گرنے اور تیری پناہ چاہتا ہوں ڈوبنے جلنے

وَالْھَرَمِ وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطٰنُ

اور بڑھاپے[1] سے اور تیری پناہ طلب کرتا ہوں اس سے کہ شیطان

عِنْدَ الْمَوْتِ ط وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِکَ

مجھے موت کے وَقْت وَسوَسے دے اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ تیری راہ میں پیٹھ

مُدْبِرًا وَّاَعُوْذُبِکَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا ط

پھیرتا مرجاؤں اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ سانپ کے ڈسنے سے انتقال کروں۔

مدینہ

[1] یعنی ایسے بڑھاپے سے جس سے زندگی کا اصل مقصود فوت ہوجائے یعنی عِلْم وعَمَل جاتے رہیں۔ (مراٰۃ ج ٤، ص ٣)

بُلند مقام سے گرنے کو تَرَدِّیْ اور جلنے کو حَرَق کہتے ہیں۔ حُضُور ِپاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ دُعا مانگا کرتے تھے۔ یہ دُعا طَیّارے کیلئے مخصوص نہیں، چُونکہ اِس دُعا میں ''بلندی سے گرنے'' اور ''جلنے'' سے بھی پناہ مانگی گئی ہے اور ہوائی سفر میں یہ دونوں خطرات موجود ہوتے ہیں لہٰذا اُمّید ہے کہ اِسے پڑھنے کی بَرَکت سے **ہوائی جہاز** حادِثے سے مَحفوظ رہے ❁ رَیل یا بس یا کار وغیرہ میں **بِسۡمِ اللہِ اَللہُ اَکۡبَرُ، اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ** اور **سُبۡحٰنَ اللہِ** سب تین تین بار، **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ** ایک بار، پھر یہ قُراٰنی دُعا پڑھئے اِنۡ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سُواری ہر قِسْم کے حادِثے سے مَحفوظ رہے گی۔ دُعا یہ ہے: **سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ سَخَّرَ لَنَا ہٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقۡرِنِیۡنَ ﴿۱۳﴾ وَ اِنَّاۤ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنۡقَلِبُوۡنَ ﴿۱۴﴾**

(پ۲۵ زخرف ۱۳۔۱۴) ترجَمۂ کنزالایمان: پاکی ہے اُسے جس نے اِس سُواری کو ہمارے بس میں کر دیا اور یہ ہمارے بُوتے (یعنی طاقت) کی نہ تھی اور بے شک ہمیں اپنے رب (عَزَّوَجَلَّ) کی طرف پلٹنا ہے ❁ جب کسی منزِل پر اُتریں تو دو رَکعت نَفْل پڑھیں کہ (اگر وَقْتِ مکروہ نہ ہو تو) سنّت ہے ❁ جب کسی منزِل پر اُتریں یہ دُعا پڑھئے اِنۡ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس منزِل میں کوچ کرتے وَقْت کوئی چیز نقصان نہ دیگی۔ دُعا یہ ہے:

اَعُوۡذُ بِکَلِمَاتِ اللہِ التَّآمَّاتِ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ

میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کامِل کلمات کے واسطے سے ساری مخلوق کے شَر سے پناہ مانگتا ہوں۔

❁ ''یَا صَمَدُ'' 134 بار روزانہ پڑھئے بُھوک اور پیاس سے اَمْن رہے گا ❁ جب دُشمن یا رَہزن (یعنی ڈاکو) کا خوف ہو سورۂ لِاِیْلٰفِ پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر بلا سے اَمان (یعنی پناہ) ملے گی ❁ دشمن کے خوف کے وَقْت یہ دُعا پڑھنا بَہُت مفید ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

ترجمہ: اے اللہ عزوجل! میں تجھ کو ان کے سینوں کے مقابل کرتا ہوں اور اُن کی بُرائیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

❁ اگر کوئی چیز گم ہوجائے تو یہ کہے: یَاجَامِعَ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّارَیْبَ فِیْہِ ط اِنَّ اللہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۝ اِجْمَعْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ ضَآلَّتِیْ

(ترجمہ: اے لوگوں کو اُس دن جمع کرنے والے جس میں شک نہیں، بے شک اللہ (عزوجل) وعدے کا خلاف نہیں کرتا، (مجھے) میرے اور میری گُمی چیز کے درمیان جمع کر دے) اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مل جائے گی۔

❁ ہر بُلندی پر چڑھتے اَللّٰہُ اَکْبَر کہئے اور ڈھال (یعنی ڈھلوان) میں اُترتے سُبْحٰنَ اللہ ❁ سوتے وَقْت ایک بار آیَۃُ الْکُرسی ہمیشہ پڑھئے کہ چور اور شیطان سے امان (یعنی پناہ) ہے ❁ جب کسی مشکل میں مَدد کی ضَرورت پڑے تو حدیثِ پاک میں ہے کہ اِس طرح تِین۳ بار پکاریئے: ''یَاعِبَادَ اللہِ اَعِیْنُوْنِیْ'' یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو! میری مدد کرو۔ (حِصْنِ حَصِین ص ۸۲) ❁ سَفَر سے واپسی میں

بھی بیان کردہ گزشتہ آدابِ سفر کو ملحوظ رکھئے ۞ لوگوں کو چاہیے کہ حاجی کا استِقبال کریں اور اس کے گھر پہنچنے سے قبل دُعا کرائیں کہ حاجی جب تک اپنے گھر میں قدم نہیں رکھتا اُس کی دُعا قبول ہے ۞ وطن پہنچ کر سب سے پہلے اپنی مسجِد میں مکروہ وَقت نہ ہو تو دو رَکعت نَفل ادا کیجئے ۞ دو رَکعت گھر آ کر بھی (مکروہ وَقت نہ ہو تو) ادا کیجئے ۞ پھر سب سے پُر تپاک طریقے سے ملاقات کیجئے۔

(تفصیلی معلومات کیلئے بہارِ شریعت جلد 1 حصہ 6 صَفْحَہ 1051 تا 1066، فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ جلد 10 صَفْحَہ 726 تا 731 سے مُطالعہ فرمالیجئے)

"یَا اللّٰہ" کے چھ حُروف کی نسبت سے سفر میں نماز کے 6 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ شَرعاً مسافِر وہ شخص ہے جو تین دن کے فاصِلے تک جانے کے اِرادے سے اپنے مقامِ اِقامت مَثَلاً شہر یا گاؤں سے باہَر ہو گیا۔ خشکی میں سفر پر تین دن کی مَسافت سے مُراد ساڑھے ستاون میل (تقریباً 92 کلومیٹر) کا فاصِلہ ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۸ ص ۲۴۳، ۲۷۰، بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۴۰، ۷۴۱) ﴿۲﴾ جہاں سفر کر کے پہنچیں اور پندرہ یا زیادہ دِن قِیام کی نیّت ہے تو اب مسافِر نہ رہے بلکہ مُقیم ہو گئے، ایسی صُورت میں نَماز میں قَصر نہیں کریں گے۔ جب پندرہ دِن سے کم رہنے کی نیّت ہو تو اب نَمازوں میں قَصر کریں گے یعنی ظہر، عَصر اور عشاء کی فَرض رَکعتوں میں چار چار فَرضوں کی جگہ

دو دو رَکْعَت فَرْض ادا کریں گے۔ فَجْر اور مغرِب میں قَصْر نہیں، باقی تمام سُنَّتیں، وِتْر وغیرہ سب پوری ادا کریں ﴿۳﴾ بے شمار حُجّاجِ کرام شوّالُ الْمکرّم یا ذِیقعدۃُ الْحرام میں مکۂ مکرّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا پہُنچ جاتے ہیں۔ چونکہ اَیّامِ حج آنے میں کافی وَقْت باقی ہوتا ہے لٰہذا چند ہی دنوں کے بعد اُنہیں تقریباً 9 دن کیلئے مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعۡظِیۡمًا بھیج دیا جاتا ہے، اِس صورت میں وہ مدینہ شریف میں مسافِر ہی رہتے ہیں بلکہ اِس سے قَبْل مکّے شریف میں 15 دن سے کم وقفہ ملنے کی صورت میں وہاں بھی مسافِر ہی ہوتے ہیں۔ ہاں مکّے یا مدینے میں یعنی ایک ہی شہر کے اندر 15 یا زیادہ دن رہنے کا یقینی موقع مِلنے کی صورت میں اِقامت کی نیّت دُرُست ہوگی ﴿٤﴾ جس نے اِقامت کی نیّت کی مگر اُس کی حالت بتاتی ہے کہ پندرہ دن نہ ٹھہریگا تو نیّت صحیح نہیں مَثَلاً حج کرنے گیا اور ذُو الْحِجَّۃِ الْحرام کا مہینہ شُروع ہوجانے کے باوُجود پندرہ دن مکّۂ معظّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا میں ٹھہرنے کی نیّت کی تو یہ نیّت بیکار ہے کہ جب حج کا ارادہ کیا ہے تو (15 دن اس کو ملیں گے ہی نہیں کہ 8 ذُوالحِجَّۃِ الْحرام) مِنٰی شریف (اور 9 کو) عَرَفات شریف کو ضَرور جائیگا پھر اِتنے دنوں تک (یعنی 15 دن مسلسل)مکّۂ معظّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا میں کیونکر ٹھہر سکتا ہے؟ مِنٰی شریف سے واپَس ہوکر نیّت کرے تو صحیح ہے۔ جبکہ واقعی 15 یا زِیادہ دن مکّۂ معظّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا میں ٹھہر سکتا ہو، اگر ظنِّ غالِب ہو کہ 15 دن کے اندر

اندر مدینۂ منوّرہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً یا وطن کیلئے روانہ ہو جائے گا تو اب بھی مسافر ہے

﴿۵﴾ تا دمِ تحریر جدّہ شریف آبادی کے خاتمے سے مکۂ مکرّمہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً کی آبادی کے آغاز تک کا فاصِلہ بذریعہ سڑک 53 کلومیٹر اور بذریعہ ہوائی جہاز 47 کلومیٹر ہے۔ اور جدّہ شریف کی آبادی کے خاتمے سے لے کر عرفات شریف تک ایک سڑک سے سفر 78 کلومیٹر اور دیگر دُوسڑکوں سے 80 کلومیٹر کا سفر ہے۔ جبکہ مَطار (AIRPORT) سے ہوائی فاصِلہ 67 کلومیٹر ہے۔ لہٰذا جدّہ شریف سے مکۂ مکرّمہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً جائیں تب بھی اور براہ راست عرفات شریف پہنچیں تب بھی وہ پوری نَمازیں پڑھیں گے ﴿۶﴾ ہوائی جہاز میں فَرض، وِتر، سُنّتیں اور نوافِل وغیرہ تمام نَمازیں دَورانِ پرواز پڑھ سکتے ہیں، اِعادہ (یعنی دوبارہ پڑھنے) کی حاجت نہیں۔ فَرض، وِتر اور سنّتِ فَجر قِبلہ رُو کھڑے ہو کر قاعِدے کے مُطابِق ادا کیجئے۔ طیّارے کی دُم، حمّام و کچن وغیرہ کے پاس کھڑے کھڑے نَماز پڑھنا ممکن ہوتا ہے۔ باقی سنّتیں اور نوافِل دورانِ پرواز اپنی نِشَست پر بیٹھے بیٹھے بھی پڑھ سکتے ہیں۔ اس حالت میں قبلہ رُو ہونا شرط نہیں۔

(مزید معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ''نَماز کے اَحکام'' میں شامل رسالہ ''مسافر کی نماز'' کا مُطالعہ کیجئے)

رُکے ہیبت سے جب مجرِم تو رَحمت نے کہا بڑھ کر
چلے آؤ چلے آؤ یہ گھر رحمٰن کا گھر ہے (ذوقِ نعت)

"کرم" کے تین حُرُوف کی نسبت سے 3 فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

﴿1﴾ حاجی اپنے گھر والوں میں سے چار سَو کی شَفاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جیسے اُس دِن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ (مُسنَدُ الْبَزّار ج٨ ص١٦٩ حدیث٣١٩٦) ﴿2﴾ حاجی کی مغفِرت ہوجاتی ہے اور حاجی جس کے لئے اِستِغفار کرے اس کے لئے بھی مغفِرت ہے۔ (مَجمَعُ الزَّوائِد ج٣ ص٤٨٣ حدیث٥٢٨٧) ﴿3﴾ جو حج یا عُمرہ کیلئے نِکلا اور راستے میں مرگیا اُس کی پیشی نہیں ہوگی، نہ حِساب ہوگا اور اُس سے کہا جائے گا: اُدْخُلِ الْجَنَّۃَ یعنی تو جنّت میں داخِل ہوجا۔

(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج ٤ ص ١١١ حدیث ٨٨٣٥)

ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں

میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہِ رحمۃُ الرَّحمٰن "رِسالہ مُبارَکہ اَنوَرُ الْبِشارہ" میں پیدل چلنے کی رغبت دِلاتے ہوئے فرماتے ہیں: "ہوسکے تو پِیادہ (پیدل مکۂ مکرّمہ زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیماً سے مِنٰی، عَرَفات وغیرہ) جاؤ کہ جب تک مکّۂ مُعظّمہ پلٹ کر آؤ گے ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں لکھی جائیں گی۔ یہ نیکیاں تَخمِیناً (یعنی اندازاً) اٹھتّر کھرب چالیس اَرَب آتی ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فَضل اُس کے نبی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صَدقے میں اِس اُمّت پر بے شُمار ہے۔" (فتاویٰ رضویہ ج١٠ ص٧٤٦)

سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہ عَرْض کرتا ہے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے پُرانے طویل راستے کا حساب لگایا ہے۔اب چُونکہ مَکّۂ مُعَظّمہ زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً سے مِنٰی شریف کے لئے پہاڑوں میں سُرنگیں (TUNNELS) نِکالی گئی ہیں اور پیدل چلنے والوں کے لئے راستہ مختصر اور آسان ہوگیا ہے اِس حساب سے نیکیوں کی تعداد میں بھی فرق واقِع ہوگا۔وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

پیدل حاجی سے فِرِشتے گلے ملتے ہیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہے: جب حاجی سُوار ہو کر آتے ہیں تو فِرِشتے ان سے مُصافَحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) ہیں اور جو پیدل چل کر آتے ہیں فِرِشتے اُن سے مُعانَقہ کرتے (یعنی گلے ملتے) ہیں۔ (اِتحافُ السّادَۃ للزّبیدی ج ٤ ص ٤٦٥)

دورانِ حج کے لئے حکمِ قراٰنی

پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ آیت نمبر 197 میں ارشادِ ربّانی ہے:

فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ ؕ

ترجمۂ کنز الایمان: تو نہ عورتوں کے سامنے صُحبت کا تذکرہ ہو، نہ کوئی گناہ، نہ کسی سے جھگڑا حج کے وَقْت تک۔

اِس آیتِ مبارَکہ کے تَحت صَدْرُ الشَّریعہ، بَدْرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: (حج میں) تو ان باتوں

سے نہایت ہی دُور رہنا چاہیے، جب غصّہ آئے یا جھگڑا ہو یا کسی معصیت (یعنی نافرمانی) کا خَیال ہو فوراً سر جُھکا کر قلب کی طرف مُتَوجِّہ ہو کر اِس آیت کی تِلاوت کرے اور دو ایک بار لاحول شریف پڑھے، یہ بات جاتی رہے گی۔ یہی نہیں کہ (خود) اِسی (یعنی حاجی) کی طرف سے اِبتِدا ہو یا اس کے رُفَقا (ساتھیوں) ہی کے ساتھ جِدال (یعنی جھگڑا) ہو جائے بلکہ بعض اوقات امتحاناً راہ چلتوں کو پیش کر دیا جاتا ہے کہ بے سبب اُلجھتے بلکہ سَبّ وشَتْم (یعنی گالی گلوچ) ولعن وطعن کو تیّار ہوتے ہیں، اسے (یعنی حاجی کو) ہر وَقْت ہوشیار رہنا چاہیے، مَبادا (یعنی ایسا نہ ہو۔ خدا نہ کرے) ایک دو کلمے (یعنی جملوں) میں ساری محنت اور روپیہ برباد ہو جائے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۰۶۱)

سنبھل کر پاؤں رکھنا حاجیو! راہِ مدینہ میں
کہیں ایسا نہ ہو سارا سفر بیکار ہو جائے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حاجی کے لئے سرمایۂ عشق ضروری ہے

خوش نصیب حاجیو! حج کے لئے جس طرح سرمایۂ ظاہری کی ضَرورت ہے اُسی طرح سرمایۂ باطنی یعنی سرمایۂ عشق ومَحبّت کی بھی سخت حاجت ہے اور یہ سرمایہ عاشِقانِ رسول کے یہاں ملتا ہے۔ **حِکایت:** سرکارِ بغداد، حُضُورِ غوثِ اعظم

رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی بارگاہِ معظّم میں ایک صاحِب حاضِر ہوئے، غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے حاضِرین سے فرمایا: یہ ابھی ابھی بیتُ الْمقدَّس سے ایک قدم میں آئے ہیں تاکہ مجھ سے آدابِ عِشق سیکھیں۔ (اخبارُ الاخیار ص ۱۶ بِتصرُّف) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کسی عاشقِ رسول سے نسبت قائم کرلیجئے ... !

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! ایک باکرامت وَلی بھی سرمایۂ عِشق کے حُصُول کی خاطِر اپنے سے بڑے وَلی کی بارگاہ میں حاضِری دیتا ہے پھر ہم تُو کس شُمار وقِطار میں ہیں! لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ کسی عاشِقِ رسول سے نِسبت قائم کر کے اُس سے آدابِ عِشق سیکھیں اور پھر سفرِ مدینہ اِختیار کریں۔

پہلے ہم سیکھیں قرینہ پھر ملے مُرشِد سے سینہ
چل پڑے اپنا سفینہ اور پہنچ جائیں مدینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پیارے حاجیو! اب عاشقانِ رسول حاجیوں کی جذب و مستی بھری دو عجیب و غریب حِکایات پڑھیے اور جھومئے:

﴿۱﴾ پُر اَسرار حاجی

حضرتِ سَیِّدُ نا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میدانِ عَرَفات میں حجّاج مَشغولِ دُعا تھے، میری نظر ایک نوجوان پر پڑی جو سر جُھکائے شَرم سار کھڑا تھا، میں نے کہا: اے نوجوان! تُو بھی دُعا کر۔ وہ بولا: مجھے تو اِس بات کا ڈَر لگ رہا ہے کہ جو وَقْت مجھے مِلا تھا شاید وہ جاتا رہا، اب کس مُنہ سے دُعا کروں! میں نے کہا: تُو بھی دُعا کرتا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے بھی اِن دُعا مانگنے والوں کی بَرَکت سے کامیاب فرمائے۔ حضرت سَیِّدُ نا فُضَیل رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اُس نے دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھانے کی کوشِش کی کہ ایک دَم اُس پر رِقَّت طاری ہوگئی اور ایک چیخ اُس کے مُنہ سے نکلی، تڑپ کر گرا اور اُس کی رُوح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز کرگئی۔ (کَشْفُ الْمَحْجُوب ص ۳۶۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

﴿۲﴾ ذبح ہونے والا حاجی

حضرتِ سَیِّدُ نا ذُوالنُّون مصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: میں نے مِنٰی شریف میں ایک نوجوان کو آرام سے بیٹھا دیکھا جب کہ لوگ قُربانیوں میں مَشغول تھے۔ اِتنے میں وہ پکارا: اے میرے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرے سارے بندے قُربانیوں میں

مَشغول ہیں، میں بھی تیری بارگاہ میں اَپنی جان قُربان کرنا چاہتا ہوں، میرے مالِک عَزَّوَجَلَّ ! مجھے قبول فرما۔ یہ کہہ کراپنی اُنگلی گلے پر پھیری اور تڑپ کر گر پڑا، میں نے قریب جا کر دیکھا تو وہ جان دے چکا تھا۔ (کَشْفُ الْمَحْجُوب ص ۳۶۴)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

یہ اِک جان کیا ہے اگر ہوں کروڑوں
ترے نام پر سب کو وارا کروں میں (سامانِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اپنے نام کے ساتھ "حاجی" لگانا کیسا؟

مدینہ محترم حاجیو! دیکھا آپ نے! حج ہوتو ایسا! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اِن دونوں بابَرَکت حاجیوں کے طُفیل ہمیں بھی رِقّتِ قلبی نصیب فرمائے۔ یاد رکھئے! ہر عبادت کی قَبولِیّت کے لئے اِخلاص شَرط ہے۔ آہ! اب عِلْمِ دین اور اَچھّی صُحبت سے دُوری کی بِنا پراَکثر عبادات رِیاکاری کی نَذْر ہوجاتی ہیں۔ جس طرح اب عُمُوماً ہر کام میں نُمُود ونُمائش کا عمل دَخل ضَروری سمجھا جانے لگا ہے اِسی طرح **حج** جیسی عظیم سَعادت بھی دِکھاوے کی بَھینٹ چڑھتی جارہی ہے، مَثَلاً بے شُمار افراد **حج** ادا کرنے کے بعد اپنے آپ کواپنے

مُنہ سے بِلا کسی مَصلَحت وضَرورت کے **حاجی** کہتے اور اپنے قلم سے لکھتے ہیں۔ آپ شاید چونک پڑے ہوں گے کہ اِس میں آخِر کیا حَرَج ہے؟ ہاں! واقِعی اِس صورت میں کوئی حَرَج بھی نہیں کہ لوگ آپ کو اپنی مرضی سے **حاجی صاحِب** کہہ کر پکاریں مگر **پیارے حاجیو!** اپنی زَبان سے اپنے آپ کو حاجی کہنا اپنی عِبادت کا خود اِعلان کرنا نہیں تو اور کیا ہے؟ اِس کو اِس چُٹکلے سے سمجھنے کی کوشش کیجئے:

مدنی چُٹکلا

ٹرین چھک چھک کرتی اپنی منزِل کی طرف رواں دواں تھی، دو۲ شَخص قریب قریب بیٹھے تھے ایک نے سلسلۂ گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے پوچھا: جناب کا اِسمِ شریف؟ جواب ملا: "**حاجی شفیق**" اور آپ کا مبارَک نام؟ اب دوسرے نے سُوال کیا، پہلے نے جواب دیا: "**نَمازی رفیق**" حاجی صاحِب کو بڑی حیرت ہوئی، پوچھ ڈالا: اَجی **نَمازی رفیق!** یہ تو بڑا عجیب سا نام لگتا ہے۔ نَمازی صاحِب نے پوچھا: بتایئے آپ نے کتنی بار حج کا شَرَف حاصل کیا ہے؟ حاجی صاحِب نے کہا: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ!** پچھلے سال ہی تو حج پر گیا تھا۔ نَمازی صاحِب کہنے لگے: آپ نے زندگی میں صِرف ایک بار حجِّ بَیْتُ اللہ کی سعادت حاصل کی تو، بَبانگِ دُہُل اپنے نام کے ساتھ "**حاجی**" کہنے کہلوانے لگے، جبکہ بندہ تو برسہا برس سے روزانہ پانچ۵ وَقت نَماز ادا کرتا ہے، تو پھر اپنے نام کے ساتھ اگر لفظ "**نَمازی**" کہہ دے تو اِس میں آخِر تعجُّب کی کون سی بات ہے!

حج مبارک کا بورڈ لگانا کیسا؟

سمجھ گئے نا! آج کل عجیب تماشا ہے! نُمُود و نُمائش کی اِنتہا ہوگئی، حاجی صاحِب حج کو جاتے اور جب لوٹ کر آتے ہیں تو بِغیر کسی اچّھی نِیّت کے پوری عمارت بَرقی قُمقُموں سے سجاتے اور گھر پر ''حج مُبارَک'' کا بورڈ لگاتے ہیں، بلکہ توبہ! توبہ! کئی حاجی تو اِحرام کے ساتھ خُوب تصاویر بناتے ہیں۔ آخِر یہ کیا ہے؟ کیا بھاگے ہوئے مجرِم کا اپنے رَحْمت والے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں اِس طرح دُھوم دھام سے جانا مناسب ہے؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ روتے ہوئے اور آہیں بھرتے ہوئے، لرزتے، کانپتے ہوئے جانا چاہیے۔

آنسوؤں کی لڑی بن رہی ہو اور آہوں سے پھٹتا ہو سینہ
وِردِ لب ہو ''مدینہ مدینہ'' جب چلے سُوئے طیبہ سفینہ
جب مدینے میں ہو اپنی آمد جب میں دیکھوں ترا سبز گُنْبد
ہچکیاں باندھ کر روؤں بے حد کاش! آجائے ایسا قرینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بصرہ سے پیدل حج!

بِغیر اچّھی نِیّت مَحْض لذّتِ نفس و حُبِّ جاہ کے سبب اپنے مکان پر حج مبارک کا بورڈ لگانے والوں اور اپنے حج کا خوب چرچا کرنے والوں کیلئے ایک کمال دَرَجے کی عاجزی

پر مشتمل حکایت پیشِ خدمت ہے، چُنانچہ حضرتِ سَیِّدُ نا سُفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی حج کے لئے بصرہ سے پیدل نکلے۔ کسی نے عَرْض کی: آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ سُوار کیوں نہیں ہوتے؟ فرمایا: کیا بھاگے ہوئے غلام کو اپنے مولا عَزَّوَجَلَّ کے دَربار میں صُلْح کے لئے سُواری پر جانا چاہیے؟ میں اِس مُقدّس سرزمین میں جاتے ہوئے بَہُت زیادہ شَرْم محسوس کرتا ہوں۔ (تَنبِیہُ المُغتَرِّین ص۲٦٧) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اَرے زائرِ مدینہ! تُو خوشی سے ہنس رہا ہے
دلِ غمزدہ جو پاتا تو کچھ اور بات ہوتی!

مدینہ ۱ میں طواف کے قابل نہیں

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الوالی نَقْل کرتے ہیں: ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ سے سُوال ہُوا: کیا آپ کبھی کعبۂ مُشرَّفہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّتَعظِیْماً کے اندر داخِل ہوئے ہیں؟ (انھوں نے بطورِ انکساری) فرمایا: کہاں بَیْتُ اللّٰہ شریف اور کہاں میرے گندے قدم! میں تو اپنے قدموں کو بَیْتُ اللّٰہ شریف کے طَواف کے بھی قابِل نہیں سمجھتا، کیوں کہ یہ تو میں ہی جانتا ہوں کہ یہ قدم

کہاں کہاں اور کیسی کیسی جگہوں پر چلے پھرے ہیں! (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۱ ص ۳۴۵)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اُن کے دِیار میں تُو کیسے چلے پھرے گا؟

عطّارؔ تیری جُرأت! تُو جائے گا مدینہ!! (وسائلِ بخشش ص ۳۲۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حاجی پر حُبِّ جاہ و رِیا کے سخت حملے

پیارے حاجیو! میٹھے مدینے کے مسافِرو! غالباً نَماز روزہ وغیرہ کے مقابلے میں حج میں بَہُت زیادہ بلکہ قدم قدم پر ''رِیاکاری'' کے خطرات پیش آتے ہیں، **حج** ایک ایسی عِبادت ہے جو ایک تو علَی الْاِعلان کی جاتی ہے اور دوسرے ہر ایک کو نصیب نہیں ہوتی، اس لئے لوگ حاجی سے عاجِزی سے ملتے، خوب احتِرام بجا لاتے، ہاتھ چومتے، گجرے پہناتے اور دعاؤں کی درخواستیں کرتے ہیں۔ ایسے موقع پر حاجی سَخْت امتِحان میں پڑ جاتا ہے کیوں کہ لوگوں کے عقیدت مندانہ سُلوک میں کچھ ایسی ''لذّت'' ہوتی ہے کہ اِس کی وجہ سے عِبادت کی بڑی سے بڑی مَشَقَّت بھی پھول معلوم ہوتی اور بسا اوقات بندہ حُبِّ جاہ اور رِیاکاری کی تباہ کاری کی گہرائی

میں گر چکا ہوتا ہے مگر اُسے کانوں کان اِس کی خبر تک نہیں ہوتی! اُس کا جی چاہتا ہے کہ سب لوگوں کو میرے **حج** پر جانے کی اِطّلاع ہو جائے، تاکہ مجھ سے آ آ کر ملیں، مبارکبادیاں پیش کریں، تحفے دیں، میرے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالیں، مجھ سے دعاؤں کیلئے عَرض کریں، مدینے میں سلام عَرض کرنے کی گڑ گڑا کر درخواست کریں اور مجھے رُخصت کرنے ایئر پورٹ تک آئیں وغیرہ وغیرہ خواہشات کے ہُجوم اور عِلمِ دِین کی کمی کے سبب **حاجی** بعض اوقات ''شیطان کا کھلونا'' بن کر رہ جاتا ہے لہٰذا شیطان کے وار سے خبردار رہتے ہوئے، اپنے دل کے اندر خوب عاجِزی پیدا کیجئے، نُمائشی انداز سے خود کو بچایئے۔ خدا کی قسم! رِیاکاری کا عذاب کسی سے بھی برداشت نہیں ہو سکے گا۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 616 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**نیکی کی دعوت** (حصّہ اول)'' صَفْحہ 79 پر **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''بے شک جہنَّم میں ایک وادی ہے جس سے جہنَّم روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتا ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے یہ وادی اُمّتِ محمدیہ عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے اُن رِیاکاروں کے لئے تیّار کی ہے جو قراٰنِ پاک کے حافِظ، غیرُ اللہ کے لئے صَدَقہ کرنے والے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے گھر کے حاجی اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں نکلنے والے ہوں گے۔'' (اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر ج ۱۲ ص ۱۳۶ حدیث ۱۲۸۰۳)

حاجیوں کی ریاکاری کی دو مثالیں

نیکی کی دعوت حصّہ اوّل صَفْحَہ 76 پر ہے: ﴿1﴾ اپنے حج وعُمرے کی تعداد، تِلاوتِ قراٰن کی یومیہ مقدار، رَجَبُ الْمُرَجَّب و شعبانُ الْمعظَّم کے مکمَّل اور دیگر نفلی روزوں، نوافِل، دُرُود شریف کی کثرت وغیرہ کا اِس لئے اِظہار کرنا کہ واہ واہ ہو اور لوگوں کے دلوں میں احتِرام پیدا ہو ﴿2﴾ اِس لئے حج کرنا یا اپنے حج کا اِظہار کرنا کہ لوگ حاجی کہیں، ملاقات کیلئے حاضِر ہوں، گِڑ گڑا کر دعاؤں کی اِلتجائیں کریں، گجرے پہنائیں، تحائف وغیرہ پیش کریں۔ (اگر اپنی عزّت کروانا یا تحفے وغیرہ حاصِل کرنا مقصود نہ ہو بلکہ تحدیثِ نعمت وغیرہ اچّھی اچّھی نیّتیں ہوں تو حج وعمرے کا اِظہار کرنے عزیزوں اور رشتے داروں کو جَمْع کرنے اور ''محفلِ مدینہ'' سجانے کی مُمانعت نہیں بلکہ کارِ ثواب آخرت ہے) (رِیا کاری کے بارے میں تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃُ الْمدینہ کی مطبوعہ ''نیکی کی دعوت'' حصّہ اوّل صفحہ 63 تا 106 کا مُطالَعہ کیجئے)

مِرا ہر عمل بس تِرے واسطے ہو
کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص ۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مدینہ 55 یاد رکھنے کی اصطلاحات

حاجی صاحِبان مندرجہ ذَیل اِصْطِلاحات اوراَسْمائے مَقامات وغیرہ ذِہن نَشین فرمالیں گے تو اِس طرح آگے مُطالَعہ کرتے ہوئے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ آسانی پائیں گے ﴿1﴾ **اَشْھُرِ حَج:** حج کے مہینے یعنی شَوَّالُ الْمُکَرَّم و ذُوالْقَعْدہ دونوں مکمّل اور ذُوالْحِجَّہ کے ابتدائی دَس دِن۔

﴿2﴾ **اِحرام:** جب حج یا عُمرہ یا دونوں کی نِیَّت کرکے تَلْبِیَہ پڑھتے ہیں تو بعض حَلال چیزیں بھی حرام ہوجاتی ہیں، اِس کو "اِحرام" کہتے ہیں اور مَجازاً اُن بغیر سِلی چادروں کوبھی اِحرام کہاجاتا ہے جنھیں مُحرِم استِعمال کرتا ہے۔

﴿3﴾ **تَلْبِیَہ:** یعنی لَبَّیْک ؕ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْک....اِلَخ پڑھنا۔

﴿4﴾ **اِضطِباع:** اِحرام کی اُوپر والی چادر کو سیدھی بغل سے نکال کر اِس طرح اُلٹے کندھے پر ڈالنا کہ سیدھا کندھا کُھلا رہے۔

﴿5﴾ **رَمَل:** اَکڑ کر شانے (کندھے) ہِلاتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھاتے ہوئے قدرے (یعنی تھوڑا) تیزی سے چلنا۔

﴿6﴾ **طَواف:** خانۂ کعبہ کے گرد سات چکّر لگانا، ایک چکّر کو "شَوط" کہتے ہیں، جمع "اَشواط"۔

﴿7﴾ **مَطاف** : جس جگہ میں طَواف کیا جاتا ہے۔

﴿8﴾ **طَوافِ قُدُوم** : مَکّۂ مُعَظَّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعۡظِیۡمًا میں داخِل ہونے پر کیا جانے والا وہ پہلا طواف جو کہ ''اِفراد'' یا ''قِران'' کی نیّت سے حج کرنے والوں کے لئے سنّتِ مُؤَکَّدہ ہے۔

﴿9﴾ **طَوافِ زِیارۃ** : اِسے طَوافِ اِفاضہ بھی کہتے ہیں، یہ **حج کا رُکن** ہے، اِس کا وَقْت 10 ذُوالْحِجَّۃِ الحرام کی صُبْحِ صادِق سے 12 ذُوالْحِجَّۃِ الحرام کے غُروبِ آفتاب تک ہے مگر 10 ذُوالْحِجَّۃِ الحرام کو کرنا اَفضَل ہے۔

﴿10﴾ **طَوافِ وَداع** : اسے ''طَوافِ رُخصت'' اور ''طَوافِ صَدْر'' بھی کہتے ہیں۔ یہ حج کے بعد مَکّۂ مکرّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعۡظِیۡمًا سے رُخصت ہوتے وَقْت ہر آفاقی حاجی پر واجِب ہے۔

﴿11﴾ **طَوافِ عُمرَہ**: یہ عُمرہ کرنے والوں پر فَرْض ہے۔

﴿12﴾ **اِستِلام**: حَجَرِ اَسْوَد کو بوسہ دینا یا ہاتھ یا لکڑی سے چُھو کر ہاتھ یا لکڑی کو چوم لینا یا ہاتھوں سے اُس کی طرف اِشارہ کر کے اُنہیں چوم لینا۔

﴿13﴾ **سَعی**: ''صَفا'' اور ''مَرْوَہ'' کے مابَیْن (یعنی درمیان) سات پھیرے لگانا (صَفا سے مَروَہ تک ایک پھیرا ہوتا ہے یوں مَروَہ پر سات چکّر پورے ہوں گے)

﴿14﴾ **رَمی**: جَمرات (یعنی شیطانوں) پر کنکریاں مارنا۔

﴿15﴾ **حَلْق**: اِحْرام سے باہَر ہونے کے لئے حُدُودِحرم ہی میں پُورا سَر مُنڈوانا۔

﴿16﴾ **قَصر**: چوتھائی (1/4) سر کا ہر بال کم اَز کم اُنگلی کے ایک پَورے کے برابر کتروانا۔

﴿17﴾ **مَسْجِدُ الْحَرام**: مَکَّۂ مکرّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کی وہ مسجِد جس میں کعبۂ مُشَرَّفہ واقِع ہے۔

﴿18﴾ **بابُ السَّلام**: مسجِدُ الْحَرام کا وہ دَروازۂ مُبارَکہ جس سے پہلی بار داخِل ہونا افضل ہے اور یہ جانِبِ مشرق واقِع ہے۔ (اب یہ عُموماً بند رہتا ہے)

﴿19﴾ **کَعْبَہ**: اِسے "بَیْتُ اللّٰہ" بھی کہتے ہیں یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا گھر۔ یہ پوری دُنیا کے وَسط (یعنی بیچ) میں واقِع ہے اور ساری دُنیا کے لوگ اِسی کی طرف رُخ کر کے نَماز ادا کرتے ہیں اور مسلمان پروانہ وار اِس کا طَواف کرتے ہیں۔

کعبۂ مشرَّفہ کے چار کونوں کے نام

﴿20﴾ **رُکنِ اَسْوَد**: جُنُوب و مشرق (SOUTH-EAST) کے کونے میں واقِع ہے، اِسی میں جنَّتی پتَّھر "حَجَرِ اَسْوَد" نَصْب ہے۔ ﴿21﴾ **رُکنِ عراقی**: یہ عراق کی سَمت شِمال مشرِقی (NORTH-EASTERN) کونا ہے۔ ﴿22﴾ **رُکنِ شامی**: یہ ملکِ شام کی سَمت شِمال مغرِبی (NORTH-WESTERN) کونا ہے۔

حَجرِ اَسْوَد
مُلتَزم
حَطِیم

حَجرِ اَسْوَد
مُلتَزم
حَطِیم

بابِ کعبہ

بابِ کعبہ
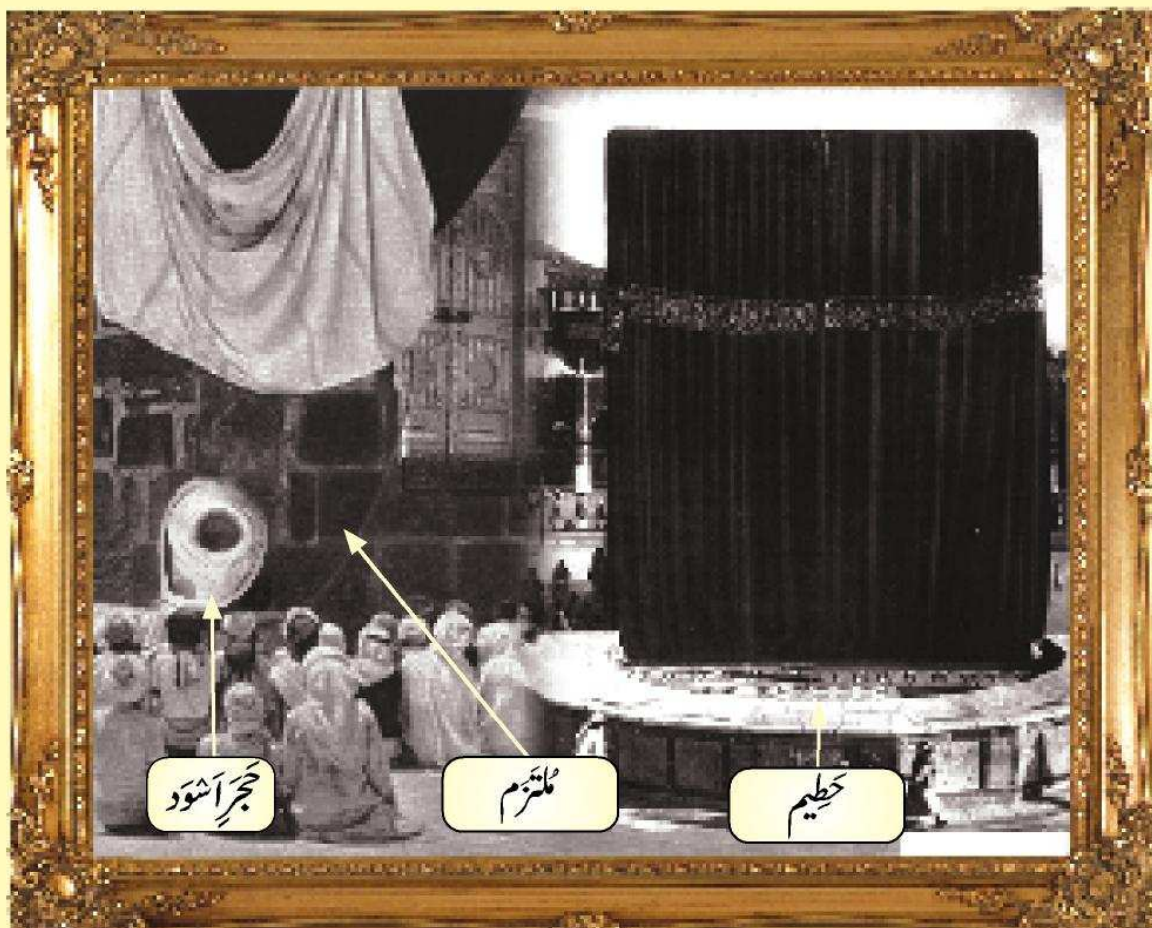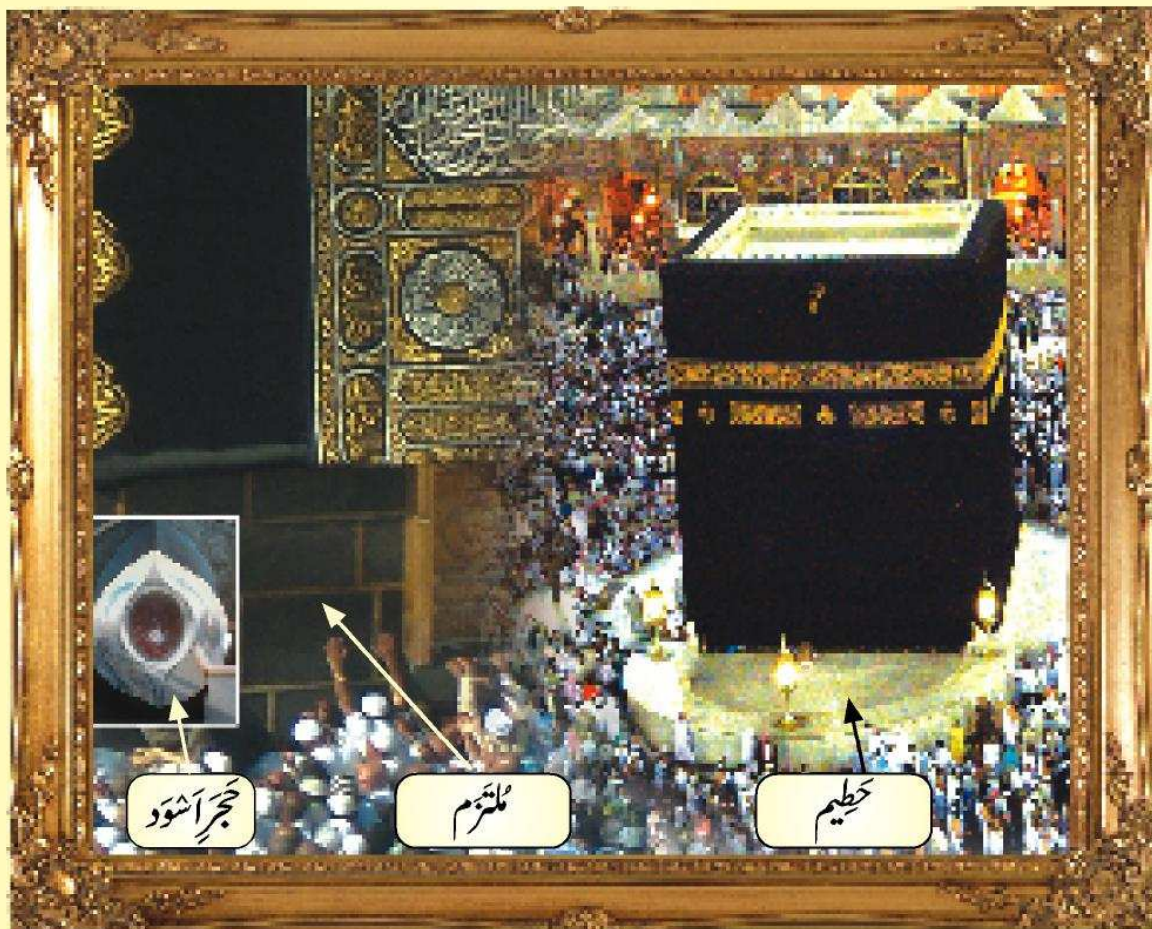
﴿23﴾ **رُکنِ یَمانی**: یہ یَمَن کی جانِب مغرِبی (WESTERN) کونا ہے۔

﴿24﴾ **بابُ الکعبہ**: رُکنِ اَسوَد اور رُکنِ عراقی کے بیچ کی مشرِقی دیوار میں زمین سے کافی بُلند سونے کا دروازہ ہے۔

﴿25﴾ **مُلْتَزَم**: رُکنِ اَسوَد اور بابُ الکعبہ کی درمیانی دیوار۔

﴿26﴾ **مُسْتَجار**: رُکنِ یَمانی اور شامی کے بیچ میں مغْرِبی دیوار کا وہ حصّہ جو ''مُلتَزَم'' کے مُقابِل یعنی عَین پیچھے کی سیدھ میں واقِع ہے۔

﴿27﴾ **مُسْتَجاب**: رُکنِ یَمانی اور رُکنِ اَسوَد کے بیچ کی جُنُوبی دیوار یہاں ستّر ہزار فِرِشتے دُعا پر **اٰمین** کہنے کے لئے مقرّر ہیں۔ اِسی لئے سَیِّدی اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے اِس مقام کا نام ''**مُستَجاب**'' (یعنی دُعا کی مقبولیّت کی جگہ) رکھا ہے۔

﴿28﴾ **حَطِیم**: **کعبۂ مُعَظَّمہ** زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کی شمالی دیوار کے پاس نِصْف (یعنی آدھے) دائرے (HALF CIRCLE) کی شکل میں فَصِیل (یعنی باؤنڈری) کے اندر کا حصّہ۔ ''حَطِیم'' کَعْبہ **شریف** ہی کا حصّہ ہے اور اُس میں داخِل ہونا عَین **کعبۃُ اللہ شریف** میں داخِل ہونا ہے۔

﴿29﴾ **مِیزابِ رَحْمت**: سونے کا پَرنالہ یہ رُکنِ عراقی و شامی کی شمالی

دیوار کی چھت پر نَصْب ہے اِس سے بارِش کا پانی ''حَطِیم'' میں نچھاوَر ہوتا ہے۔

﴿30﴾ **مَقامِ اِبراھِیم:** دروازۂ کَعْبہ کے سامنے ایک قُبّے (یعنی گنبد) میں وہ جنّتی پتّھر جس پر کھڑے ہوکر حضرتِ سَیِّدُ نا اِبراہیم خلیلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے کَعْبہ شریف کی عمارَت تعمیر کی اور یہ حضرتِ سَیِّدُ نا اِبراہیم خلیلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا زِندہ مُعجِزہ ہے کہ آج بھی اِس مُبارَک پتّھر پر آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے قَدَمَین شَرِیفَین کے نَقْش موجود ہیں۔

﴿31﴾ **بِیرِ زَم زَم:** مَکّۂ مُعَظَّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعۡظِیۡمًا کا وہ مقدّس کُنواں جو حضرتِ سَیِّدُ نا اِسمٰعیل عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے عالَمِ طُفُولِیَّت (یعنی بچپن شریف) میں آپ کے ننّھے ننّھے مُبارَک قدموں کی رَگَڑ سے جاری ہوا تھا۔ (تفسیرِ نعیمی ج۱ص ٦٩٤) اِس کا پانی دیکھنا، پینا اور بدن پر ڈالنا ثواب اور بیماریوں کے لئے شِفا ہے۔ یہ مُبارَک کنواں مقامِ اِبراہیم سے جُنُوب میں واقِع ہے۔ (اب کُنویں کی زِیارت نہیں ہوسکتی)

﴿32﴾ **بابُ الصَّفا:** مسجِدُ الْحرام کے جُنُوبی دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جس کے نزدیک ''کوہِ صَفا'' ہے۔

﴿33﴾ **کوہِ صَفا:** کَعبۂ مُعَظَّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعۡظِیۡمًا کے جُنُوب میں واقِع ہے۔

﴿34﴾ **کوہِ مَروَہ:** کوہِ صَفا کے سامنے واقِع ہے۔

﴿35﴾ **مِیلَیْن اَخضَرَین** : یعنی ''دو سبز نشان''۔ صَفا سے جانبِ مَروہ کچھ دُور چلنے کے بعد تھوڑے تھوڑے فاصلے پر دونوں طرف کی دیواروں اور چھت میں سبز لائٹیں لگی ہوئی ہیں۔ ان دونوں سبز نشانوں کے درمیان دورانِ سَعْی مَردوں کو دوڑنا ہوتا ہے۔

﴿36﴾ **مَسْعٰی**: مِیلَینِ اَخضَرَین کا درمیانی فاصلہ جہاں دورانِ سَعْی مَرد کو دوڑنا سُنَّت ہے۔

﴿37﴾ **مِیْقات**: اُس جگہ کو کہتے ہیں کہ مَکّۂ مُعَظَّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا جانے والے آفاقی کو بغیر اِحرام وہاں سے آگے جانا جائز نہیں، چاہے تجارت یا کسی بھی غرض سے جاتا ہو، یہاں تک کہ مَکّۂ مکرَّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کے رہنے والے بھی اگر مِیقات کی حُدُود سے باہَر (مَثَلاً طائِف یا مدینۂ مُنَوَّرہ) جائیں تو اُنھیں بھی اَب بِغیر اِحرام مَکّہ پاک زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا آنا ناجائز ہے۔

میقات پانچ ہیں

﴿38﴾ **ذُوالْحُلَیْفَہ**: مدینہ شریف سے مَکّہ پاک کی طرف تقریباً 10 کلومیٹر پر ہے جو مدینۂ مُنَوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کی طرف سے آنے والوں کے لئے ''مِیقات'' ہے۔ اَب اِس جگہ کا نام ''اَبیارِ علی'' کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم ہے۔

﴿39﴾ **ذَاتِ عِرق**: عراق کی جانب سے آنے والوں کے لئے مِیْقات ہے۔

﴿40﴾ **یَلَمْلَم**: یہ اہلِ یمن کی مِیْقات ہے اور پاک و ہند والوں کیلئے مِیْقات یَلَمْلَم کی مُحاذات ہے۔

﴿41﴾ **جُحْفَہ**: ملکِ شام کی طرف سے آنے والوں کیلئے مِیْقات ہے۔

﴿42﴾ **قَرْنُ الْمَنازِل**: نجد (موجودہ رِیاض) کی طرف سے آنے والوں کے لئے مِیْقات ہے۔ یہ جگہ طائف کے قریب ہے۔

﴿43﴾ **حَرَم**: **مَکَّۂ مُعَظَّمہ** زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کے چاروں طرف مِیلوں تک اِس کی حُدُود ہیں اور یہ زمین حُرمَت و تَقَدُّس کی وجہ سے ''حَرَم'' کہلاتی ہے۔ ہر جانب اِس کی حُدُود پر نِشان لگے ہیں۔ حَرَم کے جنگل کا شکار کرنا نیز خودرَو دَرَخْت اور تَر گھاس کاٹنا، حاجی، غیرِ حاجی سب کے لئے حرام ہے۔ جو شَخْص حُدُودِ حَرَم میں رہتا ہواُسے ''حَرَمی'' یا ''اَہلِ حَرَم'' کہتے ہیں۔

﴿44﴾ **حِل**: حُدُودِ حَرَم کے باہَر سے مِیْقات تک کی زمین کو ''حِل'' کہتے ہیں۔ اِس جگہ وہ چیزیں حَلال ہیں جو حَرَم کی وجہ سے حُدودِ حَرَم میں حرام ہیں۔ زمینِ حِل کا رہنے والا ''حِلّی'' کہلاتا ہے۔

﴿45﴾ **آفاقی**: وہ شَخْص جو ''مِیْقات'' کی حُدُود سے باہَر رہتا ہو۔

﴿46﴾ **تَنْعِیْم**: حُدودِ حَرَم سے خارِج وہ جگہ جہاں سے **مَکَّۂ مکرَّمہ** زادَھَا اللہُ

شَرَفاً وَّ تَعْظِیْمًا میں قِیام کے دَوران عُمرے کے لئے اِحْرام باندھتے ہیں اور یہ مَقام مسجِدُ الْحرام سے تقریباً 7 کلومیٹر جانِبِ مدینۂ مُنوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْمًا ہے، اب یہاں مسجدِ عائشہ بنی ہوئی ہے۔ اِس جگہ کو عوام ''چھوٹا عُمرہ'' کہتے ہیں۔

﴿47﴾ **جِعِرّانَہ**: حُدودِ حَرَم سے خارِج مَکّۂ مکرَّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْمًا سے تقریباً 26 کلومیٹر دُور طائِف کے راستے پر واقِع ہے۔ یہاں سے بھی دَورانِ قِیامِ مَکَّہ شریف عُمرے کا اِحْرام باندھا جاتا ہے۔ اِس مقام کو عوام ''بڑا عُمرہ'' کہتے ہیں۔

﴿48﴾ **مِنٰی**: مسجِدُ الْحرام سے پانچ کلومیٹر پر وہ وادی جہاں حاجی صاحِبان ایّامِ حج میں قِیام کرتے ہیں۔ ''مِنٰی'' حَرَم میں شامل ہے۔

﴿49﴾ **جَمرات**: مِنٰی میں واقِع تین مقامات جہاں کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ پہلے کا نام جَمْرَۃُ الْاُخْریٰ یا جَمْرَۃُ الْعَقَبَہ ہے۔ اِسے بڑا شیطان بھی بولتے ہیں۔ دوسرے کو جَمْرَۃُ الْوُسْطٰی (مَنجھلا شیطان) اور تیسرے کو جَمْرَۃُ الْاُولٰی (چھوٹا شیطان) کہتے ہیں۔

﴿50﴾ **عَرَفات**: مِنٰی سے تقریباً گیارہ کلومیٹر دُور میدان جہاں 9 ذُوالْحِجَّہ کو تمام حاجی صاحِبان جَمْع ہوتے ہیں۔ عَرَفات شریف حُدودِ حَرَم سے خارِج ہے۔

﴿51﴾ **جَبَلِ رَحْمت**: عَرَفات شریف کا وہ مقدّس پہاڑ جس کے قریب

وُقوف کرنا افضَل ہے۔

﴿52﴾ **مُزدَلِفہ**: ''منٰی'' سے عَرَفات کی طرف تقریباً 5 کلومیٹر پر واقِع میدان جہاں عَرَفات سے واپَسی پر رات بسر کرنا سُنّتِ مُؤَکدہ اور صُبحِ صادِق اور طلوعِ آفتاب کے دَرمِیان کم ازکم ایک لمحہ وُقوف واجِب ہے۔

﴿53﴾ **مُحَسِّر**: مُزْدَلِفہ سے ملا ہوا میدان، یہیں اَصحابِ فِیل پر عذاب نازِل ہوا تھا۔لہٰذا یہاں سے گزرتے وَقت تیزی سے گزرنا اور عذاب سے پناہ مانگنی چاہئے۔

﴿54﴾ **بَطنِ عُرَنَہ**: عَرَفات کے قریب ایک جنگل جہاں حاجی کا وُقوف دُرُست نہیں۔

﴿55﴾ **مَدعٰی**: مسجدِ حرام اور مَکّۂ مکرّمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعۡظِیۡمًا کے قبرِستان ''جَنَّتُ الْمَعْلٰی'' کے مابَین (کی درمیانی) جگہ جہاں دُعا مانگنا مُستَحَب ہے۔

بڑے دربار میں پہنچایا مجھ کو میری قسمت نے
میں صدقے جاؤں کیا کہنا مِرے اچّھے مُقدَّر کا (سامانِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دُعا قبول ہونے کے 29 مقامات مدینہ

محترم حاجیو! یوں تو حَرَمَینِ شَرِیفَین میں ہر جگہ اَنوار و تَجَلّیات کی چَھما چَھم برسات برس رہی ہے تاہم ''اَحۡسَنُ الۡوِعاء لِآدابِ الدُّعاء''

سے بعض دُعا قبول ہونے کے مخصوص مَقامات کا ذِکر کیا جاتا ہے۔تا کہ آپ اُن مَقامات پر مزید دِل جَمعی اور توجُّہ کے ساتھ دُعا کرسکیں۔

مَکّۂ مکرَّمہ زادھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیماً **کے مَقامات یہ ہیں:** ﴿1﴾ مَطاف ﴿2﴾ مُلتَزَم ﴿3﴾ مُستَجار ﴿4﴾ بیتُ اللّٰہ کے اَندر ﴿5﴾ میزابِ رَحمت کے نیچے ﴿6﴾ حَطِیم ﴿7﴾ حَجَرِ اَسوَد ﴿8﴾ رُکنِ یَمانی خُصوصاً جب دَورانِ طَواف وہاں سے گزر ہو ﴿9﴾ مَقامِ اِبراہیم کے پیچھے ﴿10﴾ زَم زَم کے کنویں کے قریب ﴿11﴾ صَفا ﴿12﴾ مَروہ ﴿13﴾ مَسعٰی خُصوصاً سبز میلوں کے درمیان ﴿14﴾ عَرَفات خُصوصاً موقِفِ نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نزدیک ﴿15﴾ مُزدَلِفہ خُصوصاً مَشعَرُ الْحرام ﴿16﴾ مِنٰی ﴿17﴾ تینوں جَمرات کے قریب ﴿18﴾ جب جب کَعبۂ مُشرَّفہ پر نظر پڑے۔ **مدینۂ مُنوَّرہ** زادھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیماً **کے مَقامات یہ ہیں:** ﴿19﴾ مسجدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ﴿20﴾ مُواجَھَہ شریف، اِمام اِبنُ الْجَزَرِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: دُعا یہاں قَبول نہ ہوگی تو کہاں قَبول ہوگی (حصن حصین ص ۳۱) ﴿21﴾ مِنبرِ اطہر کے پاس ﴿22﴾ مسجدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے سُتونوں کے نزدیک ﴿23﴾ مسجدِ قُبا شریف ﴿24﴾ مسجدُ الْفتح میں خُصوصاً بدھ کو ظہر و عَصر کے

دَرمِیان ﴿25﴾ باقی مساجِدِ طیّبہ جن کو سرکارِ مدینہ، سُکونِ قلب وسینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے نسبت ہے (مَثَلًا مسجِدِ غمامہ، مسجِدِ قِبلَتَین وغیرہ وغیرہ) ﴿26﴾ وہ مُبارَک کُنویں جنہیں سَرورِ کونین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے نسبت ہے ﴿27﴾ جَبَلِ اُحُد شریف ﴿28﴾ مَشاہِدِ مُبارَکہ[1] ﴿29﴾ مزاراتِ بقیع۔ تاریخی رِوایات کے مطابِق جنَّتُ الْبقیع میں تقریباً دس ہزار صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان آرام فرما ہیں۔

افسوس! 1926ء میں جنَّتُ الْبقیع کے مزارات کو شہید کردیا گیا اب جگہ جگہ مبارَک قبریں مِسمار کرکے وہاں راستے نکال دیئے گئے ہیں لہٰذا آج تک سگِ مدینہ عُفِیَ عنہ کو جنَّتُ الْبقیع کے اندر داخِلے کی جُرأَت نہیں ہوئی مَبادا (یعنی کہیں ایسا نہ ہو) کسی مزارِ فائضُ الْاَنوار پر پاؤں پڑ جائے اور مسئلہ بھی یِہی ہے کہ قَبرِ مسلم پر پاؤں رکھنا، بیٹھنا وغیرہ سب حرام ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ الْمدینہ کا مطبوعہ 48 صَفْحات پر مشتمل رسالہ، ''قَبْروالوں کی 25 حِکایات'' صَفْحہ 34 پر ہے: (قبرستان میں قبریں مٹا کر) جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اُس پر چلنا حرام ہے۔ (رَدُّالْمُحتار

مـــــــــدینـــــہ

[1] مَشاہِد جَمْع ہے مَشْہَد کی اور مَشْہَد کا معنیٰ ہے: ''حاضِر ہونے کی جگہ'' یہاں مُراد یہ ہے کہ جس جس مقام پر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لے گئے وہاں دُعا قَبول ہوتی ہے اور خُصُوصاً مکۂ مکرَّمہ اور مدینۂ منوَّرہ زادَھُمَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیمًا میں بے شمار مقامات پر آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف فرما ہوئے مَثَلًا حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقدّس باغ وغیرہ۔

ج ۱ ص ۶۱۲) **بلکہ نئے راستے کا صِرف گمان ہو تب بھی اُس پر چلنا ناجائز و گناہ** ہے۔(دُرِّمُختار ج ۳ ص ۱۸۳) لٰہذا عاشِقانِ رسول سے درخواست ہے کہ وہ باہَر ہی سے سلام عَرْض کریں۔ بقیع شریف کے صدر دروازے سے سلام عَرْض کرنا ضَروری نہیں، صحیح طریقہ یہ ہے کہ قبرِستان کے باہَر ایسی جگہ کھڑے ہوں جہاں آپ کی قِبلے کو پیٹھ ہو کہ اِس طرح مدفونینِ بقیع کے چِہروں کی طرف آپ کا رُخ ہو جائیگا۔

ہیں مَعاصی حد سے باہَر پھر بھی زاہِد غم نہیں
رَحْمتِ عالم کی اُمّت، بندہ ہوں غفّار کا (سامانِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حج کی تین قسمیں ہیں: ﴿1﴾ **قِران** ﴿2﴾ **تَمَتُّع** ﴿3﴾ **اِفْراد**

1 قِران: یہ سب سے اَفضَل ہے، قِران کرنے والا ''قارِن'' کہلاتا ہے، اِس میں عُمرہ اور حج کا اِحرام ایک ساتھ باندھا جاتا ہے مگر عُمرہ کرنے کے بعد ''قارِن'' حَلْق یا ''قَصْر'' نہیں کرواسکتا اِسے بدستور اِحْرام میں رہنا ہوگا، دسوِیں، گیارھوِیں یا بارھوِیں ذُوالْحِجَّہ کو قربانی کرنے کے

بعد حَلْق یا قَصْر کرواکے اِحْرام کھول دے۔

(2) تَمَتُّع: یہ حج ادا کرنے والا ''**مُتَمَتِّع**'' کہلاتا ہے۔ یہ اَشْہُرِ حج میں ''مِیْقات'' کے باہَر سے آنے والے ادا کرسکتے ہیں۔ مَثَلاً پاک و ہند سے آنے والے عُموماً **تَمَتُّع** ہی کیا کرتے ہیں کہ آسانی یہ ہے کہ اس میں عُمرہ تو ہوتا ہی ہے لیکن عُمرہ ادا کرنے کے بعد ''حَلْق یا قَصر'' کرواکے اِحْرام کھول دیا جاتا ہے اور پھر 8 **ذُو الحِجَّہ** یا اِس سے قَبْل حج کا اِحْرام باندھا جاتا ہے۔

(3) اِفراد: **اِفراد** کرنے والے حاجی کو ''مُفْرِد'' کہتے ہیں۔ اِس حج میں ''عُمرہ'' شامل نہیں ہے اِس میں صرف حج کا ''اِحْرام'' باندھا جاتا ہے۔ اہلِ مَکَّہ اور ''حِلِّی'' یعنی مِیْقات اور حُدُودِ حرم کے دَرمیان میں رہنے والے باشندے (مَثَلاً اہلیانِ جَدّہ شریف) ''حَجِّ اِفراد'' کرتے ہیں۔ قِران یا تمتُّع کریں گے تو دَم واجِب ہوگا، آفاقی چاہے تو ''اِفراد'' کرسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اِحرام باندھنے کا طریقہ: حج ہو یا عُمرہ اِحْرام باندھنے کا طریقہ دونوں کا ایک ہی ہے۔ ہاں نیَّت اور اُس کے اَلفاظ میں تھوڑا سا فرق ہے۔ نیَّت کا بیان اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آگے آرہا ہے۔ **پہلے اِحْرام**

باندھنے کا طریقہ مُلاحَظہ فرمائیے: ﴿۱﴾ ناخُن تَراشئے ﴿۲﴾ بغل اور ناف کے نیچے کے بال دُور کیجئے بلکہ پیچھے کے بال بھی صاف کر لیجئے ﴿۳﴾ مِسْواک کیجئے ﴿۴﴾ وُضو کیجئے ﴿۵﴾ خوب اچّھی طرح مَل کے غُسل کیجئے ﴿۶﴾ جِسْم اور اِحرام کی چادروں پر خوشبو لگائیے کہ یہ سُنَّت ہے، کپڑوں پر ایسی خوشبو (مَثَلاً خُشک عَنْبَر وغیرہ) نہ لگائیے جس کا جِرْم (یعنی تَہ) جَم جائے ﴿۷﴾ اِسلامی بھائی سِلے ہوئے کپڑے اُتار کر ایک نئی یا دُھلی ہوئی سفید چادر اوڑھیں اور ایسی ہی چادر کا تہبند باندھیں۔ (تہبند کے لئے لَٹّھا اور اَوڑھنے کے لئے تولیا ہو تو سُہُولت رہتی ہے، تہبند کا کپڑا موٹا لیجئے تا کہ بدن کی رنگت نہ چمکے اور تولیا بھی قدرے بڑی سائز کا ہو تو اچّھا) ﴿۸﴾ پاسپورٹ یا رقم وغیرہ رکھنے کے لئے جیب والا بیلٹ چاہیں تو باندھ سکتے ہیں۔ ریگزین کا بَیلٹ اکثر پَھٹ جاتا ہے، آگے کی طرف زِپ (zip) والا بٹوا لگا ہوا نائیلون (nylon) یا چمڑے کا بیلٹ کافی مضبوط ہوتا اور برسوں کام دے سکتا ہے۔

اِسلامی بہنوں کا اِحرام اِسلامی بہنیں حسبِ معمول سِلے ہوئے کپڑے پہنیں، دستانے اور موزے بھی پہن سکتی ہیں، وہ سَر بھی ڈھانپیں مگر چہرے پر چادر نہیں اَوڑھ سکتیں، غیر مَردوں سے چِہرہ چُھپانے کے لئے ہاتھ کا پنکھا یا کوئی کتاب وغیرہ سے ضَرورتاً آڑ کر لیں۔ اِحْرام

میں عورتوں کو کسی ایسی چیز سے مُنہ چُھپانا جو چہرے سے چِپٹی ہو حرام ہے۔

احرام کے نفل مدینہ

اگر مکروہ وَقت نہ ہو تو دو۲ رَکعت نماز نَفْل بہ نیّتِ اِحرام (مَرد بھی سَر ڈھانپ کر) پڑھیں، بہتر یہ ہے کہ پہلی رَکعت میں اَلْحمد شریف کے بعد قُلْ یٰۤاَیُّھَا الْکٰفِرُوْن اور دوسری رَکعت میں قُلْ ھُوَ اللّٰہ شریف پڑھیں۔

عُمرے کی نیّت مدینہ

اب اِسلامی بھائی سَر ننگا کر دیں اور اسلامی بہنیں سَر پر بدستور چادر اوڑھے رہیں اگر (عام دنوں کا) عُمرہ ہے تب بھی اور اگر حجِّ تَمتُّع کر رہے ہیں جب بھی عُمرے کی اِس طرح نیّت کریں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں عُمرے کا اِرادہ کرتا ہوں میرے لئے اِسے آسان اور اِسے میری طرف

مِنِّیْ وَاَعِنِّیْ عَلَیْھَا وَبَارِکْ لِیْ فِیْھَا ط نَوَیْتُ

سے قبول فرما اور اِسے (ادا کرنے میں) میری مدد فرما اور اِسے میرے لئے بابَرَکت فرما۔ میں

الْعُمْرَۃَ وَاَحْرَمْتُ بِھَا لِلّٰہِ تَعَالٰی ط

نے عُمرے کی نیّت کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اِس کا اِحرام باندھا۔

حج کی نیّت

مُفْرِد بھی اِسی طرح نیّت کرے اور **مُتَمَتِّع** بھی جب 8 **ذُوالْحِجَّہ** یا اِس سے قَبْل حج کا اِحرام باندھے مندرجۂ ذَیل اَلفاظ میں نیّت کرے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ وَاَعِنِّیْ عَلَیْہِ وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ ط نَوَیْتُ الْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِہٖ لِلّٰہِ تَعَالٰی ط

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں حج کا اِرادہ کرتا ہوں اس کو تُو میرے لئے آسان کر دے اور اِسے مجھ سے قبول فرما اور اِس میں میری مدد فرما اور اِسے میرے لئے بابَرَکت فرما۔ میں نے حج کی نیّت کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے اِس کا اِحرام باندھا۔

حجِ قِران کی نیّت

قارِن "عُمرہ اور حج" دونوں کی ایک ساتھ نیّت کرے گا، چُنانچہ وہ اِس طرح نیّت کرے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ وَالْحَجَّ فَیَسِّرْھُمَا

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں عُمرہ اور حج دونوں کا اِرادہ کرتا ہوں، تُو اِنھیں میرے لئے آسان کر دے

لِیْ وَتَقَبَّلْھُمَا مِنِّیْ ط نَوَیْتُ الْعُمْرَۃَ وَالْحَجَّ

اور انھیں میری طرف سے قبول فرما۔ میں نے عُمرہ اور حج دونوں کی نیّت کی

وَاَحْرَمْتُ بِھِمَا مُخْلِصًا لِّلّٰہِ تَعَالٰی ط

اور خالِصۃً اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اِن دونوں کا اِحْرام باندھا۔

لبیک خواہ عُمرے کی نیّت کریں یا حج کی یا حجِّ قِران کی تینوں صورتوں میں نیّت کے بعد کم از کم ایک بار لَبَّیْک کہنا لازِمی ہے اور تین بار کہنا افضل۔ لَبَّیْک یہ ہے:

لَبَّیْکَ ط اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ط لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ط

میں حاضِر ہوں، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں حاضِر ہوں، (ہاں) میں حاضِر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضِر ہوں،

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ ط لَاشَرِیْکَ لَکَ ط

بے شک تمام خوبیاں اور نعمتیں تیرے لئے ہیں اور تیرا ہی مُلک بھی، تیرا کوئی شریک نہیں۔

اے مدینے کے مسافِرو! آپ کا اِحرام شُروع ہوگیا، اب یہ لَبَّیْک ہی آپ کا وَظیفہ اور وِرْد ہے، اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے اِس کا خوب وِرْد کیجئے۔

دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ﴿1﴾ جب لَبَّیْک کہنے

والا لَبَّیْک کہتا ہے تو اسے خوشخبری دی جاتی ہے۔ عَرض کی گئی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کیا جنَّت کی خوشخبری دی جاتی ہے؟ اِرشاد فرمایا: ''ہاں'' (مُعجَم اَوسَط ج ٥ ص ٤١٠ حدیث ٧٧٧٩) ﴿2﴾ جب مسلمان ''لَبَّیْک'' کہتا ہے تو اُس کے دائیں اور بائیں زمین کے آخِری سِرے تک جو بھی پتّھر، دَرَخْت اور ڈھیلا ہے وہ سب لَبَّیْک کہتے ہیں۔ (تِرمِذی ج ٢ ص ٢٢٦ حدیث ٨٢٩)

معنٰی پر نظر رکھتے ہوئے لَبَّیْک پڑھیے

اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے بے دلی سے پڑھنے کے بجائے نہایت خُشوع وخُضوع کے ساتھ معنیٰ پر نظر رکھتے ہوئے لَبَّیْک پڑھنا مناسِب ہے۔ اِحْرام باندھنے والا لَبَّیْک کہتے وَقْت اپنے پیارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مُخاطِب ہوتا ہے اور عَرْض کرتا ہے: لَبَّیْک یعنی ''میں حاضِر ہوں'' اپنے ماں باپ کو اگر کوئی یِہی الفاظ کہے تو یقیناً توجُّہ سے کہے گا، پھر اپنے پَروَرْدَگار عَزَّوَجَلَّ سے عَرْض ومَعروض میں کتنی توجُّہ ہونی چاہیے یہ ہر ذِی شُعُور سمجھ سکتا ہے۔ اسی بِنا پر حضرتِ سیِّدُنا علّامہ علی قاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ البَارِی فرماتے ہیں: ایک فَرْد لَبَّیْک کے الفاظ پڑھائے اور دوسرے اُس کے پیچھے پیچھے پڑھیں یہ مُسْتَحَب نہیں بلکہ ہر فَرْد خود تَلْبِیہ پڑھے۔ (اَلْمَسلَکُ الْمُتَقَسِّط لِلقاری ص ١٠٣)

لبیک کہنے کے بعد کی ایک سنّت

لَبَّیک سے فارِغ ہونے کے بعد دُعا مانگنا سُنَّت ہے، جیسا کہ حدیثِ مُبارَکہ میں ہے کہ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب لَبَّیک سے فارِغ ہوتے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے اُس کی خوشنودی اور جنَّت کا سُوال کرتے اور جہنَّم سے پناہ مانگتے۔ (مُسنَدِ اِمام شافعی ص ۱۲۳) یقیناً ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ خوش ہے، بِلا شُبہ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم قَطْعی جنَّتی بلکہ بَعطائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ مالِکِ جنَّت ہیں مگر یہ سب دُعائیں دیگر بَہُت ساری حکمتوں کے ساتھ ساتھ اُمّت کی تعلیم کے لیے بھی ہیں کہ ہم بھی سنَّت سمجھ کر دُعا مانگ لیا کریں۔

"اللھم لبیک" کے نو حُروف کی نسبت سے لبیک کے 9 مَدَنی پھول

﴿1﴾ اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، وُضو بے وُضو ہر حال میں لَبَّیک کہئے ﴿2﴾ خُصُوصاً چڑھائی پر چڑھتے، ڈھلوان اُترتے (سیڑھیوں پر چڑھتے اُترتے)، [۲] دو قافلوں کے ملتے، صُبح وشام، پچھلی رات اور [۵] پانچوں وَقْت کی نَمازوں کے بعد، غَرَض کہ ہر

حالت کے بدلنے پر لَبَّیْک کہے ﴿3﴾ جب بھی لَبَّیک شُروع کریں کم ازکم تین بار کہیں ﴿4﴾ ''مُعْتَمِر''یعنی عُمرہ کرنے والا اور ''مُتَمَتِّع''بھی عُمرہ کرتے وَقْت جب کَعْبۂ مُشَرَّفہ کا طواف شُروع کرے اُس وَقْت حَجَرِ اَسْوَد کا پہلا اِستِلام کرتے ہی ''لَبَّیْک'' کہنا چھوڑ دے ﴿5﴾ ''مُفْرِد''اور ''قارِن'' لَبَّیْک کہتے ہوئے **مَکَّۂ مُعَظَّمہ** زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعظِیمًا میں ٹھہریں کہ ان کی لَبَّیْک اور مُتَمَتِّع جب حج کا اِحرام باندھے اس کی لَبَّیْک 10 ذُوالْحِجَّۃِ الْحرام شریف کو جَمْرَۃُ الْعَقَبہ (یعنی بڑے شیطان) کو پہلی کنکری مارتے وَقْت خَتْم ہوگی ﴿6﴾ **اِسلامی بھائی** بہ آوازِ بُلند لَبَّیْک کہا کریں مگر آواز اِتنی بھی بُلند نہ کریں کہ اِس سے خود کو یا کسی دوسرے کو تکلیف ہو ﴿7﴾ اِسلامی بہنیں جب بھی لَبَّیک کہیں دھیمی آواز سے کہیں اور یہ بھی یاد رکھیں کہ علاوہ حج کے بھی جب کبھی جو کچھ پڑھیں اُس تَلَفُّظ کی ادائیگی میں اِتنی آواز لازِمی ہے کہ اگر بہرا پَن یا شور وغُل نہ ہو تو خود سُن سکیں ﴿8﴾ اِحرام کے لئے نِیَّت شَرْط ہے اگر بِغیر نِیَّت لَبَّیْک کہی اِحرام نہ ہوا، اِسی طرح تنہا نِیَّت بھی کافی نہیں جب تک لَبَّیْک یا اِس کے قائم مقام کوئی اور چیز نہ ہو (عالمگیری ج ۱ ص ۲۲۲) ﴿9﴾ اِحرام کے لئے ایک بار زَبان سے لَبَّیْک کہنا ضَروری ہے اور اگر اس کی جگہ سُبْحٰنَ اللہ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ یا کوئی اور ذِکْرُ اللہ کیا اور

اِحْرام کی نِیَّت کی تو اِحْرام ہو گیا مگر سنّت لَبَّیْک کہنا ہے۔ (ایضاً)

کروں خوب اِحْرام میں لبّیک کی تکرار
دے حج کا شَرَف ہر برس ربِّ غفّار

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نیّت کے مُتعلِّق ضَروری ہدایت

یاد رکھئے! نِیَّت دِل کے اِرادے کو کہتے ہیں۔ خواہ نَماز، روزہ، اِحْرام کچھ بھی ہو، اگر دِل میں نیّت موجود نہ ہو تو صِرْف زَبان سے نیّت کے اَلفاظ ادا کر لینے سے نیّت نہیں ہو سکتی اور نیّت کے اَلفاظ عَرَبی زَبان میں کہنا ضَروری نہیں، اپنی مادَری زَبان میں بھی کہہ سکتے ہیں بلکہ زَبان سے کہنا لازِمی نہیں، صِرْف دِل میں اِرادہ بھی کافی ہے۔ ہاں زَبان سے کہہ لینا اَفضَل ہے اور عَرَبی زَبان میں زِیادہ بہتر کیونکہ یہ ہمارے مَکّی مَدَنی سُلطان، رَحْمتِ عالَمیان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی میٹھی میٹھی زَبان ہے۔ عَرَبی زَبان میں جب نیّت کے اَلفاظ کہیں تو اُس کے معنٰی بھی ضَرور ذِہن میں ہونے چاہئیں۔

اِحْرام کے معنیٰ مدینہ

اِحْرام کے لفظی معنیٰ ہیں: حرام کرنا کیوں کہ اِحْرام باندھنے والے پر بعض حلال باتیں بھی حرام ہوجاتی ہیں، اِحْرام والے اِسلامی بھائی کو مُحْرِم اور اِسلامی بہن کو مُحرِمَہ کہتے ہیں۔

اِحرام میں یہ باتیں حرام ہیں مدینہ

﴿1﴾ اِسلامی بھائی کو سِلائی کیا ہوا کپڑا پہننا ﴿2﴾ سَر پر ٹوپی اوڑھنا، عمامہ یا رُومال وغیرہ باندھنا ﴿3﴾ مَرْد کا سر پر کپڑے کی گٹھڑی اُٹھانا (اِسلامی بہنیں سَر پر چادر اوڑھیں اور اِنھیں سَر پر کپڑے کی گٹھری اُٹھانا منع نہیں) ﴿4﴾ مَرْد کا دَستانے پہننا۔ (اِسلامی بہنوں کو منع نہیں) ﴿5﴾ اِسلامی بھائی ایسے موزے یا جوتے نہیں پہن سکتے جو وَسطِ قدم (یعنی قدم کے بیچ کا اُبھار) چُھپائیں، (ہَوائی چپّل مناسِب ہیں) ﴿6﴾ جِسْم، لباس یا بالوں میں خوشبو لگانا ﴿7﴾ خالِص خوشبو مَثَلاً اِلائچی، لونگ، دار چینی، زَعْفران، جاوَتَّری کھانا یا آنچل میں باندھنا، یہ چیزیں اگر کسی کھانے یا سالن وغیرہ میں ڈال کر پکائی گئی ہوں اب چاہے خوشبو بھی دے رہی ہوں تو بھی کھانے میں حَرَج نہیں ﴿8﴾ جِماع کرنا یا بوسہ، مساس (یعنی چُھونا)، گلے لگانا، اَندامِ نِہانی (عورت کی شَرْمگاہ) پر نگاہ ڈالنا جبکہ یہ آخِری چاروں یعنی جِماع کے علاوہ کام بشَہْوَت ہوں ﴿9﴾ فُحْش اور ہر قِسْم کا گناہ ہمیشہ حرام تھا اب اور بھی سَخْت حرام ہوگیا

﴿10﴾ کسی سے دُنیوی لڑائی جھگڑا ﴿11﴾ جنگل کا شِکار کرنا یا کسی طرح بھی اِس پر مُعاوِن ہونا، اِس کا گوشت یا انڈا وغیرہ خریدنا، بیچنا یا کھانا ﴿12﴾ اپنا یا دوسرے کا ناخُن کترنا یا دوسرے سے اپنے ناخُن کتروانا ﴿13﴾ سَر یا داڑھی کے بال کاٹنا، بغلیں بنانا، مُوئے زیرِ ناف لینا، بلکہ سَر سے پاؤں تک کہیں سے کوئی بال جُدا کرنا ﴿14﴾ وَسمہ یا مہندی کا خِضاب لگانا ﴿15﴾ زَیتون کا یا تِل کا تیل چاہے بے خوشبو ہو، بالوں یا جِسْم پر لگانا ﴿16﴾ کسی کا سَر مُونڈنا خواہ وہ اِحْرام میں ہو یا نہ ہو۔ (ہاں اِحْرام سے باہَر ہونے کا وَقْت آ گیا تو اب اپنا یا دوسرے کا سر مُونڈ سکتا ہے) ﴿17﴾ جُوں مارنا، پھینکنا، کسی کو مارنے کے لئے اِشارہ کرنا، کپڑا اُس کے مارنے کے لئے دھونا یا دھوپ میں ڈالنا، بالوں میں جُوں مارنے کے لئے کسی قِسْم کی دَوا وغیرہ ڈالنا، غرضیکہ کسی طرح اُس کے ہَلاک پر باعِث ہونا۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۰۷۸، ۱۰۷۹)

اِحْرام میں یہ باتیں مکروہ ہیں

﴿1﴾ جِسْم کا مَیل چُھڑانا ﴿2﴾ بال یا جِسْم صابون وغیرہ سے دھونا ﴿3﴾ کنگھی کرنا ﴿4﴾ اِس طرح کُھجانا کہ بال ٹُوٹنے یا جُوں گرنے کا اَندیشہ ہو ﴿5﴾ کُرتا یا شَیروانی وغیرہ پہننے کی طرح کندھوں پر ڈالنا ﴿6﴾ جان بوجھ کر خوشبو سونگھنا ﴿7﴾ خوشبودار پھل یا پتّا مَثَلاً لیموں، پودینہ، نارنگی وغیرہ سونگھنا (کھانے میں مُضایقہ نہیں) ﴿8﴾

عِطْر فَروش کی دُکان پر اِس نیَّت سے بیٹھنا کہ خوشبو آئے ﴿9﴾ مہکتی خوشبو ہاتھ سے چُھونا جب کہ ہاتھ پر نہ لگ جائے ورنہ حرام ہے ﴿10﴾ کوئی ایسی چیز کھانا یا پینا جس میں خوشبو پڑی ہو اور نہ وہ پکائی گئی ہو نہ بُو زائل (یعنی خَتْم) ہوگئی ہو ﴿11﴾ غلافِ کَعْبہ کے اندر اِس طرح داخِل ہونا کہ غلاف شریف سَر یا مُنہ سے لگے ﴿12﴾ ناک وغیرہ مُنہ کا کوئی بھی حصّہ کپڑے سے چُھپانا ﴿13﴾ بے سِلا کپڑا رَفو کیا ہوا یا پیوَند لگا ہوا پہننا ﴿14﴾ تکیہ پر مُنہ رکھ کر اَوندھا لیٹنا (اِحْرام کے علاوہ بھی اوندھا سونا مَنْع ہے کہ حدیثِ پاک میں اس طرح سونے کو جہنَّمیوں کا طریقہ کہا گیا ہے) ﴿15﴾ تعویذ اگرچہ بے سِلے کپڑے میں لپیٹا ہوا ہو، اُسے باندھنا مکروہ ہے۔ ہاں اگر بے سِلے کپڑے میں لپیٹا ہوا تعویذ بازو وغیرہ پر باندھا نہیں بلکہ گلے میں ڈال لیا تو حَرَج نہیں ﴿16﴾ سر یا مُنہ پر پٹّی باندھنا ﴿17﴾ بِلا عُذْر بدن پر پٹّی باندھنا ﴿18﴾ بناؤ سِنگھار کرنا ﴿19﴾ چادر اوڑھ کر اِس کے سِروں میں گرہ دے لینا جب کہ سَر کُھلا ہو ورنہ حرام ہے ﴿20﴾ تہبند کے دونوں کناروں میں گرہ دینا ﴿21﴾ رقم وغیرہ رکھنے کی نیَّت سے جیب والا بیلٹ باندھنے کی اِجازَت ہے۔ البتّہ صِرْف تہبند کو کَسنے کی نیَّت سے بیلٹ یا رسّی وغیرہ باندھنا مکروہ ہے۔

(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۰۷۹، ۱۰۸۰)

﴿1﴾ مِسواک کرنا ﴿2﴾ انگوٹھی پہننا[ا] ﴿3﴾ بے خوشبو سُرمہ لگانا۔ لیکن مُحْرِم کے لئے بِلاضَرورت اِس کا استِعمال مکروہِ تنزیہی ہے۔ (خوشبودار دار سُرمہ ایک یا دو بار لگایا تو ''صَدَقہ'' ہے اور تین یا اس سے زائد میں ''دَم'') ﴿4﴾ بے مَیل چُھڑائے غُسْل کرنا ﴿5﴾ کپڑے دھونا۔ (مگر جُوں مارنے کی غَرَض سے حرام ہے) ﴿6﴾ سَر یا بدن اِس طرح آہِستہ سے کُھجانا کہ بال نہ ٹوٹیں ﴿7﴾ چَھتْری لگانا یا کسی چیز کے سائے

مدینہ

[ا] انگوٹھی کے بارے میں عَرْض ہے کہ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی خدمت باعَظَمت میں ایک صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیتل کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھے۔ میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا بات ہے کہ تم سے بُت کی بُو آتی ہے؟ انہوں نے وہ (پیتل کی) انگوٹھی اُتار کر پھینک دی پھر لوہے کی انگوٹھی پہن کر حاضِر ہوئے۔ فرمایا: کیا بات ہے کہ تم جہنَّمیوں کا زیور پہنے ہوئے ہو؟ انہوں نے اسے بھی پھینک دیا پھر عَرْض کی: یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم! کیسی انگوٹھی بنواؤں؟ فرمایا: چاندی کی بناؤ اور ایک مِثْقال پورا نہ کرو۔ (ابو داوٗد ج ٤ ص ١٢٢ حدیث ٤٢٢٣) یعنی ساڑھے چار ماشہ سے کم وَزْن کی ہو۔ اسلامی بھائی جب کبھی انگوٹھی پہنیں تو صِرْف چاندی کی ساڑھے چار ماشہ (یعنی 4 گرام 374 ملی گرام) سے کم وَزْن چاندی کی ایک ہی انگوٹھی پہنیں ایک سے زیادہ نہ پہنیں اور اس ایک انگوٹھی میں نگینہ بھی ایک ہی ہو ایک سے زیادہ نگینے نہ ہوں اور بغیر نگینے کے بھی نہ پہنیں۔ نگینے کے وزن کی کوئی قید نہیں۔ چاندی یا کسی اور دھات کا چَھلّا (چاہے مدینۂ منورہ ہی کا کیوں نہ ہو) یا چاندی کے بیان کردہ وَزْن وغیرہ کے علاوہ کسی بھی دھات (مَثَلاً سونا، تانبا، لوہا، پیتل، اسٹیل وغیرہ) کی انگوٹھی نہیں پہن سکتے۔ سونے چاندی یا کسی بھی دھات کی زنجیر گلے میں پہننا گناہ ہے۔ اسلامی بہنیں سونے چاندی کی انگوٹھیاں اور زنجیریں وغیرہ پہن سکتی ہیں، وَزْن اور نگینوں کی کوئی قید نہیں۔ (انگوٹھی کے بارے میں تفصیلی معلومات کیلئے، فیضانِ سنّت جلد۲ کے باب ''نیکی کی دعوت'' (حصہ اوّل) صَفْحہ 408 تا 412 کا مُطالعہ فرمایئے)

میں بیٹھنا ﴿8﴾ چادر کے آنچلوں کو تہبند میں گھرسنا ﴿9﴾ داڑھ اُکھاڑنا ﴿10﴾ ٹوٹے ہوئے ناخن جُدا کرنا ﴿11﴾ پھُنْسی توڑ دینا ﴿12﴾ آنکھ میں جو بال نکلے، اُسے جُدا کرنا ﴿13﴾ ختنہ کرنا ﴿14﴾ فَصْد (بِغیر بال مُونڈے) پَچھنے (حجامت) کروانا ﴿15﴾ چیل، کوّا، چوہا، چھُپکلی، گرگٹ، سانپ، بچّھو، کھٹمل، مچّھر، پِسّو، مکّھی وغیرہ خبیث اور موذی جانوروں کو مارنا۔ (حَرَم میں بھی ان کو مار سکتے ہیں) ﴿16﴾ سَر یا مُنہ کے علاوہ کسی اور جگہ زَخْم پر پٹّی باندھنا[1] ﴿17﴾ سَر یا گال کے نیچے تکیہ رکھنا ﴿18﴾ کان کپڑے سے چھُپانا ﴿19﴾ سَر یا ناک پر اپنا یا دوسرے کا ہاتھ رکھنا (کپڑا یا رُومال نہیں رکھ سکتے) ﴿20﴾ ٹھوڑی سے نیچے داڑھی پر کپڑا آنا ﴿21﴾ سَر پر سینی (یعنی دھات کا بنا ہوا خوان) یا غلّے کی بوری اُٹھانا جائز ہے مگر سَر پر کپڑے کی گٹھڑی اُٹھانا حرام ہے۔ ہاں "مُحْرِمَہ" دونوں اُٹھا سکتی ہے ﴿22﴾ جس کھانے میں اِلا یچی، دارچینی، لونگ وغیرہ پکائی گئی ہوں اگرچِہ اُن کی خوشبو بھی آرہی ہو (مَثَلاً قورمہ، بِریانی، زردہ وغیرہ) اُس کا کھانا یا بے پکائے جس کھانے پینے میں کوئی خوشبو ڈالی ہوئی ہو وہ بُو نہیں دیتی، اُس کا کھانا پینا ﴿23﴾ گھی یا چربی یا

مــــــــــدینہ

[1] مجبوری کی صورت میں سَر یا منہ پر پٹّی باندھ سکتے ہیں مگر اس پر کفّارہ دینا ہوگا۔ (اس کا مسئلہ صَفْحَہ 315 پر مُلاحَظہ فرمائیں)

کڑوا تیل یا بادام یا ناریل یا کدّو، کاہُو کا تیل جس میں خوشبو نہ ڈالی ہوئی ہو اُس کا بالوں یا جِسْم پر لگانا ﴿24﴾ ایسا جوتا پہننا جائز ہے جو قدم کے وَسْط کے جوڑ یعنی قدم کے بیچ کی اُبھری ہوئی ہڈّی کو نہ چُھپائے۔ (لہٰذا مُحْرِم کے لئے اِسی میں آسانی ہے کہ وہ ہَوائی چپّل پہنے) ﴿25﴾ بے سِلے ہوئے کپڑے میں لپیٹ کر تعویذ گلے میں ڈالنا ﴿26﴾ پالتو جانور مَثَلاً اُونٹ، بکری، مُرغی، گائے وغیرہ کو ذَبْح کرنا اُس کا گوشْت پکانا، کھانا۔ اُس کے انڈے توڑنا، بھوننا، کھانا۔ (بہارِ شریعت ج۱ص ۱۰۸۱، ۱۰۸۲)

مرد و عورت کے اِحرام میں فرق

اِحْرام کے مذکورۂ بالا مسائل میں مَرد و عورت دونوں برابر ہیں تاہَم چند باتیں اِسلامی بہنوں کے لئے جائز ہیں۔ آج کل اِحرام کے نام پر سِلے سِلائے ''اسکارف'' بازار میں بِکتے ہیں، معلومات کی کمی کی بِنا پر اسلامی بہنیں اُسی کو اِحْرام سمجھتی ہیں، حالانکہ ایسا نہیں، حسبِ معمول سِلے ہوئے کپڑے پہنیں۔ ہاں اگر مذکورہ اسکارف کو شَرْعاً ضَروری نہ سمجھیں اور ویسے ہی پہننا چاہیں تو مَنْع نہیں۔

﴿۱﴾ سَر چُھپانا، بلکہ اِحْرام کے علاوہ بھی نَماز میں اور نامَحْرم (جن میں خالو، پھوپھا، بہنوئی، ماموں زاد، چچازاد، پھوپھی زاد، خالہ زاد اور خُصوصِیَّت کے ساتھ دیور و جیٹھ بھی شامل ہیں) کے سامنے فَرْض ہے۔ نامَحْرموں کے سامنے عورت کا اِس طرح آجانا کہ

سَر کھلا ہوا ہو یا اِتنا باریک دوپٹّا اوڑھا ہُوا ہو کہ بالوں کی سیاہی چمکتی ہو علاوہ اِحْرام کے بھی حرام ہے اور اِحْرام میں سَخْت حرام ﴿۲﴾ مُحْرِمہ جب سَر چُھپا سکتی ہے تو کپڑے کی گٹھڑی سَر پر اُٹھانا بَدَرَجۂ اَولیٰ جائز ہوا ﴿۳﴾ سِلا ہوا تعویذ گلے یا بازو میں باندھنا ﴿۴﴾ غلافِ کَعْبۂ مُشَرَّفہ میں یوں داخِل ہونا کہ سَر پر رہے مُنہ پر نہ آئے کہ اِسے بھی مُنہ پر کپڑا اڈالنا حرام ہے۔ (آج کل غلافِ کعبہ پر لوگ خوب خوشبو چھڑکتے ہیں لہٰذا اِحْرام میں اِحتِیاط کریں) ﴿۵﴾ دَستانے، موزے اور سِلے کپڑے پہننا ﴿۶﴾ اِحْرام میں مُنہ چُھپانا عورت کو بھی حرام ہے، نامَحْرم کے آگے کوئی پنکھا (یا گتّا) وغیرہ مُنہ سے بچا ہوا سامنے رکھے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۰۸۳) ﴿۷﴾ اِسلامی بہن پی کیپ والا نِقاب بھی پہن سکتی ہے مگر یہ اِحتِیاط ضَروری ہے کہ چہرے سے مَس (TOUCH) نہ ہو۔ اِس میں یہ اندیشہ رہے گا کہ تیز ہوا چلے اور نِقاب چہرے سے چپک جائے یا بے تَوَجُّہی میں پسینہ وغیرہ اُسی نِقاب سے پُونچھنے لگے، لہٰذا سَخْت اِحتِیاط رکھنی ہوگی۔

”حج کا اِحرام“ کے نو حُرُوف کی نسبت سے اِحرام کی 9 مُفید اِحتیاطیں

﴿۱﴾ اِحْرام خریدتے وَقْت کھول کر دیکھ لیجئے ورنہ روانگی کے مَوقَع پر پہنتے

وَقْت چھوٹا بڑا نکلا تو سَخْت آزمائش ہوسکتی ہے ﴿۲﴾ روانگی سے چند روز قَبْل گھر ہی میں اِحْرام باندھنے کی مَشْق کر لیجئے ﴿۳﴾ اُوپر کی چادر تو لیے کی اور تہبند موٹے لٹّھے کا رکھئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نَمازوں میں بھی سَہُولت رہے گی اور مِنٰی شریف وغیرہ میں ہوا سے اُڑنے کا اِمکان بھی کم ہو جائیگا ﴿٤﴾ اِحْرام اور بیلٹ وغیرہ باندھ کر گھر میں کچھ چل پھر لیجئے تا کہ مَشْق ہو جائے، ورنہ باندھ کر ایک دم سے چلنے پھرنے میں تہبند خوب ٹائٹ ہونے یا کُھل جانے وغیرہ کی صورت میں پریشانی ہوسکتی ہے ﴿۵﴾ خُصُوصاً لٹّھے کا اِحرام عمدہ اور موٹے کپڑے کا لیجئے ورنہ پتلا کپڑا ہوا اور پسینہ آیا تو تہبند چپک جانے کی صورت میں رانوں وغیرہ کی رنگت ظاہر ہوسکتی ہے۔ بعض اوقات تہبند کا کپڑا اتنا باریک ہوتا ہے کہ پسینہ نہ ہو تب بھی رانوں وغیرہ کی رنگت چمکتی ہے۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 496 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**نَماز کے اَحکام**'' صَفْحہ 194 پر ہے: اگر ایسا باریک کپڑا پہنا جس سے بدن کا وہ حصّہ جس کا نَماز میں چُھپانا فَرْض ہے نظر آئے یا جِلد کا رنگ ظاہر ہو نَماز نہ ہوگی۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۱ ص ۵۸) آج کل باریک کپڑوں کا رَواج بڑھتا جا رہا ہے۔ ایسے باریک کپڑے کا پاجامہ پہننا جس سے ران یا سَتر کا کوئی حصّہ چمکتا ہو عِلاوہ نَماز کے بھی پہننا **حرام** ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۴۸۰) ﴿٦﴾ نیّت سے قَبْل اِحْرام پر

خوشبو لگانا سنّت ہے، بے شک لگایئے مگر لگانے کے بعد عِطْر کی شیشی بیلٹ کی جیب میں مت ڈالئے۔ ورنہ نیّت کے بعد جیب میں ہاتھ ڈالنے کی صورت میں خوشبو لگ سکتی ہے۔ اگر ہاتھ میں اتنا عِطْر لگ گیا کہ دیکھنے والے کہیں کہ ''زیادہ ہے'' تو دَم واجِب ہو گا اور کم کہیں تو صَدَقہ۔ اگر عِطْر کی تری وغیرہ نہیں لگی ہاتھ میں صِرْف مَہک آ گئی تو کوئی کفّارہ نہیں۔ بیگ میں بھی رکھنا ہو تو کسی شاپر وغیرہ میں لپیٹ کر خوب اِحتِیاط کی جگہ رکھئے ﴿۷﴾ اُوپر کی چادر دُرُست کرنے میں یہ اِحتِیاط رکھئے کہ اپنے یا کسی دوسرے مُحْرِم کے سَر یا چِہرے پر نہ پڑے۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہ نے بھیڑ بھاڑ میں احْرام دُرُست کرنے والوں کی چادروں میں دیگر مُحْرِموں کے مُنڈے ہوئے سَر پھنستے دیکھے ہیں ﴿۸﴾ کئی مُحْرِم حضرات کے اِحْرام کا تہبند ناف کے نیچے ہوتا ہے اور اُوپر کی چادر پیٹ پر سے اکثر سَرکتی رہتی اور ناف کے نیچے کا کچھ حصّہ سب کے سامنے ظاہِر ہوتا رہتا ہے اور وہ اِس کی پرواہ نہیں کرتے، اِسی طرح چلتے پھرتے اور اُٹھتے بیٹھتے وَقْت بے اِحتِیاطی کے باعِث بعض اِحْرام والوں کی ران وغیرہ بھی دوسروں پر ظاہِر ہو جاتی ہے۔ برائے مہربانی! اِس مسئلے کو یاد رکھئے کہ ناف کے نیچے سے لے کر گُھٹنوں سَمیت جِسْم کا سارا حصّہ ستر ہے اور اِس میں سے تھوڑا سا حصّہ بھی بِلا اجازتِ شَرْعی دوسروں کے آگے کھولنا حرام ہے۔ سَتْر کے یہ مسائل صِرْف اِحْرام کے ساتھ مَخصوص

نہیں۔ اِحْرام کے علاوہ بھی دوسروں کے آگے اپنا سَتْر کھولنا یا دوسروں کے کھلے سَتْر کی طرف نَظَر کرنا حرام ہے ﴿۹﴾ بعضوں کے اِحْرام کا تہبند ناف کے نیچے ہوتا ہے اور بے احتِیاطی کی وجہ سے **مَعَاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دوسروں کی موجودگی میں پَیڑُو[1] کا کچھ حصّہ کھلا رہتا ہے۔ **بہارِشریعت** میں ہے: نَماز میں چوتھائی (1/4) کی مقدار (پَیڑُو) کُھلا رہا تو نَماز نہ ہوگی اور بعض بے باک ایسے ہیں کہ لوگوں کے سامنے گھٹنے بلکہ رانیں کھولے رہتے ہیں یہ (نَماز و اِحرام کے علاوہ) بھی **حرام** ہے اور اِس کی عادت ہے تو فاسِق ہیں۔ (بہارِشریعت ج اول ص ۴۸۱)

احرام کے بارے میں ضروری تنبیہ

جو باتیں اِحْرام میں ناجائز ہیں اگر وہ کسی مجبوری کے سبب یا بُھول کر ہوں تو گناہ نہیں مگر اُن پر جو جُرمانہ مقرّر ہے وہ بہر حال ادا کرنا ہوگا اب یہ باتیں چاہے بِغیر ارادہ ہوں، بھول کر ہوں، سوتے میں ہوں یا جبراً کوئی کروائے۔ (ایضاً ص ۱۰۸۳)

میں اِحْرام باندھوں کروں حجّ و عُمرہ
ملے لُطْفِ سَعْیِ صَفا اور مَروَہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ناف کے نیچے سے لیکر عُضْوِ مخصوص کی جڑ تک بدن کی گولائی میں جتنا حصّہ آتا ہے اُسے ''پیڑُو'' کہتے ہیں۔

حرم کی وضاحت

عام بول چال میں لوگ ''مسجِدِ حرام'' کو حَرَم شریف کہتے ہیں، اِس میں کوئی شک نہیں کہ مسجِدِ حرام شریف حَرَمِ محترم ہی میں داخِل ہے مگر حَرَم شریف مَکّہ مکرَّمہ زادھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّتَعۡظِیۡماً سَمیت[1] اُس کے اِرد گرد میلوں تک پھیلا ہوا ہے اور ہر طرف اس کی حدیں بنی ہوئی ہیں۔ مَثَلاً جدَّہ شریف سے آتے ہوئے **مَـکّـہ مُعَظّمہ** زادھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّتَعۡظِیۡماً سے قَبۡل 23 کلومیٹر پہلے پولیس چوکی آتی ہے، یہاں سڑک کے اُوپر بورڈ پر جلی حُروف میں لِلۡمُسۡلِمِیۡنَ فَقَط (یعنی صِرۡف مسلمانوں کے لئے) لکھا ہوا ہے۔ اِسی سڑک پر جب مزید آگے بڑھتے ہیں تو بِیرِ شُمَیۡس یعنی حُدَیۡبِیَہ کا مَقام ہے، اِس سَمت پر ''حَرَم شریف'' کی حد یہاں سے شُروع ہو جاتی ہے۔ ''ایک مُـؤَرِّخ کی جدید پیمائش کے حِساب سے حَرَم کے رَقبے کا دائرہ 127 کلومیٹر ہے جبکہ کُل رقبہ 550 مُرَبَّع کلومیٹر ہے۔'' (تاریخ مکہ مکرمہ ص ۱۵) (جنگلوں کی کانٹ چھانٹ، پہاڑوں کی تراش خراش اور سُرنگوں (TUNNELS) کی ترکیبوں وغیرہ کے ذَرِیۡعے بنائے جانے والے نئے راستوں اور سڑکوں کے سبب وہاں فاصلے میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے حَرَم کی اصل

---

[1] مکّہ مکرّمہ زادھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّتَعۡظِیۡماً میں آبادی بڑھتی جارہی ہے اور کہیں کہیں حَرَم کے باہَر تک پھیل چکی ہے مَثَلاً تنعیم کہ یہ حَرَم سے باہَر ہے مگر شاید شہرِ مکّہ میں داخِل۔ واللّٰہ ورسولہٗ اعلم۔

حُدود وُہی ہیں جن کا اَحادیثِ مُبارَکہ میں بیان ہوا ہے)

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا حَرَم کی ہے

بارِش **اللہ** کے کرم کی ہے (وسائلِ بخشش ص ۱۲۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مکّہ مکرَّمہ زادھَا اللہُ شرفًا وَّتعظِیمًا کی حاضِری

حَرَم جب قریب آئے تو سَر جُھکائے، آنکھیں شرمِ گناہ سے نیچی کیے خُشُوع وخُضُوع کے ساتھ اِس کی حد میں داخِل ہوں، ذِکر و دُرُود اور لَبَّیْک کی خُوب کثرت کیجئے اور جُوں ہی ربُّ الْعٰلَمِین جَلَّ جَلَا لُہٗ کے مقدَّس شہر مَکَّۂ مکرَّمہ زادھَا اللہُ شرَفًا وَّ تَعظِیمًا پر نَظَر پڑے تو یہ دُعا پڑھیے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ قَرَارًا وَّارْزُقْنِیْ فِیْھَا رِزْقًا حَلَالًا

ترجمہ: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! مجھے اِس میں قرار اور رِزقِ حلال عطا فرما۔

مَکَّۂ مُعَظَّمہ زادھَا اللہُ شرَفًا وَّ تَعظِیمًا پہنچ کر ضَرورتاً مکان اور حفاظتِ سامان وغیرہ کا انتظام کر کے "لَبَّیک" کہتے ہوئے "بابُ السَّلام" پر حاضِر ہوں اور اُس دروازۂ پاک کو چُوم کر پہلے سیدھا پاؤں مسجِدُ الحرام میں رکھ کر ہمیشہ کی طرح مسجِد میں داخِلے کی دُعا پڑھیے:

بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ط اَللّٰھُمَّ

اَفۡتَحۡ لِیۡ اَبۡوَابَ رَحۡمَتِكَ ؕ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر سلام ہو، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے لئے اپنی رَحْمت کے دروازے کھول دے۔

اِعتکاف کی نیّت کرلیجئے

جب بھی کسی مسجِد میں داخل ہوں اور اِعتِکاف کی نیّت کریں تو ثواب ملتا ہے، مسجِدُ الْحرام میں بھی نیّت کرلیجئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہاں ایک نیکی لاکھ نیکی کے برابر ہے، لہٰذا ایک لاکھ اِعتِکاف کا ثواب پائیں گے جب تک مسجِد کے اندر رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب ملے گا اور ضِمْناً کھانا، زَم زَم شریف پینا اور سونا وغیرہ بھی جائز ہوجائے گا ورنہ مسجِد میں یہ چیزیں شرعاً ناجائز ہیں۔

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَافِ ؕ ترجمہ: میں نے سُنَّتِ اِعتِکاف کی نیّت کی۔

کعبہ مشرّفہ پر پہلی نظر

جوں ہی کَعْبَۂ مُعَظَّمہ پر پہلی نظر پڑے تین بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ؕ کہئے اور دُرُود شریف پڑھ کر دُعا مانگئے کہ کَعْبَةُ اللّٰہ شریف پر پہلی نظر جب پڑتی ہے اُس وَقْت مانگی ہوئی دُعا ضَرور قَبول ہوتی ہے۔ آپ چاہیں تو یہ دُعا مانگ لیجئے کہ ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں جب بھی کوئی جائز دُعا مانگا کروں اور اُس میں بہتری ہو

تو وہ قبول ہوا کرے۔'' حضرتِ علّامہ شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی نے فقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام کے حوالے سے لکھا ہے: **کعبۃُ اللہ پر پہلی نظر پڑتے وَقْت جنّت میں بے حساب داخلے کی دُعا مانگی جائے اور دُرُود شریف پڑھا جائے۔** (رَدُّالمُحتار ج۳ ص ۵۷۵)

نوری چادر تنی ہے کعبے پر
بارِش **اللہ** کے کرم کی ہے (وسائلِ بخشش ص ١٢٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سب سے افضل دُعا

اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی رضا کے طلبگار محترم **عاشقانِ رسول**! اگر طواف وسَعْی وغیرہ میں ہر جگہ کسی اور دُعا کے بجائے دُرُود شریف ہی پڑھتے رہیں تو یہ سب سے **افضل** ہے اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُرُود وسلام کی بَرَکت سے بگڑے کام سَنور جائیں گے، وہ اختِیار کرو جو **مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے سچّے وعدے سے تمام دعاؤں سے بہتر و **افضل** ہے یعنی یہاں اور تمام مواقِع میں اپنے لیے دُعا کے بدلے اپنے حبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم پر دُرُود بھیجو، **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم **فرماتے ہیں**: ایسا کرے گا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تیرے سب کام بنا دے گا اور تیرے گناہ **مُعاف** فرما دے گا۔ (ترمذی ج ٤ ص ٢٠٧ حدیث ٢٤٦٥، فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج١٠ص ٧٤٠)

طواف میں دُعا کے لئے رُکنا منع ہے

محترم حاجیو! چاہیں تو صِرْف دُرُود وسلام پر ہی اکتِفا کیجئے کہ یہ آسان بھی ہے اور افضَل بھی۔ تاہم شائقینِ دُعا کے لئے دُعائیں بھی داخلِ ترکیب کردی ہیں لیکن یاد رہے کہ دُرُود وسلام پڑھیں یا دعائیں سب آہِستہ آواز میں پڑھنا ہے، چلاّ کر نہیں جیسا کہ بعض مُطَوِّف (یعنی طَواف کروانے والے) پڑھاتے ہیں نیز چلتے چلتے پڑھنا ہے، پڑھنے کیلئے دَورانِ طَواف کہیں بھی رُکنا نہیں ہے۔

طواف کا طریقہ

طَواف شُروع کرنے سے قَبْل مَرْد اِضْطِباع کرلیں یعنی چادر سیدھے ہاتھ کی بغل کے نیچے سے نکال کر اُس کے دونوں پلّے اُلٹے کندھے پر اِس طرح ڈال لیں کہ سیدھا کندھا کُھلا رہے۔اب پروانہ وار شمعِ کَعْبہ کے گرد طواف کے لئے تیّار ہوجایئے۔

اِضْطِباعی حالت میں کَعْبہ شریف کی طرف مُنہ کئے حَجَرِ اَسْوَد کی بائیں (left) طرف رُکنِ یَمانی کی جانب حَجَرِ اَسْوَد کے قریب اِس طرح کھڑے ہوجایئے کہ پورا ''حَجَرِ اَسْوَد'' آپ کے سیدھے ہاتھ کی طرف رہے۔اب بغیر ہاتھ اُٹھائے اِس

طرح طواف کی نیّت[1] کیجئے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اُرِیۡدُ طَوَافَ بَیۡتِکَ الۡحَرَامِ

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ میں تیرے محترم گھر کا طواف کرنے کا اِرادہ کرتا ہوں،

فَیَسِّرۡہُ لِیۡ وَتَقَبَّلۡہُ مِنِّیۡ ط

تُو اِسے میرے لئے آسان فرمادے اور میری جانب سے اِسے قبول فرما۔

نیّت کر لینے کے بعد کعبہ شریف ہی کی طرف مُنہ کئے سیدھے ہاتھ کی جانب اتنا چلئے کہ حَجَرِ اَسْوَد آپ کے عَین سامنے ہو جائے۔(اور یہ معمولی سا سرکنے سے ہو جائے گا، آپ حَجَرِ اَسْوَد کی عین سیدھ میں آچکے اِس کی علامت یہ ہے کہ دُور ستون میں جو سبز لائٹ لگی ہے وہ آپ کی پیٹھ کے بالکل پیچھے ہو جائے گی)

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! یہ جنّت کا وہ خوش نصیب پتّھر ہے جسے ہمارے پیارے آقا مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یقیناً چوما ہے۔ اب دونوں ہاتھ کانوں تک اِس طرح اُٹھایئے کہ ہتھیلیاں حَجَرِ اَسْوَد کی طرف رہیں اور پڑھئے:

---

[1] نَماز، روزہ، اِعتِکاف، طَواف وغیرہ ہر جگہ یہ مسئلہ ذِہن میں رکھئے کہ عَرَبی زَبان میں نیّت اُسی وَقت کار آمد ہوتی ہے جب کہ اس کے معنٰی معلوم ہوں ورنہ نیّت اُردو میں بلکہ اپنی مادَری زَبان میں بھی ہو سکتی ہے اور ہر صورت میں دل میں نیّت ہونا شَرط ہے، زَبان سے نہ بھی کہیں تب بھی چل جائے گا کہ دِل ہی میں نیّت ہونا کافی ہے ہاں زَبان سے کہہ لینا اَفضَل ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَالصَّلٰوۃُ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے اور تمام خُوبیاں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کیلئے ہیں اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے

وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ط

اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُود و سلام ہوں۔

اب اگر ممکن ہو تو حَجَرِ اَسْوَد شریف پر دونوں ہتھیلیاں اور اُن کے بیچ میں مُنہ رکھ کر یوں بوسہ دیجئے کہ آواز پیدا نہ ہو، تین بار ایسا ہی کیجئے۔ سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! جھوم جائیے کہ آپ کے لب اُس مُبارَک جگہ لگ رہے ہیں جہاں یقیناً مدینے والے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لب ہائے مبارَکہ لگے ہیں۔ مچل جائیے.... تڑپ اُٹھئے... اور ہو سکے تو آنسوؤں کو بہنے دیجئے۔ حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ ہمارے میٹھے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **حَجَرِ اَسْوَد** پر لب ہائے مبارَکہ رکھ کر روتے رہے پھر **اِلتِفات** فرمایا (یعنی توجُّہ فرمائی) تو کیا دیکھتے ہیں کہ حضرتِ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ بھی رو رہے ہیں۔ اِرشاد فرمایا: اے عمر (رضی اللہ تعالٰی عنہ)! یہ رونے اور آنسو بہانے کا ہی مقام ہے۔ (اِبن ماجہ ج۳ ص۴۳۴ حدیث۲۹۴۵)

رونے والی آنکھیں مانگو رونا سب کا کام نہیں
ذِکر محبت عام ہے لیکن سوزِ محبّت عام نہیں

اِس بات کا خَیال رکھیے کہ لوگوں کو آپ کے دَھکّے نہ لگیں کہ یہ قُوّت کے مُظاہَرہ کی نہیں، عاجزی اور مسکینی کے اِظہار کی جگہ ہے۔ ہُجُوم کے سبب اگر بوسہ مُیَسَّر نہ آسکے تو نہ اوروں کو اِیذا دیں نہ خود دَبیں کُچلیں بلکہ ہاتھ یا لکڑی سے حَجَرِ اَسْوَد کو چُھو کر اُسے چُوم لیجئے، یہ بھی نہ بَن پڑے تو ہاتھوں کا اِشارہ کر کے اپنے ہاتھوں کو چُوم لیجئے، یِہی کیا کم ہے کہ مَکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے مُبارَک مُنہ رکھنے کی جگہ پر آپ کی نگاہیں پڑ رہی ہیں۔

حَجَرِ اَسْوَد کو بوسہ دینے یا لکڑی یا ہاتھ سے چُھو کر چُومنے یا ہاتھوں کا اِشارہ کر کے انھیں چُوم لینے کو **"اِستِلام"** کہتے ہیں۔

فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہے: روزِ قِیامت یہ پتّھر اُٹھایا جائے گا، اِس کی آنکھیں ہوں گی جن سے دیکھے گا، زبان ہوگی جس سے کلام کرے گا، جس نے حق کے ساتھ اُس کا اِستِلام کیا اُس کے لیے گواہی دے گا۔ (ترمذی ج ۲ ص ۲۸۶ حدیث ۹۶۳)

اب **اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَاتِّبَاعًا لِّسُنَّۃِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ** ؕ ترجَمہ: الٰہی تجھ پر ایمان لاکر اور تیرے نبی محمد صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی سنّت کی پیروی کرنے کو یہ طَواف کرتا ہوں۔ کہتے

ہوئے کَعْبہ شریف کی طرف ہی چہرہ کئے سیدھے ہاتھ کی طرف تھوڑا ساسَرَ کئے جب حَجَرِ اَسْوَد آپ کے چِہرے کے سامنے نہ رہے (اور یہ اَدنیٰ سی حَرَکت میں ہوجائے گا) تو فوراً اِس طرح سیدھے ہوجائیے کہ خانۂ کَعْبہ آپ کے اُلٹے ہاتھ کی طرف رہے، اِس طرح چلئے کہ کسی کو آپ کا دَھکّا نہ لگے۔ مَرْد اِبتِدائی تین۳ پھیروں میں رَمَل کرتے چلیں یعنی جلد جلد چھوٹے قدم رکھتے، شانے (یعنی کندھے) ہِلاتے چلیں جیسے قَوی و بَہادر لوگ چلتے ہیں۔ بعض لوگ کُودتے اور دوڑتے ہوئے جاتے ہیں، یہ سُنَّت نہیں ہے۔ جہاں جہاں بھیڑ زِیادہ ہو اور رَمَل میں خود کو یا دوسروں کو تکلیف ہوتی ہو اُتنی دیر رَمَل تَرْک کردیجئے مگر رَمَل کی خاطِر رُکئے نہیں، طَواف میں مَشغُول رہئے۔ پھر جُوں ہی مَوقَع ملے، اُتنی دیر تک کے لئے رَمَل کے ساتھ طَواف کیجئے۔

طَواف میں جس قَدَر خانۂ کَعْبہ سے قریب رہیں یہ بہتر ہے مگر اِتنے زِیادہ قریب بھی نہ ہوجائیں کہ کپڑا یا جِسْم پُشتۂ دیوار[1] سے لگے اور اگر نزدیکی میں ہُجُوم کے سبب رَمَل نہ ہوسکے تو اب دُوری بہتر ہے۔ اسلامی بہنوں کیلئے طَواف میں خانۂ کعبہ سے دُوری افضَل ہے۔ پہلے چکّر میں چلتے چلتے دُرُود شریف پڑھ کر یہ دُعا پڑھیے:

[1] مٹّی (یا سیمنٹ) کا ڈھیر جو مکان کی باہری دیوار کی مضبوطی کیلئے اُس کی جڑ میں لگاتے ہیں اُسے "پُشتۂ دیوار" کہتے ہیں۔

پہلے چکر کی دُعا

سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ

اللہ تعالیٰ پاک ہے اور سب خوبیاں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہی کیلئے ہیں اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ

اَكْبَرُ ؕ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ

سب سے بڑا ہے اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی توفیق **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے جو سب سے بُلند

الْعَظِيْمِ ؕ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

اور عظمت والا ہے اور رَحمت کامِلہ اور سلام نازِل ہو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے رسول

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ؕ اَللّٰهُمَّ

صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر۔ اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ!

اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَآءً

تجھ پر ایمان لاتے ہوئے اور تیری کتاب کی تصدیق کرتے ہوئے اور تجھ سے کیے ہوئے عہد

بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِّسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ

کو پورا کرتے ہوئے اور تیرے نبی اور تیرے حبیب محمد صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی

مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ط اَللّٰھُمَّ

سنّت کی پیروی کرتے ہوئے (میں طواف شُروع کر چکا ہوں) اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ!

اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّآئِمَةَ

میں تجھ سے (گناہوں سے) مُعافی کا اور (بلاؤں سے) عافیّت کا اوردائمی حفاظت کا،

فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَالْفَوْزَ

دِین و دنیا اور آخرت میں اور حُصولِ جنّت میں کامیابی

بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ ط (دُرُود شریف پڑھ لیجئے)

اور جہنّم سے نَجات پانے کا سُوال کرتا ہوں۔

رُکْنِ یَمانی پہنچنے تک یہ دُعا پوری کر لیجئے، اب اگر بِھیڑ کی وجہ سے اپنی یا دوسروں کی اِیذا کا اَندیشہ نہ ہو تو رُکْنِ یَمانی کو دونوں ہاتھوں سے یا سیدھے ہاتھ سے تَبَرُّکاً چُھوئیں، صِرف بائیں (اُلٹے) ہاتھ سے نہ چُھوئیں۔ مَوقع ملے تو رُکْنِ یَمانی کو بوسہ بھی دیجئے، اگر چُومنے یا چھونے کا موقع نہ ملے تو یہاں ہاتھوں سے اِشارہ کر کے چُومنا نہیں۔ (رُکْنِ یَمانی پر آج کل لوگ کافی خوشبو لگا دیتے ہیں لہٰذا اِحْرام والے چھُونے اور چومنے میں اِحتیاط فرمائیں)

اب آپ کعبۂ مُشَرَّفہ کے تین۳ کونوں کا طَواف پورا کر کے چوتھے۴ کونے رُکْنِ اَسْوَد کی طرف بڑھ رہے ہیں، رُکْنِ یَمانی اور رُکْنِ اَسْوَد کی دَرمیانی دیوار کو ''مُسْتَجاب'' کہتے ہیں، یہاں دُعا

پر امین کہنے کے لئے ستّر ہزار فرشتے مقرّر ہیں۔آپ جو چاہیں اپنی زَبان میں اپنے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے دُعا مانگئے یا سب کی نیّت سے اور مجھ گنہگار سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہ کی بھی نیّت شامل کر کے ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھ لیجئے، نیز یہ قرانی دُعا بھی پڑھ لیجئے:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً

ترجَمۂ کنزالایمان: اے رب ہمارے! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے

وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾

اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔

اے لیجئے! آپ حَجرِ اَسْوَد کے قریب آ پہنچے، یہاں آپ کا ایک چکّر پورا ہوا۔لوگ یہاں ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی دُور ہی دُور سے ہاتھ لہراتے ہوئے گزر رہے ہوتے ہیں ایسا کرنا ہرگز سُنَّت نہیں، آپ حسبِ سابِق یعنی پہلے کی طرح رُوبہ قِبلہ حَجرِ اَسْوَد کی طرف مُنہ کر لیجئے۔اب نیّت کرنے کی ضَرورت نہیں کہ وہ تو اِبتداءً ہو چکی، اب دُوسرا چکّر شُروع کرنے کے لئے پہلے ہی کی طرح دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر یہ دُعا:

بِسْمِ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللهُ اَکْبَرُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ ط پڑھ کر اِستِلام کیجئے۔یعنی مَوقَع ہو تو حَجرِ اَسْوَد کو بوسہ دیجئے ورنہ اُسی طرح ہاتھ سے اِشارہ کر کے اُسے چُوم لیجئے۔پہلے ہی

کی طرح کعبہ شریف کی طرف مُنہ کر کے تھوڑا سا سیدھے ہاتھ کی جانب سَرکئے۔ جب حَجَرِ اَسْوَد سامنے نہ رہے تو فوراً اُسی طرح کعبۂ مُشَرَّفہ کو بائیں (left) ہاتھ کی طرف لئے طَواف میں مَشْغُول ہوجائیے اور دُرُود شریف پڑھ کر یہ دُعا پڑھئے:

دوسرے چکّر کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا الْبَیْتَ بَیْتُکَ وَالْحَرَمَ حَرَمُکَ

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! بے شک یہ گھر تیرا گھر ہے اور یہ حَرَم تیرا حَرَم ہے

وَالْاَمْنَ اَمْنُکَ وَالْعَبْدَ عَبْدُکَ وَاَنَا عَبْدُکَ

اور (یہاں کا) اَمن واَمان تیرا ہی دیا ہوا ہے اور ہر بندہ تیرا ہی بندہ ہے اور میں بھی تیرا ہی بندہ ہوں

وَابْنُ عَبْدِکَ وَھٰذَا مَقَامُ الْعَآئِذِ بِکَ مِنَ

اور تیرے ہی بندے کا بیٹا ہوں اور یہ مقام جہنَّم سے تیری پناہ مانگنے والے کا ہے،

النَّارِط فَحَرِّمْ لُحُوْمَنَا وَبَشَرَتَنَا عَلَی النَّارِط

تو ہمارے گوشت اور جِسْم کو دوزخ پر حرام فرما دے،

اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْاِیْمَانَ وَزَیِّنْہُ فِیْ

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے لئے ایمان کو مَحبوب بنادے

قُلُوبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ

اور ہمارے دلوں میں اس کی چاہ پیدا کردے اور ہمارے لئے کُفْر اور بدکاری

وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ ط اَللّٰهُمَّ

اور نافرمانی کو ناپسند بنادے اور ہمیں ہدایت پانے والوں میں شامل کرلے، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ!

قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ط اَللّٰهُمَّ

جس دن تو اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے مجھے اپنے عذاب سے بچا، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ!

اُرْزُقْنِى الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ط (دُرُود شریف پڑھ لیجئے)

مجھے بےحساب جنّت عطا فرما۔

رُکنِ یَمانی پر پہنچنے سے پہلے پہلے یہ دُعا خَتْم کردیجئے۔ اب مَوقَع ملے تو پہلے کی طرح بوسہ لے کر یا پھر اُسی طرح چھو کر "حَجَرِ اَسْوَد" کی طرف بڑھئے، دُرُود شریف پڑھ کر یہ دعائے قرانی پڑھئے:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً

ترجمۂ کنزالایمان: اے رب ہمارے! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے

وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾

اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔

اے لیجئے! آپ پھر حَجَرِ اَسْوَد کے قریب آپہنچے۔ اب آپ کا "دُوسرا چکّر" بھی

پورا ہو گیا، پھر حسبِ سابِق دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر یہ دُعا:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ط پڑھ کر حَجَرِ اَسْوَد کا اِستِلام کیجئے اور پہلے ہی کی طرح **تیسرا چکّر** شُروع کیجئے اور دُرُود شریف پڑھ کر یہ دُعا پڑھئے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں شک اور شرک

وَالنِّفَاقِ وَالشِّقَاقِ وَسُوْٓءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْٓءِ

اور نفاق اور حق کی مُخالَفت سے اور بُرے اَخلاق اور بُرے

الْمَنْظَرِ وَالْمُنْقَلَبِ فِى الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ ط

حال سے اور اَہل وعِیال اور مال میں بُرے انجام سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَ

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے تیری رِضا اور جنّت مانگتا ہوں اور

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ سَخَطِکَ وَالنَّارِ ط

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے غَضَب اور جہنَّم سے پناہ چاہتا ہوں،

اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ فِتۡنَۃِ الۡقَبۡرِ وَاَعُوۡذُبِکَ مِنۡ

اور قَبۡر کی آزمائش اور زندگی اور

فِتۡنَۃِ الۡمَحۡیَا وَالۡمَمَاتِ ط (دُرُود شریف پڑھ لیجئے)

موت کے فِتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

رُکۡنِ یَمانی پر پہنچنے سے پہلے یہ دُعا خَتۡم کر دیجئے اور پہلے کی طرح عمل کرتے ہوئے حَجَرِ اَسۡوَد کی طرف بڑھتے ہوئے دُرُود شریف پڑھ کر یہ دُعائے قرانی پڑھئے:

رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّفِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً

ترجَمۂ کنزالایمان: اے رب ہمارے! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے

وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾

اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔

لیجئے! آپ پھر حَجَرِ اَسۡوَد کے قریب آپہنچے، آپ کا ''تیسرا چکّر'' بھی مکمَّل ہوگیا، پھر پہلے کی طرح دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر یہ دُعا:

بِسۡمِ اللہِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَاللہُ اَکۡبَرُ وَالصَّلٰوۃُ

وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ط پڑھ کر حَجَرِ اَسْوَد کا اِستِلام کیجئے اور پہلے ہی کی طرح چوتھا چکّر شُروع کیجئے، اب رَمَل نہ کیجئے کہ رَمَل صِرف تین[۳] ابتِدائی پھیروں میں کرنا تھا۔ اب آپ کو حسبِ معمول درمیانہ چال کے ساتھ بَقِیَّہ پھیرے مکمَّل کرنے ہیں۔ دُرُود شریف پڑھ کر یہ دُعا پڑھئے:

چوتھے چکّر کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میرے اس حج کو حجِ مبرور اور میری کوشش کو کامیاب

وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّعَمَلًا صَالِحًا مَّقْبُوْلًا وَّ

اور گناہوں کی مغفِرت کا ذَرِیعہ اور مقبول نیک عمل اور

تِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ ط یَا عَالِمَ مَا فِی الصُّدُوْرِ

بے نقصان تجارت بنادے۔ اے سینوں کے حال جاننے والے!

اَخْرِجْنِیْ یَا اَللّٰہُ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ ط

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے (گناہ کی) تاریکیوں سے (عمل صالح کی) روشنی کی طرف نکال دے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡئَلُکَ مُوۡجِبَاتِ رَحۡمَتِکَ

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے تیری رَحْمت (کے حاصل ہونے) کے ذریعوں

وَعَزَآئِمَ مَغۡفِرَتِکَ وَالسَّلَامَۃَ مِنۡ کُلِّ

اور تیری مغفِرت کے اسباب کا اور تمام

اِثۡمٍ وَّالۡغَنِیۡمَۃَ مِنۡ کُلِّ بِرٍّ وَّالۡفَوۡزَ

گناہوں سے بچتے رہنے اور ہرنیکی کی توفیق کا اور

بِالۡجَنَّۃِ وَالنَّجَاۃَ مِنَ النَّارِ ط اَللّٰھُمَّ قَنِّعۡنِیۡ

جنّت میں جانے اور جہنَّم سے نَجات پانے کا سُوال کرتا ہوں۔ اور اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنے دیے

بِمَا رَزَقۡتَنِیۡ وَبَارِکۡ لِیۡ فِیۡہِ وَاخۡلُفۡ عَلٰی

ہوئے رِزْق میں قَناعت عطا فرما اور اس میں میرے لیے بَرَکت بھی دے اور

کُلِّ غَآئِبَۃٍ لِّیۡ بِخَیۡرٍ ط (دُرُود شریف پڑھ لیجئے)

ہر نقصان کا اپنے کرم سے مجھے نِعْمُ الْبَدَل عطا فرما۔

رُکنِ یَمانی تک یہ دُعا خَتْم کرکے پھر پہلے کی طرح عمل کرتے ہوئے حَجَرِ اَسْوَد کی طرف بڑھیے اور دُرُود شریف پڑھ کر یہ قرانی دعا پڑھیے:

رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّفِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً

ترجمۂ کنزالایمان: اے رب ہمارے! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے

وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾

اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔

اے لیجئے! آپ پھر حَجَرِ اَسْوَد پر آ پہنچے۔ حسبِ سابِق دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر یہ دُعا:

بِسْمِ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللهُ اَكْبَرُ وَالصَّلٰوةُ

وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ؕ پڑھ کر اِستِلام کیجئے اور پانچواں چکّر

شُروع کیجئے اور دُرُود شریف پڑھ کر یہ دُعا پڑھئے:

پانچویں چکر کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِىْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اس دن اپنے عرش کے سائے میں جگہ دے جس دن

ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ وَلَا بَاقِىَ اِلَّا وَجْهُكَ

تیرے عرش کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا اور تیری ذاتِ پاک کے سوا کوئی باقی نہ رہے گا

وَاسْقِنِىْ مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

اور مجھے اپنے نبی محمد مصطفٰے

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَرْبَةً

صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حوض (کوثر) سے

هَنِيْئَةً مَّرِيْئَةً لَّا نَظْمَأُ بَعْدَهَا اَبَدًا ؕ اَللّٰهُمَّ

ایسا خوشگوار اور خوش ذائقہ گھونٹ پلا کہ اس کے بعد کبھی مجھے پیاس نہ لگے، اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ!

اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ

میں تجھ سے ان چیزوں کی بھلائی مانگتا ہوں جنہیں تیرے نبی

سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

سَیِّدُنا **محمد** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تجھ سے طلب کیا

وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ

اور ان چیزوں کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں جن سے

مِنْهُ نَبِيُّكَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

تیرے نبی سَیِّدُنا **محمد** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پناہ مانگی۔

وَسَلَّمَ ؕ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعِيْمَهَا

اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے جنّت اور اس کی نعمتوں کا

وَمَا یُقَرِّبُنِیْٓ اِلَیْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ ط

اور ہر اُس قول یا فعل یا عمل (کی توفیق) کا سُوال کرتا ہوں جو مجھے جنّت سے قریب کر دے

وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا یُقَرِّبُنِیْٓ اِلَیْهَا مِنْ

اور میں دوزخ اور ہر اُس قول یا فعل یا عمل سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو مجھے جہنّم سے قریب

قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ ط (دُرُود شریف پڑھ لیجئے)

کر دے۔

رُکنِ یَمانی تک یہ دُعا خَتْم کر کے پہلے کی طرح حَجَرِ اَسْوَد کی طرف بڑھئے اور دُرُود شریف پڑھ کر یہ قرانی دُعا پڑھئے:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً

ترجمۂ کنزالایمان: اے رب ہمارے! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے

وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾

اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔

پھر حَجَرِ اَسْوَد پر آ کر دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر یہ دُعا:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَالصَّلٰوةُ

وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ط پڑھ کر اِستِلام کیجئے اور اب چھٹا چکّر

شُروع کیجئے اور دُرُود شریف پڑھ کر یہ دُعا پڑھئے:

چھٹے چکر کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّ لَکَ عَلَیَّ حُقُوۡقًا کَثِیۡرَۃً فِیۡمَا

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! بے شک مجھ پر تیرے بَہُت سے حُقُوق ہیں اُن مُعامَلات میں

بَیۡنِیۡ وَبَیۡنَکَ وَحُقُوۡقًا کَثِیۡرَۃً فِیۡمَا بَیۡنِیۡ

جو میرے اور تیرے درمیان ہیں اور بہت سے حُقُوق ہیں ان مُعاملات میں جو میرے اور تیری

وَبَیۡنَ خَلۡقِکَ اَللّٰھُمَّ مَا کَانَ لَکَ مِنۡھَا

مخلوق کے درمیان ہیں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ان میں سے جن کا تعلُّق تجھ سے ہو ان کی (کوتاہی کی)

فَاغۡفِرۡہُ لِیۡ وَمَا کَانَ لِخَلۡقِکَ فَتَحَمَّلۡہُ عَنِّیۡ

مجھے مُعافی دے اور جن کا تعلُّق تیری مخلوق سے (بھی) ہو ان کی مُعافی اپنے ذِمّۂ کرم پر لے لے۔

وَاَغۡنِنِیۡ بِحَلَالِکَ عَنۡ حَرَامِکَ وَبِطَاعَتِکَ

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے (رِزۡقِ) حلال عطا فرما کر حرام سے بے پرواہ کر دے اور اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرما کر

عَنۡ مَّعۡصِیَتِکَ وَبِفَضۡلِکَ عَمَّنۡ سِوَاکَ یَا

نافرمانی سے اور اپنے فضۡل سے نواز کر اپنے علاوہ دوسروں سے مُستغنی (یعنی بے پروا) کر دے،

وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ ط اَللّٰھُمَّ اِنَّ بَیْتَكَ عَظِیْمٌ وَّوَجْھَكَ

اے وسیع مغفرت والے! اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! بیشک تیرا گھر بڑی عَظمت والا ہے اور تیری ذات

کَرِیْمٌ وَّاَنْتَ یَا اَللّٰهُ حَلِیْمٌ کَرِیْمٌ عَظِیْمٌ

کریم ہے اور اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو حِلم والا ،کرم والا ،عَظمت والا ہے

تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ ط (دُرُود شریف پڑھ لیجئے)

اور تو مُعافی کو پسند کرتا ہے سو میری خطاؤں کو بخش دے۔

رُکْنِ یَمانی تک یہ دُعا خَتْم کر کے پھر پہلے کی طرح عمل کرتے ہوئے حَجَرِ اَسْوَد کی طرف بڑھئے اور دُرُود شریف پڑھ کر یہ قرآنی دُعا پڑھئے:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً

ترجَمۂ کنزالایمان: اے رب ہمارے! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے

وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾

اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔

پھر پہلے کی طرح دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر یہ دُعا:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَالصَّلٰوةُ

وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ط پڑھ کر حَجَرِ اَسْوَد کا اِستِلام کیجئے اور

ساتواں اور آخری چکّر شروع کیجئے اور دُرُود شریف پڑھ کر یہ دُعا پڑھئے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ اِیْمَانًا كَامِلًا وَّیَقِیْنًا

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے تیری رَحْمت کے وسیلے سے کامل ایمان اور سچّا یقین

صَادِقًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّ قَلْبًا خَاشِعًا وَّ

اور کُشادہ رِزْق اور عاجزی کرنے والا دل اور

لِسَانًا ذَاكِرًا وَّ رِزْقًا حَلَالًا طَیِّبًا وَّ تَوْبَةً

ذِکْر کرنے والی زبان اور حلال اور پاک روزی اور سچّی توبہ

نَّصُوْحًا وَّتَوْبَةً قَبْلَ الْمَوْتِ وَرَاحَةً عِنْدَ الْمَوْتِ

اور موت سے پہلے کی توبہ اور موت کے وَقْت راحت

وَمَغْفِرَةً وَّ رَحْمَةً بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ

اور مرنے کے بعد مغفِرت اور رَحْمت اور حِساب کے وَقْت مُعافی

الْحِسَابِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ

اور جنّت کا حُصُول اور جہنَّم سے نَجات مانگتا ہوں،

بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ ط رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا

اے عزّت والے! اے بَہُت بخشنے والے! اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! میرے علم میں اِضافہ فرما

وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ط (دُرُود شریف پڑھ لیجئے)

اور مجھے نیکوں میں شامل فرما۔

رُکنِ یَمانی پر آ کر یہ دُعا خَتْم کر کے پہلے کی طرح عمل کرتے ہوئے دُرُود شریف پڑھ کر یہ قرانی دُعا پڑھئے:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً

ترجَمۂ کنزالایمان: اے رب ہمارے! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے

وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾

اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔

حَجَرِ اَسْوَد پر پہنچ کر آپ کے سات پھیرے مکمَّل ہو گئے مگر پھر آٹھویں بار پہلے کی طرح دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر یہ دُعا:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالصَّلٰوةُ

وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللہ ط پڑھ کر اِستِلام کیجئے اور یہ ہمیشہ یاد رکھئے کہ جب بھی طواف کریں اُس میں پھیرے سات ہوتے ہیں اور اِستِلام آٹھ۔

اب سیدھا کندھا ڈھانپ لیجئے اور ''مَقامِ اِبراہیم'' پر آ کر پارہ 1 **سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ** کی یہ آیتِ مقدّسہ پڑھئے:

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھٖمَ مُصَلًّی ط

ترجَمۂ کنز الایمان: اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نَماز کا مقام بناؤ۔

نمازِ طواف

اب مقامِ اِبراہیم کے قریب جگہ ملے تو بہتر ورنہ مسجِدِ حرام میں جہاں بھی جگہ ملے اگر وَقتِ مکروہ نہ ہو تو دو رَکْعت نمازِ طَواف ادا کیجئے، پہلی رَکْعت میں **سُوْرَۂ فاتِحہ** کے بعد **قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْن** اور دوسری میں **قُلْ ھُوَ اللہ** شریف پڑھئے، یہ نَماز **واجِب** ہے اور کوئی مجبوری نہ ہو تو طَواف کے بعد فوراً پڑھنا سُنَّت ہے۔ اکثر لوگ کندھا کھلا رکھ کر نَماز پڑھتے ہیں یہ مکروہ ہے۔ اِضْطِباع یعنی کندھا کُھلا رکھنا صِرْف اُس **طواف** کے ساتوں

پھیروں میں ہے جس کے بعد سَعْی ہوتی ہے۔ اگر وَقتِ مکروہ داخِل ہوگیا ہوتو بعد میں پڑھ لیجئے اور یاد رکھیے اس نَماز کا پڑھنا لازِمی ہے۔

مَقامِ ابراھیم پر دو رَکْعَت ادا کر کے دعا مانگئے، حدیثِ پاک میں ہے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: "جو یہ دُعا کرے گا میں اس کی خطا بخش دوں گا، غم دور کروں گا، محتاجی اُس سے نکال لوں گا، ہر تاجر سے بڑھ کر اس کی تجارت رکھوں گا، دنیا ناچار و مجبور اُس کے پاس آئے گی اگرچِہ وہ اُسے نہ چاہے۔" (ابنِ عَساکِر ج۷ ص۴۳۱) وہ دُعا یہ ہے:

مَقامِ ابراہیم کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ

اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! تو میری سب چُھپی اور کُھلی باتیں جانتا ہے

فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ

لہٰذا میری معذِرت قبول فرما اور تو میری حاجت کو جانتا ہے لہٰذا میری خواہش کو

سُؤْلِیْ وَتَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ ط

پورا کر اور تو میرے دل کا حال جانتا ہے لہٰذا میرے گناہوں کو مُعاف فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے مانگتا ہوں ایسا ایمان جو میرے دل میں سما جائے اور ایسا سچّا یقین

صَادِقًا حَتّٰۤی اَعْلَمَ اَنَّہٗ لَا یُصِیْبُنِیْۤ اِلَّا مَا کَتَبْتَ

کہ میں جان لوں کہ جو کچھ تو نے میری تقدیر میں لکھ دیا ہے وُہی مجھے پہنچے گا

لِیْ وَرِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِیْ یَاۤ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط

اور تیری طرف سے اپنی قسمت پر رِضا مندی، اے سب سے بڑھ کر رَحْم فرمانے والے۔

"خلیل" کے چار حُرُوف کی نسبت سے مقامِ ابراہیم پر نماز کے چار مَدَنی پھول

﴿۱﴾ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ''جو مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رَکعتیں پڑھے، اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور قِیامت کے دن اَمْن والوں میں مَحْشور ہوگا (یعنی اٹھایا جائیگا)۔'' (الشفا ، الجزء الثانی ص۹۳) ﴿۲﴾ اکثر لوگ بِھیڑ بھاڑ میں گرتے پڑتے بھی زبردستی ''مقامِ ابراھیم'' کے پیچھے ہی نَماز پڑھتے ہیں، بعض حضرات مستورات کو نَماز پڑھانے کیلئے ہاتھوں کا حلقہ بنا کر راستہ گھیر لیتے ہیں انہیں اِس طرح کرنے کے بجائے بِھیڑ کے موقع پر ''نمازِ طَواف'' مقامِ ابراھیم سے دُور پڑھنی چاہیے کہ طَواف کرنے والوں کو بھی تکلیف نہ ہو اور خود کو بھی دھکّے نہ

لگیں ﴿۳﴾ مَقامِ ابراہیم کے بعد اِس نَماز کے لیے سب سے افضل کعبۂ معظّمہ کے اندر پڑھنا ہے پھر حَطِیم میں پھر میزابِ رَحمت کے نیچے اس کے بعد حَطِیم میں کسی اور جگہ پھر کعبۂ معظّمہ سے قریب تر جگہ میں پھر مسجِدُ الْحرام میں کسی جگہ پھر حَرَمِ مکّہ کے اندر جہاں بھی ہو۔ (لُبابُ المَناسِك ص ١٥٦) ﴿٤﴾ سنّت یہ ہے کہ وقتِ کراہت نہ ہو تو طَواف کے بعد فوراً نَماز پڑھے، بیچ میں فاصلہ نہ ہو اور اگر نہ پڑھی تو عُمر بھر میں جب پڑھے گا، ادا ہی ہے قَضا نہیں مگر بُرا کیا کہ سنّت فوت ہوئی۔ (اَلْمَسْلَكُ الْمُتَقَسِّط ص ١٥٥)

اب مُلتزم پر آیئے.... مدینہ

نَمازِ طَواف وَدُعا سے فارِغ ہو کر (مُلتزَم کی حاضِری مُستحَب ہے) مُلتَزَم سے لپٹ جایئے۔ دروازۂ کعبہ اور حَجَرِ اَسْوَد کے دَرمِیانی حصّے کو مُلتَزَم کہتے ہیں، اِس میں دروازۂ کعبہ شامل نہیں۔ مُلتَزَم سے کبھی سینہ لگایئے تو کبھی پیٹ، اِس پر کبھی دایاں رُخسار تو کبھی بایاں رُخسار اور دونوں ہاتھ سَر سے اُونچے کر کے دیوارِ مقدّس پر پھیلایئے یا سیدھا ہاتھ دروازۂ کعبہ کی طرف اور اُلٹا ہاتھ حَجَرِ اَسْوَد کی طرف پھیلایئے۔ خوب آنسو بہایئے اور نہایت ہی عاجِزی کے ساتھ گڑگڑا کر اپنے پاک پَروَردگار عَزَّوَجَلَّ سے اپنے لئے اور تمام اُمَّت کے لئے اپنی زَبان میں دُعا مانگئے کہ مَقامِ قَبول ہے۔ یہاں کی ایک دُعا یہ ہے:

يَاوَاجِدُ يَامَاجِدُ لَا تُزِلْ عَنِّيْ نِعْمَةً اَنْعَمْتَهَا عَلَيَّ ط

اے قدرت والے! اے بزرگ! تو نے مجھے جو نعمت دی، اس کو مجھ سے زائل نہ کر۔

حدیث میں فرمایا: "جب میں چاہتا ہوں جبریل کو دیکھتا ہوں کہ مُلتَزَم سے لپٹے ہوئے یہ دعا کررہے ہیں۔" (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۱۰٤) اور ہو سکے تو دُرُود شریف پڑھ کر یہ دُعا بھی پڑھے:

مَقامِ مُلتَزَم پر پڑھنے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اے اِس قدیم گھر کے مالک! ہماری گردنوں کو اور ہمارے

وَرِقَابَ اٰبَآئِنَا وَاُمَّھَاتِنَا وَاِخْوَانِنَا وَاَوْلَادِنَا مِنَ

(مسلمان) باپ دادوں اور ماؤں (بہنوں) اور بھائیوں اور اولاد کی گردنوں کو

النَّارِ یَا ذَا الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَالْفَضْلِ وَالْمَنِّ وَالْعَطَآءِ

دوزخ سے آزاد کر دے، اے بخشش اور کرم اور فَضْل اور اِحسان

وَالْاِحْسَانِ ط اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ

اور عطا والے! اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تمام مُعامَلات میں ہمارا انجام

کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ

بخیر فرما اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

الْاٰخِرَةِ ؕ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَاقِفٌ

اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میں تیرا بندہ ہوں اور بندہ زادہ ہوں، تیرے (مقدس گھر کے) دروازے کے

تَحْتَ بَابِكَ مُلْتَزِمٌ بِاَعْتَابِكَ مُتَذَلِّلٌ

نیچے کھڑا ہوں، تیرے دروازے کی چوکھٹوں سے لپٹا ہوں، تیرے سامنے عاجزی کا اظہار کر رہا ہوں

بَیْنَ یَدَیْكَ اَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَاَخْشٰی عَذَابَكَ

اور تیری رَحمت کا طلب گار ہوں اور تیرے دوزخ کے عذاب سے ڈر رہا ہوں

مِنَ النَّارِ یَا قَدِیْمَ الْاِحْسَانِ ؕ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ

اے ہمیشہ کے محسن! (اب بھی احسان فرما) اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے سُوال کرتا ہوں کہ

اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِیْ وَتَضَعَ وِزْرِیْ وَتُصْلِحَ

میرے ذِکر کو بلندی عطا فرما اور میرے گناہوں کا بوجھ ہلکا کر اور میرے کاموں کو

اَمْرِیْ وَتُطَهِّرَ قَلْبِیْ وَتُنَوِّرَ لِیْ فِیْ قَبْرِیْ

دُرُست فرما اور میرے دل کو پاک کر اور میرے لئے قَبْر میں روشنی فرما

وَتَغْفِرَ لِیْ ذَنْبِیْ وَاَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی

اور میرے گناہ مُعاف فرما اور میں تجھ سے جنّت کے اونچے دَرَجوں کی بھیک مانگتا

مِنَ الۡجَنَّۃِ ط اٰمین بِجاہِ النَّبیِّ الامین صلی اللہ علیہ وسلم

ہوں۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الۡاَمین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ایک اہم مسئلہ

مُلۡتَزَم کے پاس نَمازِ طَواف کے بعد آنا اُس طَواف میں ہے جس کے بعد سَعۡی ہے اور جس کے بعد سَعۡی نہ ہو مَثَلًا طوافِ نَفۡل یا طَوافُ الزِّیارَۃ (جب کہ حج کی سَعۡی سے پہلے فارِغ ہو چکے ہوں) اُس میں نَماز سے پہلے **مُلۡتَزَم** سے لپٹیے، پھر مَقامِ اِبراہیم کے پاس جا کر دو رَکۡعَت نَماز ادا کیجئے۔ (اَلۡمَسۡلَکُ الۡمُتَقَسِّط ص۱۳۸)

آبِ زم زم پر آئیے!

اب بابُ الکعبہ کے سامنے والی سیدھ میں دور رکھے ہوئے آبِ زَم زَم شریف کے کولروں پر تشریف لائیے اور (یاد رہے! مسجِد میں آبِ زم زَم پیتے وَقت اعتِکاف کی نیّت ہونا ضروری ہے) قِبلہ رُو کھڑے کھڑے تین سانس میں خوب پیٹ بھر کر پئیں، **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ہمارے اور منافقین کے درمیان فرق یہ ہے کہ وہ زَمزَم پیٹ بھر کر نہیں پیتے۔ (ابن ماجہ ج۳ ص۴۸۹ حدیث ۳۰۶۱) ہر بار **بِسۡمِ اللہِ** سے شُروع کیجئے اور پینے کے بعد **اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ کہئے ہر بار کَعۡبۂ مُشَرَّفہ کی طرف نِگاہ اُٹھا

کر دیکھ لیجئے، باقی پانی جِسْم پر ڈالئے یا مُنہ، سَر اور بدن پر اُس سے مَسْح کر لیجئے مگر یہ اِحتِیاط رکھئے کہ کوئی قطرہ زمین پر نہ گرے۔ پیتے وَقْت دُعا کیجئے کہ قَبول ہے۔

دو فرامینِ مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ﴿۱﴾ یہ (آبِ زم زم) بابَرَکت ہے اور بھوکے کیلئے کھانا ہے اور مریض کیلئے شِفا ہے۔ (ابوداود طیالسی ص ٦١ حدیث ٤٥٧) ﴿۲﴾ زَم زَم جس مراد سے پِیا جائے اُسی کیلئے ہے۔ (اِبنِ ماجہ ج ۳ ص ٤٩٠ حدیث۳۰٦۲)

یہ زَم زم اُس لئے ہے جس لئے اِس کو پئے کوئی

اِسی زَم زَم میں جنّت ہے، اِسی زَم زَم میں کوثر ہے (ذوقِ نعت)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا

ترجمہ: اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے عِلْم نافِع اور کشادہ رِزْق

وَّ شِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ ط

اور ہر بیماری سے صِحّت یابی کا سُوال کرتا ہوں۔

آبِ زم زم پیتے وقت دُعا مانگنے کا طریقہ

شارِحِ مسلم شریف حضرتِ سیِّدُنا امام نَوَوِی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: پس اُس شَخْص کے لئے مُسْتَحَب ہے جو مغفِرت یا مَرَض وغیرہ سے شِفا کے لئے آبِ زم زم پینا چاہتا ہے کہ قبلہ رُو ہو کر پھر بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھے پھر کہے: ''اے اللہ مجھے یہ حدیث پہنچی کہ تیرے رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''آبِ زم زم اُس مقصد کے لئے ہے کہ جس کے لئے اسے پیا جائے۔'' (مسند امام احمد ج ۵ ص ۱۳۶ حدیث ۱۸۵۵) (پھر یُوں دعائیں مانگے مثلاً) اے اللہ! میں اسے پیتا ہوں تا کہ تو مجھے بَخْش دے یا اے اللہ! میں اسے پیتا ہوں اس کے ذَرِیعے اپنے مَرَض سے شِفا چاہتے ہوئے، اے اللہ! پس تو مجھے شِفا عطا فرمادے'' اور مِثْل اس کے (یعنی حسبِ ضَرورت اِسی طرح مختلف دعائیں کرے) (الایضاح فی مناسك الحج للنووی ص ۴۰۱)

زیادہ ٹھنڈا نہ پئیں

بَہُت ٹھنڈا پانی استِعمال نہ فرمائیں کہیں آپ کی عِبادت میں رُکاوٹ کے اسباب نہ پیدا ہو جائیں! نَفْس کی خواہش کو دباتے ہوئے ایسے کولر سے آبِ زَم زَم نوش فرمائیں جس پر لکھا ہو: **زَمْ زَمْ غَیرُ مُبَرَّد** (یعنی غیر ٹھنڈا زم زم)۔

نظر تیز ہوتی ہے آبِ زم زم دیکھنے سے نظر تیز ہوتی اور گناہ دُور ہوتے ہیں، تین[3] چُلّو سَر پر ڈالنے سے ذِلّت ورُسوائی سے حفاظت ہوتی ہے۔ (البحر العمیق فی المناسك ج ٥ ص ٢٥٦٩۔٢٥٧٣)

تُو ہر سال حج پر بُلا یاالٰہی
وہاں آبِ زم زم پِلا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صفا و مَروہ کی سعی اگر کوئی مجبوری یا تھکن وغیرہ نہ ہو تو ابھی ورنہ آرام کر کے صَفا و مَروہ کی سَعْی کے لئے تیار ہو جایئے[1]، یاد رہے کہ سَعْی میں اِضْطِباع یعنی کندھا کُھلا رکھنا نہیں ہے۔ اب سَعْی کے لئے حَجَرِ اَسْوَد کا پہلے ہی کی طرح دونوں[2] ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر یہ دُعا:

بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ط پڑھ کر اِستِلام کیجئے۔ اور نہ ہو سکے تو اُس کی طرف مُنہ کر کے **اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ**

---

[1] تہ خانے (BASEMENT) میں سَعْی کیجئے۔

اور دُرُود پڑھتے ہوئے فوراً بابُ الصَّفا پر آیئے! ''کوہِ صَفا'' چُونکہ ''مسجدِ حرام'' سے باہر واقِع ہے اور ہمیشہ مسجِد سے باہَر نکلتے وَقْت اُلٹا پاؤں نکالنا سُنَّت ہے، لہٰذا یہاں بھی پہلے اُلٹا پاؤں نکالئے اور حسبِ معمول دُرُود شریف پڑھ کر مسجِد سے باہَر آنے کی یہ دُعا پڑھئے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے تیرے فضل اور تیری رَحْمت کا سُوال کرتا ہوں۔

اب دُرُود و سلام پڑھتے ہوئے صَفا پر اِتنا چڑھئے کہ کعبۂ مُعَظَّمہ نظر آجائے اور یہ بات یہاں معمولی سا چڑھنے پر حاصل ہو جاتی ہے، عوامُ النّاس کی طرح زیادہ اُوپر تک نہ چڑھئے اب یہ دُعا پڑھئے:

اَبْدَءُ بِمَا بَدَأَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِہٖ ﴿اِنَّ الصَّفَا وَ

میں اس سے شُروع کرتا ہوں جس کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پہلے ذِکر کیا۔ ﴿ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک صَفا اور

الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآىِٕرِ اللّٰهِۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ

مَروَہ اللہ کے نشانوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج

اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَاؕ

یا عُمرہ کرے، اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے

وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۵۸﴾

اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نیکی کا صِلہ دینے والا خبردار ہے۔ (پ۲، البقرۃ: ۱۵۸)

صفا پر عوام کے مختلف انداز

کافی لوگ کعبہ شریف کی طرف ہتھیلیاں کرتے ہیں، بعض ہاتھ لہرا رہے ہوتے ہیں تو بعض تین بار کانوں تک ہاتھ اُٹھا کر چھوڑ دیتے ہیں، آپ ایسا نہ کریں بلکہ حسبِ معمول دُعا کی طرح ہاتھ کندھوں تک اُٹھا کر **کعبۂ مُعَظَّمہ** کی طرف مُنہ کئے اُتنی دیر تک دُعا مانگئے جتنی دیر میں **سُوْرَةُ الْبَقَرَة** کی **25** آیتوں کی تلاوت کی جائے، خوب گڑگڑا کر اور ہوسکے تو رو رو کر دُعا مانگئے کہ یہ **قَبولیَّت کا مَقام** ہے۔ اپنے لئے اور تمام جِنّ و اِنس مُسلمین کی خیر و بھلائی کے لئے اور احسانِ عظیم ہوگا کہ مجھ گنہگاروں کے سردار **سگِ مدینہ** عُفِیَ عَنْہُ کی بے حساب **مغفرت** ہونے کے لئے بھی دُعا مانگئے۔ **نیز دُرُود شریف** پڑھ کر یہ دُعا پڑھئے:[1]

---

[1] رَمْیِ جَمرات، وُقوفِ عَرَفات وغیرہ کے لئے جس طرح نیّت شَرْط نہیں اسی طرح **سَعْی** میں بھی شَرْط نہیں بِغیر نیّت کے بھی اگر کسی نے سَعْی کی تو ہوجائے گی مگر سَعْی میں نیّت کرلینا مُسْتَحَب ہے۔ نیّت نہیں ہوگی تو ثواب نہیں ملے گا۔

کوہِ صفا کی دُعا

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ

اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سوا

اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

کوئی عبادت کے لائق نہیں، اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے۔ اور حمد ہے **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کے لیے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا ھَدٰنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَآ اَوْلَانَا

حمد ہے **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کے لیے کہ اس نے ہم کو ہدایت کی، حمد ہے **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کے لیے کہ اس نے ہم کو دیا،

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَآ اَلْھَمَنَا ط اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ

حمد ہے **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کے لیے کہ اس نے ہم کو الہام کیا، حمد ہے **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کے لیے جس نے

ھَدٰنَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ ھَدٰنَا

ہم کو اس کی ہدایت کی اور اگر **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ ط لَہٗ

اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے سوا کوئی معبود نہیں، جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے

الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ

مُلک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے، وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ خود زندہ ہے

لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

مرتا نہیں، اُسی کے ہاتھ میں خیر ہے اور وہ ہر شے پر

قَدِيْرٌ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ صَدَقَ وَعْدَهٗ

قادر ہے۔ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے سوا کوئی معبود نہیں جو اکیلا ہے، اس نے اپنا وعدہ سچّا کیا

وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَاَعَزَّ جُنْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ

اوراپنے بندے کی مدد کی اوراپنے لشکر کو غالب کیا اور کافروں کی جماعتوں کوتنہا اس نے شکست دی۔

وَحْدَهٗ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ

اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے سوا کوئی معبود نہیں ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں،

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ط

اسی کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے اگرچہ کافر بُرا مانیں۔

﴿ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ

﴿ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی پاکی ہے شام و

تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ

صُبح اور اسی کے لیے حمد ہے آسمانوں

وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾

اور زمین میں اور تیسرے پہر کو اور ظہر کے وقت،

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ

وہ زندہ کو مُردہ سے نکالتا ہے اور مُردہ کو

الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ

زندہ سے نکالتا ہے اور زمین کو اُس کے مرنے کے بعد

مَوْتِهَا ؕ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾ ۞ اَللّٰهُمَّ

زندہ کرتا ہے اور اسی طرح تم نکالے جاؤ گے ۞ الٰہی!

كَمَا هَدَيْتَنِيْ لِلْاِسْلَامِ اَسْاَلُكَ اَنْ لَّا

تو نے جس طرح مجھے اسلام کی طرف ہدایت کی، تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ

تَنْزِعَهُ مِنِّيْ حَتّٰى تَوَفَّانِيْ وَاَنَا مُسْلِمٌ ؕ

اسے مجھ سے جُدا نہ کرنا یہاں تک کہ مجھے اسلام پر موت دے،

سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے لیے پاکی ہے اور **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کے لیے حمد ہے اور **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کے سوا کوئی معبود نہیں

وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اور **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) سب سے بڑا ہے، اور گناہ سے پھرنا اور نیکی کی طاقت نہیں مگر **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کی مدد سے

الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ عَلٰى سُنَّةِ

جو برتر و بُزُرگ ہے۔ الٰہی! تو مجھ کو اپنے

نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

نبی **محمد** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّت پر زندہ رکھ

وَتَوَفَّنِيْ عَلٰى مِلَّتِهٖ وَاَعِذْنِيْ مِنْ مُّضِلَّاتِ

اور ان کی ملّت پر وفات دے اور فِتنوں کی گمراہیوں

الْفِتَنِ ط اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ يُّحِبُّكَ

سے بچا، الٰہی! تو مجھ کو ان لوگوں میں کر جو تجھ سے مَحبّت رکھتے ہیں

وَيُحِبُّ رَسُوْلَكَ وَاَنْبِيَآئَكَ وَمَلٰٓئِكَتَكَ

اور تیرے رسول وانبیاء وملائکہ اور نیک بندوں سے

وَعِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ ط اَللّٰھُمَّ یَسِّرْ لِیَ

محبّت رکھتے ہیں۔ الٰہی! میرے لیے آسانی مُیَسَّر کر

الْیُسْرٰی وَجَنِّبْنِی الْعُسْرٰی اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ

اور مجھے سختی سے بچا، الٰہی! اپنے رسول محمد

عَلٰی سُنَّۃِ رَسُوْلِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ

صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی سنَّت پر مجھ کو زندہ رکھ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَتَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ

اور مسلمان مار اور

اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ

نیکوں کے ساتھ ملا اور جنَّتُ النَّعیم

وَّرَثَۃِ جَنَّۃِ النَّعِیْمِ وَاغْفِرْ لِیْ خَطِیْٓـئَتِیْ

کا وارِث کر اور قِیامت کے دن میری خطا

یَوْمَ الدِّیْنِ ط اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ اِیْمَانًا کَامِلًا

بخش دے۔ الٰہی! تجھ سے ایمانِ کامل

وَّقَلْبًا خَاشِعًا وَّنَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا

اور قلبِ خاشع کا ہم سُوال کرتے ہیں اور ہم تجھ سے عِلْمِ نافع

وَّيَقِيْنًا صَادِقًا وَّدِيْنًا قَيِّمًا وَّنَسْئَلُكَ

اور یقینِ صادِق اور دینِ مُستقیم کا سُوال کرتے ہیں اور ہر

الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ مِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ وَّنَسْئَلُكَ

بلا سے عَفْو و عافیّت کا سُوال کرتے ہیں اور

تَمَامَ الْعَافِيَةِ وَنَسْئَلُكَ دَوَامَ الْعَافِيَةِ

پوری عافیّت اور عافیّت کی ہمیشگی

وَنَسْئَلُكَ الشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ وَنَسْئَلُكَ

اور عافیت پر شکر کا سُوال کرتے ہیں اور آدمیوں

الْغِنٰى عَنِ النَّاسِ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

سے بے نیازی کا سُوال کرتے ہیں۔ الٰہی! تو دُرُود و سلام

وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ

و بَرَکت نازل کر ہمارے سردار **محمد** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

وَصَحْبِہٖ عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضَا نَفْسِكَ

اور ان کی آل و اصحاب پر بقدرِ شمار تیری مخلوق اور تیری رِضا

وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ كُلَّمَا

اور وزن تیرے عَرش کے اور بقدرِ درازی

ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ

تیرے کلمات کے جب تک ذِکر کرنے والے تیرا ذِکر کرتے رہیں اور جب تک غافِل تیرے

الْغَافِلُوْنَ ط اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ علیہ وسلم

ذِکر سے غافِل رہیں۔ اٰمین بِجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دُعا خَتْم ہونے کے بعد ہاتھ چھوڑ دیجئے اور دُرُود شریف پڑھ کر سَعْی کی نیّت اپنے دِل میں کر لیجئے مگر زَبان سے بھی کہہ لینا بہتر ہے۔ معنٰی ذِہن میں رکھتے ہوئے اِس طرح نیّت کیجئے:

سَعی کی نیّت

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اُرِیْدُ السَّعْیَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیری خوشنودی کی خاطِر صَفا اور مَروہ کے درمیان سَعْی کے

سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِّوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ فَيَسِّرْهُ

سات پھیرے کرنے کا ارادہ کر رہاہوں تو اسے میرے لئے آسان فرمادے

لِيْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ ط

اور اسے میری طرف سے قبول فرما۔

صفا مروہ سے اُترنے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اسْتَعْمِلْنِيْ بِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو مجھے اپنے پیارے نبی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّت کا تابع بنادے

عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَتَوَفَّنِيْ عَلٰى مِلَّتِهٖ وَاَعِذْنِيْ مِنْ

اور مجھے ان کے دین پر موت نصیب فرما اور مجھے پناہ دے

مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ط

فتنوں کی گمراہیوں سے اپنی رَحْمت کے ساتھ، اے سب سے زیادہ رَحْم کرنے والے۔

صفا سے اب ذِکر و دُرُود میں مشغول دَرمِیانہ چال چلتے ہوئے جانِبِ مَروہ چلئے (آج کل تو یہاں سَنگِ مَرمَر بچھاہُوا ہے اورائیر کُولر بھی لگے ہیں۔ایک سَعْی وہ بھی تھی جو

سیِّدَتُنا ہاجِرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے کی تھی، ذرا اپنے ذِہن میں وہ دِل ہلا دینے والا منظر تازہ کیجئے، جب یہاں بے آب وگیاہ میدان تھا اور ننھے مُنّے اِسماعیل عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام شدّتِ پیاس سے بِلک رہے تھے اور حضرتِ سیِّدَتُنا ہاجِرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا تلاشِ آب (پانی) میں بے تاب چِلچِلاتی دھوپ کے اندر اِن سنگلاخ راستوں میں پھر رہی تھیں) جُوں ہی **پہلا سبز میل** آئے مَرْد دَوڑنا شُروع کر دیں۔ (مگر مُہذَّب طریقے پر نہ کہ بے تحاشہ) اور سُوار سُواری تیز کر دیں، ہاں اگر بِھیڑ زِیادہ ہو تو تھوڑا رُک جائیے جب کہ بِھیڑ کم ہونے کی اُمّید ہو۔ دوڑنے میں یہ یاد رکھئے کہ خود کو یا کسی دوسرے کو اِیذا نہ پہنچے کہ یہاں دَوڑنا **سُنَّت** ہے جب کہ کسی مسلمان کو قَصْداً اِیذا دینا حرام۔ اِسلامی بہنیں نہ دَوڑیں۔ اب اِسلامی بھائی دوڑتے ہوئے اور اِسلامی بہنیں چلتے ہوئے یہ دُعا پڑھیں:

سبز میلوں کے دَرمیان پڑھنے کی دُعا

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے معاف فرما اور مجھ پر رَحم کر اور میری خطائیں جو کہ یقیناً تیرے عِلم میں ہیں اُن سے درگزر فرما، بے شک تُو

تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ ط اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ

جانتا ہے ہمیں اس کا عِلم نہیں۔ بے شک تو عزّت و اِکرام والا ہے

وَاهْدِنِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ ط اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا

اور مجھے صِراطِ مُستقیم پہ قائم رکھ، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ!

مَّبْرُوْرًا وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا ط

میرے حج کو مَبْرُور اور میری سَعْی کو مَشکور (پسندیدہ) کر اور میرے گناہوں کو بخش دے۔

جب دوسرا سبز میل آئے تو آہستہ ہوجائیے اور درمیانہ چال سے جانِبِ مَروہ بڑھے چلئے۔اے لیجئے! **مَروہ شریف** آگیا، عوامُ النّاس دُور اُوپر تک چڑھے ہوئے ہیں۔آپ اُن کی نَقْل مت کیجئے یہاں پہلی سیڑھی پر چڑھنے بلکہ اُس کے قریب زمین پر کھڑے ہونے سے بھی مَروہ پر چڑھنا ہوگیا، یہاں اگرچہ عمارات بن جانے کے سبب کعبہ شریف نظر نہیں آتا مگر کعبۂ مُشرَّفہ کی طرف مُنہ کر کے صَفا کی طرح اُتنی ہی دیر تک دُعا مانگئے۔اب نیّت کرنے کی ضَرورت نہیں کہ وہ تو پہلے ہوچکی یہ **ایک پھیرا** ہوا۔

اب حسبِ سابِق دُعا پڑھتے ہوئے مَروہ سے جانِبِ صَفا چلئے اور حسبِ معمول **مِیلَینِ اَخضَرَین** (یعنی سبز میلوں) کے دَرمِیان مَرْد دوڑتے ہوئے اور **اِسلامی بہنیں** چلتے ہوئے وُہی دُعا پڑھیں، اب صَفا پر پہنچ کر **دو پھیرے** پورے ہوئے۔اِسی

طرح صَفا اور مَروَہ کے دَرمِیان چلتے، دوڑتے ساتواں پھیرا مَروَہ پر خَتْم ہوگا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی سَعْی مکمَّل ہوئی۔

دورانِ سعی ایک ضروری احتیاط بسا اوقات لوگ مَسْعیٰ میں نَماز پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ دورانِ طَواف تو نَمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے مگر دورانِ سَعْی ناجائز۔ ایسے موقع پر رُک کر نَمازی کے سلام پھیرنے کا انتِظار کرلیجئے۔ ہاں کسی گزرنے والے کو آڑ بنا کر گزر سکتے ہیں۔

نمازِ سعی مُستحب ہے اب ہو سکے تو مسجِدِ حرام میں دو رَکْعَت نَمازِ نَفْل (اگر مکروہ وَقْت نہ ہو تو) ادا کرلیجئے کہ مُسْتَحَب ہے۔ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سَعْی کے بعد مَطاف کے کَنارے حَجَرِ اَسْوَد کی سیدھ میں دو نَفْل ادا فرمائے ہیں۔ (مُسنَد اِمام احمد ج ۱۰ ص ۳۵۴ حدیث ۲۷۳۱۳، رَدُّالْمُحتار ج ۳ ص ۵۸۹) **اِنہیں طَواف وسَعْی کا نام عُمرہ ہے۔** قارِن و مُتَمَتِّع کے لئے یِہی "عُمرہ" ہوگیا۔

شَرَف مجھ کو عُمرے کا مولیٰ دِیا ہے

کرم مجھ گنہگار پر یہ بڑا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

طوافِ قُدوم

مُفْرِد کے لئے یہ طَواف، طَوافِ قُدُوم یعنی حاضِریِ دَربار کا مُجرا (یعنی سلامی) ہوا۔ قارِن اِس کے بعد طَوافِ قُدُوم کی نیَّت سے مزید ایک طَواف وسَعْی کرلے۔ طَوافِ قُدُوم، قارِن ومُفْرِد دونوں کے لئے سُنَّتِ مُؤَکّدہ ہے، اگر تَرک کیا تو بُرا کیا مگر دَم وغیرہ واجِب نہیں۔ (بہارِشریعت ج ا ص ۱۱۱۱)

حلق یا تقصیر

اب مرد حَلْق کریں یعنی سَر مُنڈوادیں یا تَقْصِیر کریں یعنی بال کتروائیں۔ مگر حَلْق کروانا بہتر ہے۔ حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حِجَّۃُ الْوَداع میں حَلْق کرایا اور سر منڈوانے والوں کے لیے تین [۳] بار دعائے رَحْمت فرمائی اور کترَوانے والوں کے لیے ایک بار۔ (بُخاری ج ۱ ص ۵۷٤ حدیث ۱۷۲۸)

تقصیر کی تعریف

تَقْصِیر یعنی کم از کم چوتھائی (1/4) سَر کے بال اُنگلی کے پَورے برابر کٹوانا۔ اِس میں یہ اِحتِیاط رکھئے کہ ایک پَورے سے زِیادہ کٹیں تاکہ سَر کے بیچ میں جو چھوٹے چھوٹے بال ہوتے ہیں وہ بھی ایک پَورے کے برابر کٹ جائیں۔ بعض لوگ قینچی سے دوتین جگہ کے چند بال کاٹ لیا کرتے ہیں، حَنَفِیّوں کے لئے یہ طریقہ غَلَط ہے اور اِس طرح اِحْرام کی پابندیاں بھی خَتْم نہ ہوں گی۔

اسلامی بہنوں کی تقصیر

اِسلامی بہنوں کو سَر مُنڈانا حرام ہے وہ صِرف تقصیر کروائیں۔ اِس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اپنی چُٹیا کے سِرے کو اُنگلی کے گرد لپیٹ کر اُتنا حصّہ کاٹ لیں، لیکن یہ اِحتیاط لازِمی ہے کہ کم از کم چوتھائی (1/4) سَر کے بال ایک پَورے کے برابر کٹ جائیں۔

لگاؤ دل کو نہ دنیا میں ہر کسی شے سے
تعلُّق اپنا ہو کعبے سے یا مدینے سے (سامانِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

طوافِ قُدوم والوں کے لئے ہدایت

طَوافِ قُدُوم میں اِضْطِباع ورَمَل اور سَعْی ضَروری نہیں مگر اِس میں نہیں کریں گے تو یہ سارے اَفعال ''طَوافُ الزِّیارَۃ'' میں کرنے ہوں گے، ہوسکتا ہے اُس وَقْت تھکن وغیرہ کے سبب دُشواری پیش آئے لہٰذا اِسے مُطْلَقاً ترکیب میں داخِل کردیا ہے کہ اِس طرح طَوافُ الزِّیارَۃ میں اِن چیزوں کی حاجت نہ ہوگی۔

مُتَمتِّع کیلئے ہدایت

مُفْرِد وقارِن توحج کے رَمَل وسَعْی سے ''طَوافِ قُدوم'' میں فارِغ ہو چُکے مگر مُتَمتِّع نے جو

طَواف وسَعْی کئے وہ ''عُمرے'' کے تھے اور اس کے لئے ''طَوافِ قُدوم'' سُنَّت نہیں ہے کہ اِس میں فَراغت پالے۔ لہٰذا اگر'' **مُتَمَتِّع** '' بھی پہلے سے فارِغ ہونا چاہے تو جب **حج** کا اِحْرام باندھے اُس وَقْت ایک نَفْلی طَواف میں رَمَل وسَعْی کرلے، اب اُسے بھی **طَوافُ الزِّیارَۃ** میں اِن اُمور کی حاجت نہ رہے گی۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۱۱۲) 6 یا 7 یا 8 **ذُوالْحِجَّہ** کو اگر حج کا اِحرام باندھا تو عُمُوماً بَہُت زیادہ بِھیڑ ہوتی ہے، اگر چاہیں تو حج کے رَمَل وسَعْی کیلئے ابھی **نفلی طَواف** نہ کیجئے، **طَوافُ الزِّیارَۃ** میں کرلیجئے کہ اِحرام بھی نہیں ہوگا اور اُمّید ہے بھیڑ میں بھی قدرے کمی پائیں گے، 10 کو پھر بھی خوب ہُجُوم ہوتا ہے البتّہ 11 اور 12 کو رش میں کافی کمی آجاتی ہے۔

تمام حاجیوں کیلئے مَدَنی پھول

اب تمام حُجّاجِ کِرام (قارِن، مُتَمتِّع اور مُفْرِد) سب کے سب **مِنٰی شریف** جانے کیلئے **مَکَّۂ مُعَظَّمہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا میں آٹھویں **ذُوالْحِجَّہ** کے اِنتِظار میں اپنی زندَگی کے حسین لمحات گزار رہے ہیں۔ **پیارے عاشقانِ رسول !** یہ وہ مقدّس گلیاں ہیں جن میں ہمارے پیارے پیارے آقا مکّی مَدَنی مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی حیاتِ طَیِّبہ کے کم وبیش 53 سال گزارے ہیں، یہاں ہر

جگہ محبوبِ اکرم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے نقشِ قدم ہیں، اِن مبارَک گلیوں کا خوب خوب اَدَب کیجئے۔ **خبردار!** گناہ تو کُجا گناہ کا تصوُّر بھی نہ آنے پائے کہ حُدودِ حَرَم میں **اگر ایک نیکی لاکھ کے برابر ہے تو گُناہ بھی لاکھ گُنا ہے۔** گالی گلوچ، غیبت، چغلی، جھوٹ، بدنِگاہی، بدگمانی وغیرہ ہمیشہ حرام ہیں مگر یہاں کا جُرم تو لاکھ گُنا ہے۔ ہرگز ایسی حَماقت مَت کیجئے کہ حَلْق کرواتے ہوئے ساتھ ہی **مَعاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ! داڑھی بھی مُنڈ وادی! خبردار! **داڑھی مُنڈوانا یا کترواکر ایک مُٹّھی سے چھوٹی کرڈالنا** دونوں حرام اور جہنَّم میں لے جانے والے کام ہیں اور یہاں تو اگر ایک بار بھی یہ حرکت کریں گے تو لاکھ بار حرام کا گناہ ملے گا۔ اے **عاشِقانِ رسول!** اب تو آپ کے چِہرے کو مکّے مدینے کی ہوائیں چُوم رہی ہیں، مان جایئے! اِن مُبارَک بالوں کو بڑھنے ہی دیجئے اور اب تک **جتنی** بار مُنڈوائی یا ایک مُٹّھی سے گھٹائی اِس سے توبہ کرلیجئے اور ہمیشہ کے لئے پیارے آقا مکّی مَدَنی مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی پاکیزہ سُنَّت کو اپنے چہرے پر سجالیجئے۔

سرکار کا عاشِق بھی کیا داڑھی منڈاتا ہے؟

کیوں عِشْق کا چہرے سے اِظہار نہیں ہوتا! (وسائلِ بخشش ص ۲۳۴)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جب تک مکّۃُ مکرّمہ میں رہیں کیا کریں؟[1]

﴿۱﴾ خوب نَفْلی طَواف کیجئے، یہ یاد رہے کہ طَوافِ نَفْل میں طَواف کے بعد پہلے مُلْتَزَم سے لپٹنا ہے اِس کے بعد دو رَکْعَت مَقامِ اِبراہیم پر ادا کرنی ہیں ﴿۲﴾ کبھی حُضُورِ اَکرم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نام کا طَواف کیجئے تو کبھی غوثُ الْاَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نام کا، کبھی اپنے پِیر و مُرشِد کے نام کا کیجئے تو کبھی اپنے والِدَین کے نام کا ﴿۳﴾ خوب نَفْلی روزے رکھ کر فی روزہ لاکھ لاکھ روزے کا ثواب لوٹیے، اِس بات کا دھیان رکھئے کہ مسجِدُ الْحرام (یا کسی بھی مسجِد) میں روزہ اِفطار کرنے کیلئے کھجور وغیرہ کھائیں یا آبِ زَم زَم پئیں اِعتِکاف کی نیَّت ہونا ضَروری ہے ﴿۴﴾ جب کبھی کعبۃُ اللہ پر نَظَر پڑے تین بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط کہئے اور دُرُود شریف پڑھ کر دُعا مانگئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! قَبول ہوگی ﴿۵﴾ جن کی پیدل حج کی نیّت ہے وہ دو چار روز قَبل مِنٰی شریف، مُزدَلِفہ شریف اور عَرَفات شریف حاضِر ہو کر اپنے خَیمے دیکھ کر نشانیاں مقرّر کرلیں، نیز اُس راستے کا انتخاب کرلیں کہ جو بآسانی ان خیموں تک پہنچا دے، ورنہ بِھیڑ میں سَخت آزمائش ہوسکتی ہے۔ (اسلامی بہنوں کو بس میں ہی عافیّت

---

[1] زیارتِ حرمین کے بارے میں صَفْحہ 242 مُلاحَظہ فرمائیے۔

ہے۔ پیدل چلنے میں اسلامی بھائیوں سے اختلاط اور بچھڑنے کا خطرہ رہتا ہے نیز مُزدلِفہ میں داخلے کے وَقت لاکھوں کی بھیڑ میں اسلامی بہنوں کو سنبھالنے میں وہ آزمائش ہوتی ہے کہ اَلْاَمان وَالْحفیظ) ﴿۶﴾ ''شاپنگ'' میں زیادہ وَقت صَرف کرنے کے بجائے عبادت میں وَقت گزارنے کی کوشش فرمایئے، بار بار یہ سُنہری موقع ہاتھ نہیں آتا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

چپلوں کے بارے میں ضروری مسئلہ

مسجدِ حرام ومسجدُ النّبویِّ الشَّریف علٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے مبارَک دروازوں کے باہَر بے شمار لوگ جوتے چپّل اُتار دیتے ہیں پھر واپسی میں جو بھی جُوتا پسند آیا پہن کر چلتے بنتے ہیں! اِس طرح کے جُوتے یا چپّل بِلا اجازتِ شَرعی جتنی بار استِعمال کریں گے اُتنی تعداد میں گناہ ہوتا رہے گا مَثَلاً بِلا اجازتِ شَرعی ایک بار کے اُٹھائے ہوئے جُوتے 100 بار پہنے تو 100 مرتبہ پہننے کا گناہ ہوا۔ اِن جُوتوں کے اَحکام ''لُقَطہ'' (یعنی کسی کی گِری پڑی چیز) کے ہیں کہ مالِک ملنے کی امّید ہی خَتْم ہو جائے تو جس کو یہ ''لُقَطہ'' ملا اگر یہ فَقیر ہے تو خود رکھ سکتا ہے ورنہ کسی فَقیر کو دے دے۔

جس نے دوسروں کے جوتے ناجائز استعمال کرلئے اب کیا کریں؟ (مدینہ)

مذکورہ انداز پر دُنیا میں جس نے جہاں سے بھی اِس طرح کی حَرَکت کی وہ گنہگار ہے۔ اپنے لئے ''**لُقطہ**'' یعنی گِری پڑی چیز اُٹھالے جانے والے پر فَرض ہے کہ توبہ بھی کرے اور اِس طرح جتنے بھی جوتے چپّل یا چیزیں لی ہیں، اگر ان کے اَصل مالِکوں یا وہ نہ رہے ہوں تو اُن کے وارِثوں تک پہنچانا مُمکِن نہ ہو تو وہ ساری چیزیں یا اگر وہ اشیاء باقی نہیں رہیں تو اُن کی قیمت کسی مسکین کو دیدے۔ یا ان کی قیمت مسجِد و مدرَسہ وغیرہ میں دیدے۔

(لُقطے کے تفصیلی مسائل کیلئے بہارِ شریعت جلد 2 صَفْحَہ 471 تا 484 کا مُطالَعَہ فرمائیے)

آہ! جو بو چکا ہوں، وَقْتِ دِرَو[1]
ہو گا حسرت کا سامنا یا رب! (ذوقِ نعت)

[1] یعنی فَصل کاٹتے وقت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمّد

اسلامی بہنوں کیلئے مَدَنی پھول (مدینہ)

عورتیں نماز فَرْوُدگاہ (یعنی قِیام گاہ) ہی میں پڑھیں۔ نَمازوں کے لیے جو مسجِدَین کرِیْمَین میں حاضِر ہوتی ہیں جَہالت ہے کہ مقصود ثواب ہے اور خود پیارے سرکار، مَدَنی تاجدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''عورت کو میری مسجِد (یعنی مسجِدِ نَبَوی

عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام) میں نَماز پڑھنے سے زیادہ ثواب گھر میں پڑھنا ہے۔''

(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۱۱۲، مُسنَدِ اِمام احمد بن حنبل ج ۱۰ ص ۳۱۰ حدیث ۲۷۱۵۸)

طواف میں سات باتیں حرام ہیں

طواف اگرچِہ نَفْل ہو، اُس میں یہ سات باتیں حرام ہیں:

﴿۱﴾ بے وُضو طواف کرنا ﴿۲﴾ بِغیر مجبوری ڈولی میں یا کسی کی گود میں یا کسی کے کندھوں وغیرہ پر طواف کرنا ﴿۳﴾ بِلا عُذْر بیٹھ کر سَرَکنا یا گھٹنوں پر چلنا ﴿۴﴾ کعبے کو سیدھے ہاتھ پر لے کر اُلٹا طواف کرنا ﴿۵﴾ طواف میں ''حَطِیم'' کے اَندر ہو کر گزرنا ﴿۶﴾ سات پھیروں سے کم کرنا ﴿۷﴾ جو عُضْو سَتْر میں داخِل ہے اُس کا چوتھائی (1/4) حصّہ کُھلا ہونا، مَثَلاً ران یا آزاد عورت کا کان یا کلائی۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۱۱۲)

اِسلامی بہنیں خوب اِحتِیاط کریں، دَورانِ طواف خُصُوصاً حَجَرِ اَسْوَد کا اِستِلام کرتے وَقْت کافی خواتین کی چوتھائی کلائی تو کیا بعض اَوقات پوری کلائی کُھل جاتی ہے! (طَواف کے علاوہ بھی غیر مَحْرَم کے سامنے سَر کے بال یا کان یا کلائی کھولنا حرام وگناہ ہے۔ پردے کے تفصیلی اَحکام معلوم کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 397 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''پردے کے بارے میں سُوال جواب'' کامُطالَعہ فرمائیے)

طواف کے گیارہ مکروہات

﴿۱﴾ فُضُول بات کرنا ﴿۲﴾ ذِکْر و دُعا یا تِلاوت یا نعت ومناجات یا کوئی کلام بُلند آواز سے کرنا ﴿۳﴾ حمد و صلوٰۃ و مَنقبت کے سِوا کوئی شِعْر پڑھنا ﴿۴﴾ ناپاک کپڑوں میں طواف کرنا۔ (مُستَعمَل چپّل یا جُوتے ساتھ لئے طواف نہ کریں اِحتِیاط اِسی میں ہے) ﴿۵﴾ رَمَل یا ﴿۶﴾ اِضْطِباع یا ﴿۷﴾ بوسۂ سنگِ اَسود جہاں جہاں ان کا حکم ہے ترک کرنا ﴿۸﴾ طواف کے پھیروں میں زِیادہ فاصِلہ دینا۔ ہاں ضَرورت ہو تو اِستنجا کے لیے جاسکتے ہیں، وُضو کر کے باقی پورا کر لیجئے ﴿۹﴾ ایک طَواف کے بعد جب تک اُس کی دو رَکْعَتَیں نہ پڑھ لیں دوسرا طواف شُروع کر دینا۔ ہاں اگر مکروہ وَقْت ہو تو حَرَج نہیں۔ مَثَلاً صُبْحِ صادِق سے لے کر سورج بُلند ہونے تک یا بعدِ نمازِ عَصْر سے غُروبِ آفتاب تک کہ اِس میں کئی طَواف بِغیر ''نمازِ طَواف'' جائز ہیں البتّہ مکروہ وَقْت گزر جانے کے بعد ہر طواف کے لئے دو دو رَکْعَت ادا کرنی ہوں گی ﴿۱۰﴾ طَواف میں کچھ کھانا ﴿۱۱﴾ پیشاب یا رِیْح وغیرہ کی شِدَّت ہوتے ہوئے طَواف کرنا۔

(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۱۱۳، اَلْمَسلَکُ الْمُتَقَسِّط لِلقاری ص ۱۶۵)

طواف و سعی میں یہ مُباحات کام جائز ہیں

﴿۱﴾ سلام کرنا ﴿۲﴾ جواب دینا ﴿۳﴾ ضَرورت کے وَقت بات کرنا ﴿۴﴾ پانی پینا (سَعی میں کھا بھی سکتے ہیں) ﴿۵﴾ حمد و نعت یا مَنقَبت کے اَشعار آہِستہ آہِستہ پڑھنا ﴿۶﴾ دَورانِ طَواف نَمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے کہ طَواف بھی نَماز ہی کی طرح ہے مگر سَعی کے دَوران گزرنا جائز نہیں ﴿۷﴾ فتویٰ پوچھنا یا فتویٰ دینا۔ (اَیضاً ص ۱۱۱۴، اَلْمَسْلَکُ الْمُتَقَسِّط ص ۱۶۲)

سَعی کے 10 مکروہات

﴿۱﴾ بِغیر ضَرورت اِس کے پھیروں میں زِیادہ فاصِلہ (وقفہ۔دُوری) دینا۔ ہاں قضائے حاجت یا تجدیدِ وُضُو کے لئے جاسکتے ہیں (سَعی میں وُضُو ضَروری نہیں، مُستَحَب ہے) ﴿2﴾ خرید و ﴿3﴾ فروخت ﴿4﴾ فُضُول کلام ﴿5﴾ ''پریشان نظری'' یعنی اِدھر اُدھر فُضُول دیکھنا سَعی میں بھی مکروہ ہے اور طَواف میں اور زِیادہ مکروہ ﴿6﴾ صَفا، یا ﴿7﴾ مَروَہ پر نہ چڑھنا (معمولی سا چڑھئے اوپر تک نہیں) ﴿8﴾ بِغیر مجبوری مَرد کا ''مَسْعٰی'' میں نہ دوڑنا ﴿9﴾ طَواف کے بعد بَہُت تاخیر سے سَعی کرنا ﴿10﴾ سَترِ عورت نہ ہونا۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۱۱۵)

سعی کے چار متفرق مدنی پھول

﴿۱﴾ سعی میں پَیدل چلنا واجب ہے جبکہ عُذر نہ ہو (بِلا عُذر سُواری پر یا گِھسَٹ کر کی تو دَم واجِب ہوگا) (لُبابُ المَناسِك ص ۱۷۸) ﴿۲﴾ سعی کے لئے طَہارت شَرط نہیں حَیض و نِفاس والی بھی کرسکتی ہے (عالمگیری ج۱ص ۲۲۷) ﴿۳﴾ جِسْم ولباس پاک ہوں اور باوُضو بھی ہوں یہ مُستَحَب ہے۔ (بہارِشریعت ج۱ص ۱۱۱۰) ﴿۴﴾ سعی شُروع کرتے وَقت پہلے صَفا کی دُعا پڑھئے پھر سعی کی نیّت کیجئے۔ سعی کے مُتَعَدِّد افعال ہیں، جیسا کہ حَجَرِ اَسْوَد کا اِستِلام، صَفا پر چڑھنا، دُعا مانگنا وغیرہ ان سب پر نیّتیں کرلے تو اچھا ہے، کم از کم دل میں یہ نیّت ہونا بھی کافی ہے حُصُولِ ثواب کیلئے اصل سعی سے پہلے کے اَفعال کررہا ہوں۔

اسلامی بہنوں کیلئے خاص تاکید

اِسلامی بہنیں یہاں بھی اور ہر جگہ مَردوں سے الگ تھلگ رہیں۔ اَکثر نادان عورتیں ''حَجَرِ اَسْوَد'' اور رُکنِ یَمانی کو چُومنے کے لیے یا کعبۃُ اللہ شریف کے قریب جانے کے لئے بے دَھڑک مَردوں میں جا گُھستی ہیں۔ توبہ! توبہ! یہ سَخْت بے باکی ہے۔ اسلامی بہنوں کیلئے ٹھیک دوپَہر کے وَقت مَثَلاً دن کے 10 بجے طَواف کرنا مناسِب ہے کہ اُس وَقت بھیڑ کم ہوتی ہے۔

مدینہ 1: بارِش اور میزابِ رحمت

بارِش کے دَوران حَطیم شریف میں بَہُت بھیڑ ہوجاتی ہے، میزابِ رَحمت سے نچھاور ہونے والا مبارَک پانی لینے کیلئے حاجی صاحِبان دیوانہ وار لپکتے ہیں اِس میں زخمی ہونے بلکہ کُچل کر مرجانے تک کا خطرہ ہوتا ہے، ایسے موقع پر اسلامی بہنوں کو دُور رَہنا ضَروری ہے۔

ہے طَوافِ خانۂ کعبہ سعادت مرحبا!
خوب برستا ہے یہاں پر ابرِ رَحمت مرحبا!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمّد

مدینہ 2: حج کا احرام باندھ لیجئے

اگر آپ نے ابھی تک حج کا اِحْرام نہیں باندھا تو 8 ذُوالْحِجَّہ کو بھی باندھ سکتے ہیں مگر سَہولت 7 کو رہے گی کیوں کہ مُعَلِّم اپنے اپنے حاجیوں کو ساتویں کی عشاء کے بعد سے مِنٰی شریف پہنچانا شُروع کردیتے ہیں۔ مسجِدِ حرام میں غیر مکروہ وَقْت میں اِحْرام کے دو نَفْل ادا کرکے معنٰی پرنظر رکھتے ہوئے اس طرح حج کی نِیَّت کیجئے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ

اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میں حج کا ارادہ کرتا ہوں تُو میرے لئے اِسے آسان کر اور مجھ سے

مِنِّیْ ط وَاَعِنِّیْ عَلَیْهِ وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِ ط نَوَیْتُ

قبول فرما اور اِس میں میری مدد کر اور میرے لئے اِس میں بَرَکت دے، نیّت کی میں نے

الْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِهٖ لِلّٰهِ تَعَالٰی ط

حج کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اِس کا اِحْرام باندھا۔

نیَّت کے بعد اِسلامی بھائی بُلند آواز سے اور اِسلامی بہنیں دِھیمی آواز میں تین تین مرتبہ لَبَّیْک پڑھیں۔ اب ایک بار پھر آپ پر اِحْرام کی پابندیاں عائد ہو گئیں۔

ایک مفید مشورہ

اگر آپ چاہیں تو ایک نَفلی طواف میں حج کے اِضْطِباع، رَمَل اور سَعْی سے فارِغ ہو لیجئے، اِس طرح طوافُ الزِّیارۃ میں آپ کو رَمَل اور سَعْی کی ضَرورت نہیں رہے گی۔ مگر یہ ذِہن میں رہے کہ 7 اور 8 کو بِھیڑ بَہُت زیادہ ہوتی ہے، نیز 10 کو طوافُ الزِّیارۃ میں بھی کافی ہُجُوم ہوتا ہے البتّہ 11 اور 12 کے طوافُ الزِّیارۃ میں رَش میں کمی آجاتی ہے اور سَعْی میں بھی قدرے آسانی رہتی ہے۔

مِنٰی کو روانگی

آج آٹھویں شب ہے، بعدِ نمازِ عشاء ہر طرف دُھوم پڑی ہے، سب کو ایک ہی دُھن ہے کہ مِنٰی چلو! آپ بھی تیّار ہو جایئے، اپنی ضَروریات کی اَشیاء مَثَلاً تسبیح، مُصلّٰی، قِبلہ نُما، گلے میں لٹکانے

والی پانی کی بوتل، ضَرورت کی دوائیں، مُعَلِّم کا ایڈریس اور یہ تو ہر وَقت ساتھ ہی ہونا چاہیے تاکہ راستہ بھول جانے یا **مَعَاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ حادِثے یا بے ہوشی کی صُورت میں کام آئے۔ اگر حَجَّنیں ساتھ ہیں تو سبز یا کسی بھی نمایاں رنگ کے کپڑے کا ٹکڑا ان کے سَر کی پچھلی جانِب بُرقع میں سی لیجئے، تاکہ بھیڑ بھاڑ میں پہچان ہو سکے، راہ چلتے خُصُوصاً رَش میں انہیں اپنے آگے رکھئے اگر آپ آگے رہے اور یہ زیادہ پیچھے رہ گئیں تو بچھڑ سکتی ہیں۔ اَخراجات برائے طَعام وقُربانی وغیرہ وغیرہ ساتھ لینا نہ بھولئے، چولھا نہ لیجئے کہ وہاں مَنْع ہے۔ اگر ممکن ہو تو مِنٰی، عَرَفات، مُزْدَلِفہ وغیرہ کا سفر پیدل ہی طے کیجئے کہ جب تک مَکَّہ شریف پلٹیں گے ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں ملیں گی۔ **وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ**۔ راستے بھر **لَبَّیْک** اور ذِکْرو دُرُود کی خوب خوب کثرت کیجئے۔ جُوں ہی مِنٰی شریف نظر آئے دُرُود پاک پڑھ کر یہ دُعا پڑھئے:

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ مِنًی فَامْنُنْ عَلَیَّ بِمَا مَنَنْتَ

اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! یہ مِنٰی ہے مجھ پر وہ اِحسان فرما جو

بِہٖ عَلٰۤی اَوْلِیَآئِکَ ط

تُو نے اپنے اولیاء پر فرمایا۔

اے لیجئے! اب آپ مِنٰی شریف کی حسین وادیوں میں داخِل ہو گئے، مرحبا! کس

قدر دِلکُشا منظر ہے، کیا زمین، کیا پہاڑ، ہر طرف خیموں کی بہار ہے۔ آپ بھی اپنے مُعلِّم کی طرف سے دیئے ہوئے خَیمے میں قِیام فرمائیے۔ **8 کی ظُہر سے لے کر کل نویں کی فَجر تک پانچ نَمازیں آپ کو مِنٰی شریف میں ادا کرنی ہیں کیوں کہ اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کے پیارے محبوب** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **نے ایسا ہی کیا ہے۔**

مِنٰی شریف میں پہلے دن جگہ کیلئے لڑائیاں

مِنٰی شریف کی آج کی حاضِری عظیم عبادت ہے، اور لاکھوں لاکھ حُجّاج اِس عبادت کیلئے جَمع ہو گئے ہیں، اس لیے شیطان بھی ایک دم بپھرا ہوا ہے اور بات بات پر حاجیوں کو غُصّہ دلا رہا ہے، اِس کا یوں بھی اظہار ہو رہا ہے کہ خیموں میں جگہ کیلئے بعض حُجّاج اُلجھنے اور شور شَرابے میں مشغول ہیں۔ آپ شیطان کے وار سے ہوشیار رہئے اگر کوئی حاجی صاحِب آپ کی جگہ پر واقِعی قابِض ہو گئے ہیں تو ہاتھ جوڑ کر نرمی سے ان کو سمجھائیے اگر وہ نہیں مانتے اور آپ کے پاس کوئی مُتَبادِل (مُ۔ تَ۔ بادِل) جگہ بھی نہیں تو جھگڑنے کے بجائے مُعلِّم کے آدمی کو طلب فرما لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ بَہَر حال آپ کو دل بڑا رکھنا اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مہمانوں کے ساتھ نرمی اور درگزر سے کام لینا ہے، آج کا دِن بَہُت اَہم ہے ہوسکتا ہے کچھ لوگ گپ شپ کر رہے ہوں، مگر آپ اپنی عِبادت میں لگے

رہیے، ہو سکے تو ان کو نیکی کی دعوت دیجئے کہ یہ بھی ایک اعلیٰ دَرَجے کی عبادت ہے۔
آج آنے والی رات شبِ عَرَفہ ہے، ممکن ہو تو یہ رات ضَرور عبادت میں گزاریئے کہ
سونے کے دِن بہُت پڑے ہیں، ایسے مَواقِع بار بار کہاں نصیب ہوتے ہیں!

دعائے شبِ عرفہ مدینہ

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہے: جو شخص عَرَفے کی رات میں یہ دعائیں ہزار مرتبہ پڑھے تو جو کچھ **اللہ** تعالٰی سے مانگے گا پائے گا جب کہ گناہ یا قَطعِ رِحم (یعنی رشتے داری کاٹنے) کا سُوال نہ کرے۔ (دُعا یہ ہے:)

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ فِی السَّمَآءِ عَرۡشُہٗ ط سُبۡحٰنَ

پاک ہے وہ جس کا عرش بُلندی میں ہے۔ پاک ہے

الَّذِیۡ فِی الۡاَرۡضِ مَوۡطِئُہٗ ط سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ فِی

وہ جس کی حکومت زمین میں ہے، پاک ہے وہ کہ جس کا

الۡبَحۡرِ سَبِیۡلُہٗ ط سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ فِی النَّارِ

راستہ دریا میں ہے، پاک ہے وہ کہ نار میں اس کی

سُلۡطَانُہٗ ط سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ فِی الۡجَنَّۃِ رَحۡمَتُہٗ ط

سلطنت ہے، پاک ہے وہ کہ جنّت میں اس کی رَحمت ہے،

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ فِی الۡقَبۡرِ قَضَائُہٗ ط سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ

پاک ہے وہ کہ قبر میں اسی کا حکم ہے ، پاک ہے وہ کہ

فِی الۡھَوَآءِ رُوۡحُہٗ ط سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ رَفَعَ السَّمَآءَ ط

ہوا میں جو روحیں ہیں اسی کی مِلک ہیں، پاک ہے وہ کہ جس نے آسمان کو بُلند کیا،

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ وَضَعَ الۡاَرۡضَ ط سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ لَا

پاک ہے وہ کہ جس نے زمین کو پَست کیا، پاک ہے وہ کہ اس کے عذاب سے

مَلۡجَاَ وَلَا مَنۡجٰی مِنۡہُ اِلَّآ اِلَیۡہِ ط

پناہ ونجات کی کوئی جگہ نہیں مگر اُسی کی طرف۔

نویں رات مِنٰی میں گزارنا سنّتِ مؤکّدہ ہے

راتوں رات مُعَلِّموں کی بسیں سُوئے عَرَفات شریف چل پڑتی ہیں اور مِنٰی شریف میں نَویں رات گزارنے کی سُنّتِ مُؤَکَّدہ لاکھوں حاجیوں کی فوت ہو جاتی ہے۔ **بہارِ شریعت** میں ہے: اگر رات کو مِنٰی میں رہا مگر صُبحِ صادِق ہونے سے پہلے یا نَمازِ فَجر سے پہلے یا آفتاب نکلنے سے پہلے **عرفات** کو چلا گیا تو بُرا کیا۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۱۱۲۰) معلومات کی کمی کے باعِث بے شُمار حُجّاج صُبحِ صادِق

سے قبْل ہی نمازِ فجْر ادا کر لیتے ہیں! جلد بازی سے کام لینے کے بجائے حاجی صاحِبان اپنے مُعلِّم سے مل کر مِنٰی شریف میں رات گزارنے کی ترکیب بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کیلئے طُلوعِ آفتاب کے بعد بس کا بندوبَسْت ہو جائیگا۔

چلو عَرفات چلتے ہیں وہاں حاجی بنیں گے ہم
گنہ سے پاک ہوں گے لوٹ کے جس دم چلیں گے ہم

عَرفات شریف کو روانگی

آج 9 ذُوالْحِجَّہ کو نمازِ فجر مُسْتَحَب وَقْت میں ادا کر کے لَبَّیْک اور ذِکْرو دُعا میں مشغول رہئے یہاں تک کہ سورج طُلوع ہونے کے بعد مسجِدِ خَیف شریف کے سامنے واقِع کوہِ ثَبِیر پر چمکے، اب دھڑکتے ہوئے دِل کے ساتھ جانِبِ عَرَفات شریف چلئے اور راستے بھر لَبَّیْک اور ذِکرو دُرُود کی کثرت رکھئے۔ دل کو خَیالِ غیر سے پاک کرنے کی کوشش کیجئے کہ آج وہ دن ہے کہ کچھ کا حج قبول کیا جائے گا اور کچھ کو انہیں مَقبولین کے طُفیل بخشا جائیگا۔ مَحروم ہے وہ جو آج مَحروم رہا، اگر وَسوَسے آئیں تو اُن سے بھی لڑائی مت باندھئے کہ یوں بھی شیطان کی کامیابی ہے کہ اُس نے آپ کو کسی اور کام پر لگا دیا! بس آپ کی ایک ہی دُھن ہو کہ مجھے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے کام ہے۔ یوں کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شیطان ناکام و نامُراد دَفْع ہوگا۔

مَحبّت میں اپنی گما یاالٰہی
نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص ۷۸)

راہِ عرفات کی دُعا

(مِنٰی شریف سے نکل کر یہ دُعا پڑھ لیجئے:)

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا خَيْرَ غَدْوَةٍ غَدَوْتُهَا قَطُّ

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری اس صُبْح کو تمام صبحوں سے اچّھی بنا دے

وَقَرِّبْهَا مِنْ رِضْوَانِكَ وَابْعِدْهَا مِنْ سَخَطِكَ ط

اور اسے اپنی خوشنودی سے قریب کر اور اپنی ناخوشی سے دور کر۔

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیری طرف متوجّہ ہوا اور تجھ پر میں نے توَکُّل کیا اور

وَجْهَكَ اَرَدْتُّ فَاجْعَلْ ذَنْۢبِىْ مَغْفُوْرًا وَّ

تیرے وَجہِ کریم کا ارادہ کیا تو میرے گناہ بخش اور

حَجِّىْ مَبْرُوْرًا وَّارْحَمْنِىْ وَلَا تُخَيِّبْنِىْ

میرے حج کو مَبرور کر اور مجھ پر رَحْم فرما اور مجھے مَحروم نہ کر

وَبَارِکْ لِیْ فِیْ سَفَرِیْ وَاقْضِ بِعَرَفَاتٍ

اور میرے سفر میں میرے لئے بَرَکت عطا فرما اور عَرَفات میں میری

حَاجَتِیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط

حاجت پوری کر، بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

عَرَفات شریف میں داخِلہ

اے لیجئے! اب آپ عَرَفات شریف کے قریب آ پہنچے، تڑپ جایئے اور آنسوؤں کو بہنے دیجئے کہ عنقریب آپ اُس مقدّس میدان میں داخِل ہوں گے کہ جہاں آنے والا محروم لوٹتا ہی نہیں۔ جب نظر جَبَلِ رَحْمت کو چُومے لَبَّیک ودُعامیں اور زِیادہ کوشِش کیجئے کہ اب جو دُعا مانگیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ قَبول ہوگی۔ دل سنبھالے، نگاہیں نیچی کئے لَبَّیک کی پیہم تکرار کرتے ہوئے روتے روتے میدانِ عَرَفاتِ پاک میں داخِل ہوں۔

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! یہ وہ مقدّس مَقام ہے جہاں آج لاکھوں مسلمان ایک ہی لِباس (اِحرام) میں مَلبُوس جمع ہیں، ہر طرف لَبَّیْک کی صدائیں گُونج رہی ہیں۔ یقین جانئے بے شُمار اَولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السّلام اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دو[2] نبی حضرتِ سیِّدُنا خِضر اور حضرتِ سیِّدُنا الیاس عَلٰی نَبِیِّنَا وَعلیھما الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام بھی بروزِ

عَرَفہ میدانِ عَرَفاتِ مُبارَک میں تشریف فرما ہوتے ہیں۔اب آپ بخوبی آج کے دِن کی اَہَمِّیَّت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الخَالِق سے مروی ہے: کچھ گناہ ایسے ہیں جن کا کفّارہ وُقُوفِ عَرَفہ ہی ہے۔(یعنی وہ صِرْف وُقُوفِ عَرَفات سے ہی مٹتے ہیں) (قوتُ القلوب ج۲ص۱۹۹)

یومِ عَرَفہ کے دو عظیمُ الشّان فضائلِ مدینہ

﴿۱﴾ عرفے سے زیادہ کسی دن میں **اللہ** تَعالٰی اپنے بندوں کو جہنَّم سے آزاد نہیں کرتا پھر ان کے ساتھ ملائکہ پر مُباہات (یعنی فخر) فرماتا ہے۔(مسلم ص ۷۰۳ حدیث ۱۳٤۸) ﴿۲﴾ عرفے سے زیادہ کسی دن میں شیطان کو زیادہ صغیر و ذلیل و حقیر اور غَیظ (یعنی سخت غصّے) میں بھرا ہوا نہیں دیکھا گیا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس دن میں رَحْمت کا نُزُول اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا بندوں کے بڑے بڑے گناہ مُعاف فرمانا شیطان دیکھتا ہے۔ (موطّا امام مالك ج۱ ص ۳۸٦ حديث ۹۸۲)

کسی نے جب عورتوں کو دیکھا.....مدینہ

ایک شَخْص نے عَرَفہ کے دن عورَتوں کی طرف نَظَر کی، رسولُ **اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''آج وہ دن ہے کہ جو شَخْص کان اور آنکھ اور زَبان کو قابو میں رکھے، اُس کی مغفِرت ہوجائے گی۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ج۳ ص ٤٦١ حديث ٤٠٧١)

یا الٰہی حج کروں تیری رِضا کے واسطے

کر قبول اِس کو محمد مصطَفٰے کے واسطے

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عَرَفات میں کنکروں کو گواہ کرنے کی ایمان افروز حِکایت

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم واسِطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے ایک بار حج کے موقع پر میدانِ عَرَفات میں سات کنکر ہاتھ میں اٹھائے اور اُن سے فرمایا: اے کنکرو! تم گواہ ہو جاؤ کہ میں کہتا ہوں: ”لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ“ ترجمہ: اللہ تعالٰی کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) اس کے بندۂ خاص اور رسول ہیں۔ پھر جب سوئے تو خواب میں دیکھا کہ مَحشر برپا ہے اور حساب کتاب ہو رہا ہے، ان سے بھی حساب لیا جاتا ہے اور حُکمِ دوزخ سنایا جاتا ہے، اب فِرِشتے سوئے جہنَّم لیے جا رہے ہیں جب جہنَّم کے دروازے پر پہنچتے ہیں تو اُن سات کنکروں میں سے ایک کنکر دروازے پر آ کر روک بن جاتا ہے پھر دوسرے دروازے پر پہنچے تو دوسرا کنکر اِسی طرح دروازے کے آگے آ گیا، یونہی جہنَّم کے ساتوں دروازوں پر ہوا پھر ملائکہ عرشِ مُعلّٰی کے

پاس لے کر حاضِر ہوئے۔ اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا: اے ابراہیم! تو نے کنکروں کو اپنے ایمان پر گواہ رکھا تو ان بے جان پتّھروں نے تیرا حق ضائع نہ کیا، تو میں تیری گواہی کا حقّ کیسے ضائع کرسکتا ہوں! پھر اللہ تبارَکَ وَتعالٰی نے فرمان جاری کیا کہ اسے جنَّت کی طرف لے جاؤ چُنانچِہ جب جنَّت کی طرف لے جایا گیا تو جنَّت کا دروازہ بند پایا، کلمۂ پاک کی گواہی آئی اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ جنَّت میں داخِل ہوگئے۔ (دُرّۃ النّاصحین ص ۳۷)

خوش نصیب حاجیو اور مدینے کے دیوانو!

آپ بھی میدانِ عَرَفات میں سات کنکر اُٹھا کر مذکورہ کلمہ یا کلمۂ شہادت پڑھ کر اُن کو گواہ بنا کر واپس وَہیں رکھ دیجئے نیز دنیا میں جہاں بھی ہوں موقع ملنے پر دَرَختوں، پہاڑوں، دریاؤں، نہروں اور بارِش کے قطروں وغیرہ وغیرہ کو کلمہ شریف سُنا کر اپنے ایمان کا گواہ بناتے رہیے۔

"بارانِ رحمت" کے نُو حُرُوف کی نسبت سے وُقوفِ عَرَفات شریف کے 9 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ جب دوپہر قریب آئے تو نہاؤ کہ سُنَّتِ مُؤَکّدہ ہے اور نہ ہوسکے تو صِرْف وُضو۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۱۱۲۳) ﴿۲﴾ آج یعنی 9 ذُوالْحِجَّہ کو دوپہر ڈھلنے (یعنی

نَمازِ ظُہر کا وَقْت شُروع ہونے) سے لے کر دسویں کی صُبحِ صادِق کے دَرمیان جو کوئی اِحْرام کے ساتھ ایک لمحے کے لئے بھی عَرَفاتِ پاک میں داخِل ہوا وہ حاجی ہو گیا، آج یہاں کا وُقوفِ حج کا رُکنِ اعظم ہے ﴿۳﴾ عَرَفات شریف میں وَقْتِ ظُہر میں ظُہر وعَصر مِلا کر پڑھی جاتی ہے[1] مگر اِس کی بعض شرائِط ہیں ﴿٤﴾ حاجی کو آج بے روزہ ہونا اور ہر وَقْت باوُضو رہنا سُنَّت ہے ﴿٥﴾ جَبَلِ رَحْمت کے قریب جہاں سیاہ پتّھر کا فرش ہے وہاں وُقُوف کرنا افضل ہے ﴿٦﴾ بعض لوگ ''جَبَلِ رَحْمت'' کے اُوپر چڑھ جاتے اور وہاں سے کھڑے رُومال ہلاتے رہتے ہیں، آپ ایسا نہ کیجئے اور اُن کی طرف بھی دِل میں بُرا خَیال نہ لائیے، آج کا دِن اَوروں کے عَیب دیکھنے کا نہیں، اپنے عَیبوں پر شَرْمساری اور گِریہ وزاری کا ہے ﴿۷﴾ وُقوف کے لیے کھڑا رہنا افضل ہے شَرْط یا واجِب نہیں، بیٹھا رہا جب بھی وُقُوف ہو گیا وُقوف میں نیّت اور رُوبقبلہ ہونا افضل ہے ﴿۸﴾ نَمازوں کے بعد فوراً وُقوف کرنا سنَّت ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۱۲٤) ﴿۹﴾ مَوقِف (یعنی ٹھہرنے کی جگہ) میں ہر طرح کے سائے حتّٰی کہ چھتری لگانے سے بچیے، ہاں جو مَجبور ہے وہ مَعذور ہے۔ (ایضاً ص ۱۱۲۸) چھتری لگائیں تو مَرْد یہ احتیاط فرمائیں کہ سَر سے مَس (TOUCH) نہ ہو ورنہ کفّارے کی صورتیں پیدا ہو سکتی ہیں۔

[1] آپ اپنے اپنے خیموں ہی میں ظُہر کی نماز ظُہر کے وَقْت میں اور عَصر کی نماز عَصر کے وَقْت میں با جماعت ادا کیجئے۔

اِمامِ اہلسنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خاص نصیحت مدینہ

بدنگاہی ہمیشہ حرام ہے نہ کہ اِحْرام میں، نہ کہ مَوقِف یا مسجِدُ الْحرام میں، نہ کہ کعبے کے سامنے، نہ کہ طَوافِ بیتُ اللّٰہ میں۔ یہ تمہارے اِمتحان کا موقع ہے، عورَتوں کو حُکْم دیا گیا ہے کہ یہاں مُنہ نہ چھپاؤ اور تمہیں حُکْم دیا گیا ہے کہ اُن کی طرف نگاہ نہ کرو، یقین جانو کہ یہ بڑے عزّت والے بادشاہ کی باندیاں ہیں اور اِس وَقْت تم اور وہ سب خاص دربار میں حاضِر ہو، بِلا تشبیہ شیر کا بچّہ اُس کی بغل میں ہو اُس وَقْت کون اُس کی طرف نگاہ اُٹھا سکتا ہے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ واحدِ قہّار کی کنیزیں کہ اُس کے دربارِ خاص میں حاضِر ہیں، اُن پر بدنگاہی کس قَدَر سَخْت ہوگی۔ **وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى** (ترجَمۂ کنزالایمان: اور **اللہ** کی شان سب سے بُلند۔ (پ ۱۴، النحل: ۶۰)) **ہاں ہاں! ہوشیار!** اِیمان بچائے ہوئے، قَلْب و نگاہ سنبھالے ہوئے، حَرَم (یاد رہے! عرفات حُدودِ حَرَم سے باہَر ہے) وہ جگہ ہے جہاں گناہ کے اِرادے سے بھی پکڑا جاتا ہے اور ایک گناہ لاکھ کے برابر ٹھہرتا ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ خیر کی توفیق دے۔

(فتاویٰ رضویہ مُخرَّجہ ج ۱۰ ص ۷۵۰) **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی

بُری عادتیں بھی چُھڑا یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص ۷۹)

عرفات شریف کی دعائیں (عربی)

﴿1﴾ دوپہر کے وَقت دَورانِ وُقوف مَوقِف میں مندرجہ ذَیل کلمہ توحید، سورہ اِخلاص شریف اور پھر اس کے بعد دِیا ہُوا دُرُود شریف سو سو بار پڑھنے والے کی بحکمِ حدیث بخشش کردی جاتی ہے، نیز اگر وہ تمام عَرَفات شریف والوں کی سفارِش کردے تو وہ بھی قبول کرلی جائے۔

(الف) یہ کلمہ توحید 100 بار پڑھے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ط لَهُ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کیلئے

الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

مُلک ہے اور تمام خُوبیاں اُسی کے لیے ہیں، وُہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔

(ب) سورہ اِخلاص شریف 100 بار (ج) یہ دُرُود شریف 100 بار پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے سردار حضرت محمد صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرود بھیج جس طرح تو نے دُرود

عَلٰى (سَيِّدِنَا) اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ (سَيِّدِنَا)

بھیجے ہمارے سردار حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام پر اور ہمارے سردار حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام

اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَّعَلَیْنَا مَعَهُمْ ط

کی آل پر ، بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے اور ہم پر بھی ان کے ساتھ۔

﴿2﴾ اَللهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ تین بار پھر کلمۂ توحید ایک بار اس کے بعد یہ دُعا

تین بار پڑھئے: اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ بِالْهُدٰی وَنَقِّنِیْ وَاعْصِمْنِیْ

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ کو ہدایت کے ساتھ رہنمائی کر اور پاک کر اور پرہیز گاری کے ساتھ گناہ

بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْ لِیْ فِی الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰی ط

سے محفوظ رکھ اور دنیا و آخرت میں میری مغفرت فرما۔

اس کے بعد ایک بار یہ دُعا پڑھئے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا. ط

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس حج کو مَبرور کر اور گناہ بخش دے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِیْ نَقُوْلُ وَخَیْرًا

الٰہی! تیرے لئے حمد ہے جیسی ہم کہتے ہیں اور اس سے بہتر

مِّمَّا نَقُوْلُ ط اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَ

جس کو ہم کہیں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری نماز وعبادت اور

مَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ وَاِلَیْكَ مَاٰبِیْ وَلَكَ رَبِّ

میرا جینا اور مرنا تیرے ہی لئے ہے اور تیری ہی طرف میری واپسی ہے اور اے پروردگار!

تُرَاثِیْ ط اَللّٰھُمَّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

تو ہی میرا وارِث ہے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذابِ قبر

وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ ط

اور سینے کے وَسوَسے اور کام کی پراگندگی (پریشانی) سے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا تَجِیْٓءُ بِهِ

الٰہی! میں سُوال کرتا ہوں اُس چیز کی خیر کا جس کو

الرِّیْحُ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِیْٓءُ بِهِ

ہَوا لاتی ہے اور اُس چیز کے شَر سے پناہ مانگتا ہوں جسے

الرِّیْحُ ط اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا بِالْھُدٰی وَزَیِّنَّا

ہَوا لاتی ہے ۔ الٰہی! ہدایت کی طرف ہم کو رہنمائی کر اور تقویٰ سے ہم کو

بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْ لَنَا فِی الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰی ط

زینت عنایت کر اور آخرت اور دنیا میں ہم کو بخش دے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡـئَلُكَ رِزۡقًا طَیِّبًا مُّبَارَكًا ط

الٰہی! میں رِزۡقِ پاکیزہ اور بابَرَکت کا تجھ سے سُوال کرتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ اَمَرۡتَ بِالدُّعَآءِ وَقَضَیۡتَ

الٰہی! تُو نے دُعا کرنے کا حکم دیا اورقَبول

عَلٰی نَفۡسِكَ بِالۡاِجَابَةِ وَاِنَّكَ لَاتُخۡلِفُ

کرنے کا ذِمّہ تو نے خود لیا اوربے شک تو وعدے کے خلاف

الۡمِیۡعَادَ وَلَاتَنۡکُثُ عَهۡدَكَ ط اَللّٰھُمَّ مَآ اَحۡبَبۡتَ

نہیں کرتا اور اپنے عہد کونہیں توڑتا۔ الٰہی! جو اچّھی باتیں تجھے محبوب ہیں

مِنۡ خَیۡرٍ فَحَبِّبۡهُ اِلَیۡنَا وَیَسِّرۡهُ لَنَا وَمَا

انہیں ہماری محبوب کردے اورہمارے لئے مُیَسَّر کر اورجو

کَرِهۡتَ مِنۡ شَرٍّ فَکَرِّهۡهُ اِلَیۡنَا وَجَنِّبۡنَاهُ

بُری باتیں تجھے ناپسند ہیں انہیں ہماری ناپسند کراورہم کو ان سے بچا

وَلَا تَنۡزِعۡ مِنَّا الۡاِسۡلَامَ بَعۡدَ اِذۡ هَدَیۡتَنَا ط

اور اسلام کی طرف تُو نے ہم کو ہدایت فرمائی تو اس کو ہم سے جدا نہ کر۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَرٰی مَکَانِیْ وَتَسْمَعُ کَلَامِیْ

الٰہی! تو میرے مکان کو دیکھتا اور میرے کلام کو سنتا ہے

وَتَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ وَلَا یَخْفٰی

اور میرے پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے کہ میرے کام میں سے کوئی شے

عَلَیْکَ شَیْءٌ مِّنْ اَمْرِیْ اَنَا الْبَآئِسُ الْفَقِیْرُ

تجھ پر مخفی (یعنی چھپی) نہیں۔ میں نامُراد، محتاج،

الْمُسْتَغِیْثُ الْمُسْتَجِیْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ

فریاد کرنے والا، پناہ چاہنے والا، تجھ سے ڈرنے والا،

الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِہٖ اَسْئَلُکَ مَسْاَلَۃَ الْمِسْکِیْنِ

اپنے گناہ کا مُقِرّ و مُعترف (یعنی اقرار و اعتراف کرنے والا) ہوں، مسکین کی طرح تجھ سے سُوال کرتا ہوں

وَاَبْتَھِلُ اِلَیْکَ اِبْتِھَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِیْلِ

اور گنہگار ذلیل کی طرح تجھ سے عاجزی کرتا ہوں

وَاَدْعُوْکَ دُعَآءَ الْخَآئِفِ الْمُضْطَرِّ دُعَآءَ

اور ڈرنے والے مُضطَر کی طرح تجھ سے دُعا کرتا ہوں،

مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهٗ وَفَاضَتْ لَكَ

اُس کی مِثل دُعا جس کی گردن تیرے لئے جھکی ہوئی اور آنکھیں جاری

عَيْنَاهُ وَنَحِلَ لَكَ جَسَدُهٗ وَرَغِمَ اَنْفُهٗ ط

اور بدن لاغر اور ناک خاک میں ملی ہے۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا

اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! تُو اپنی ہدایت سے مجھے محروم نہ کر

وَّكُنْ بِيْ رَءُوْفًا رَّحِيْمًا يَا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ

اور مجھ پر بَہُت مہربان ہوجا اے بَہُت بہتر سُوال کئے گئے

وَخَيْرَ الْمُعْطِيْنَ ط

اور بہتر دینے والے۔

﴿3﴾ اَمیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم سے راوی کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ میری اور اَنْبِیاء کی دُعاءِ عَرَفہ کے دِن یہ ہے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ط لَهُ الْمُلْكُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے مُلک ہے

وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

اور اسی کے لیے سب خوبیاں ہیں، وہ زندہ ہے اور اسے کبھی موت نہیں آئے گی اور وہ ہر چیز پر

قَدِيْرٌ ط اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ

قدرت رکھنے والا ہے۔ اے **اللہ**! میری قوّتِ سَماعت کو نور کر اور

بَصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا ط اَللّٰهُمَّ

میری نظر کو نور کر اور میرے دل میں نور بھر دے۔ اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ!

اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ ط وَاَعُوْذُبِكَ

میرا سینہ کھول دے اور میرا کام آسان کر اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں

مِنْ وَّسَاوِسِ الصَّدْرِ وَتَشْتِيْتِ الْاَمْرِ

سینے کے وَسوَسوں اور کام کی پراگندگی (انتشار)

وَعَذَابِ الْقَبْرِ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ

اور عذابِ قبر سے۔ اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اُس کی بُرائی سے

مَا يَلِجُ فِي الَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ

جو رات میں داخل ہوتی ہے اور اُس کی بُرائی سے جو دن میں داخل ہوتی ہے

وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيحُ وَشَرِّ بَوَائِقِ الدَّهْرِ ط

اور اُس کی بُرائی سے جسے ہوا اُڑا لاتی ہے اور آفاتِ دَہر کی بُرائی سے ۔

مَدَنی پھول: صَدْرُ الشَّریعہ، بَدْرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی میدانِ عَرَفات میں پڑھنے کی بعض دعائیں نَقْل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: اس مَقام پر پڑھنے کی بَہُت دعائیں کتابوں میں مذکور ہیں مگر اتنی ہی میں کِفایت ہے اور دُرُود شریف وتِلاوتِ قرآن مجید سب دُعاؤں سے زیادہ مُفید۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۱۲۷)

میدانِ عَرَفات میں دُعا کھڑے کھڑے مانگنا سُنّت ہے

پیارے پیارے حاجیو! صِدْقِ دِل سے اپنے ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کی طرف مُتَوَجِّہ ہوجایئے اور میدانِ قِیامت میں حِسابِ اَعمال کے لیے اُس کی بارگاہ میں حاضِری کا تصوُّر کیجئے۔ نہایت ہی خُشُوع وخُضُوع کے ساتھ لرزتے، کانپتے، خوف واُمّید کے ملے جُلے جذبات کے ساتھ آنکھیں بند کئے، سر جُھکائے دُعا کے لئے ہاتھ آسمان کی طرف سَر سے اُونچے پھیلائے توبہ و اِستِغفار میں ڈوب جایئے، دَورانِ دُعا وَقتاً فوقتاً لَبَّیک کی تکرار رکھئے، خوب رورو کر اپنی، اپنے والدَین اور تمام اُمَّت کی مغفِرت کی دُعا مانگئے، کوشِش کیجئے کہ

ایک آدھ قطرہ آنسو تو ٹپک ہی جائے کہ یہ قبولیّت کی دلیل ہے، اگر رونا نہ آئے تو رونے جیسی صورت ہی بنالیجئے کہ اچّھوں کی نَقْل بھی اچّھی ہے۔ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور تمام اَنْبِیائے کرام علیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور تمام صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان اوراہلِ بیتِ اطہار کا وسیلہ اپنے پَروَرْدَگار عَزَّوَجَلَّ کے دَربار میں پیش کیجئے۔ حُضُورِ غوثِ پاک، خواجہ غریب نواز اور اعلٰی حضرت امام احمد رضا رَحِمَہُمُ اللہُ تَعالٰی کا واسِطہ دیجئے، ہر وَلی اور ہر عاشِقِ نبی کا صَدقہ مانگئے۔ آج رَحْمت کے دَروازے کھولے گئے ہیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مانگنے والا ناکام نہیں ہو گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت کی گھنگھور گھٹائیں جُھوم جُھوم کر آرہی ہیں، رحمتوں کی مُوسلا دھار بارِش برس رہی ہے۔ سارے کا سارا عَرَفات اَنوار وتَجَلِّیات اور رَحمت وبَرَکات میں ڈُوبا ہُوا ہے! کبھی اپنے گناہوں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قہّاری اوراس کے عذاب سے پناہ مانگتے ہوئے بَید کی طرح لرزیئے تو کبھی ایسے جذبات ہوں کہ اُس کی رَحْمتِ بے پایاں کی اُمّید سے مُرجھایا ہُوا دِل گُلِ نَو شِگُفتہ کی طرح کِھل اُٹھے۔

عَدْل کرے تاں تھر تھر کمبن اُچّیاں شاناں والے

فَضْل کرے تاں بخشے جاوَن میں جہے مُنہ کالے

دُعائے عَرَفات (اردو)

(دَورانِ دُعا وَقتاً فوَقتاً لَبَّیک و دُرُود شریف پڑھئے)

دونوں ہاتھ اِس طرح اٹھائیے کہ سینے، کندھے یا چہرے کی سیدھ میں رہیں یا اتنے بُلند ہو جائیں کہ بغل کی رنگت نظر آ جائے، چاروں صورتوں میں ہتھیلیاں آسمان کی طرف پھیلی ہوئی رہیں کہ دُعا کا قبلہ آسمان ہے۔ اب یوں دُعا شروع کیجئے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ [1]

یَا رَبَّنَا یَا رَبَّنَا یَا رَبَّنَا یَا رَبَّنَا یَا رَبَّنَا۔ [2]

جس قَدَر دُعائے ماثُورہ (یعنی قرآن و حدیث کی دعائیں) یاد ہوں، وہ عَرَبی میں عرض

---

[1] مدنی آقا صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: اسمِ پاک "اَرْحَمُ الرَّاحِمِین" پر ایک فِرِشتہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مقرّر فرمایا ہے جو شخص اسے (یعنی اَرْحَمُ الرَّاحِمِین) تین بار کہتا ہے فِرِشتہ ندا کرتا ہے: "مانگ کہ اَرْحَمُ الرَّاحِمِین تیری طرف مُتَوَجِّہ ہوا۔" (اَحسنُ الوعاء ص ۷۰) [2] سیِّدُنا امام جعفرِ صادِق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: جو شخص عجز (یعنی لاچاری) کے وَقت پانچ بار "یَا رَبَّنَا" کہے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اُس چیز سے اَمان بخشے جس سے خوف رکھتا ہے اور وہ جو دعا مانگتا ہے وہ عطا کرتا ہے۔ (اَحسنُ الوعاء ص ۷۱)

کرنے کے بعد اپنے دِلی جذبات اپنی مادَری زَبان میں اپنے رَحمت والے پَروَرْدَگار عَزَّوَجَلَّ کے دربارِ گُہر بار میں اِس یقینِ مُحکَم کے ساتھ کہ آپ کی دُعا قَبول ہو رہی ہے اِس طرح عرض کیجئے: **یَا اَللّٰہُ یَا رَحمٰنُ یَا رَحِیْمُ** ط

تیرے کروڑہا کروڑ اِحْسان کہ تُو نے مجھے اِنسان بنایا، **مسلمان کیا** اور میرے ہاتھوں میں دامَنِ رَحمتِ عالَمیان صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم عطا فرمایا۔ **یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! اے محمدِ عَرَبی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے خالِق عَزَّوَجَلَّ! میں کس زَبان سے تیرا شکر ادا کروں کہ تُو نے مجھے حج کا شَرَف بخشا۔ میری کس قَدَر خوش بختی ہے کہ میں اُس میدانِ عَرَفات کے اندر حاضِر ہوں جسے یقیناً میٹھے میٹھے مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی **قدم بوسی کا شَرَف** مِلا ہے، دُنیا کے کونے کونے سے آنے والے **لاکھوں مسلمان** آج یہاں جَمْع ہوئے ہیں، اِن میں یقیناً تیرے دو نبی حضرتِ الیاس وحضرتِ خِضَر عَلٰی نَبِیِّنا وَعلیہما الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور بے شُمار اَولیائے کرام بھی موجود ہیں۔ چُنانچِہ اے ربِّ رسولِ کریم عَزَّوَجَلَّ! آج جو رَحمت کی بارِشیں نبیّوں اور وَلیوں پر برس رہی ہیں انھیں کے صدقے ایک آدھ قطرہ مجھ گنہگار پر بھی برسادے۔ ؎

یَا اَللّٰہُ یَا رَحمٰنُ یَا حَنّانُ یَا مَنّانُ

بَخْش دے بخشے ہوؤں کا صدقہ **یااللہ** مِری جھولی بھر دے (وسائلِ بخشش ص ۱۰۷)

(اوّل آخِر دُرودِ پاک اور تین بار **لَبَّیْک** پڑھئے)

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ! میری کمزوری اور ناتُوانی تجھ پر آشکار ہے، آہ! میں تو وہ کمزور بندہ ہوں کہ نہ گرمی برداشت کرسکتا ہوں نہ سردی، مجھ میں کھٹمل، مچھّر کے ڈنک کی بھی سہار نہیں حتّٰی کہ اگر چِیُونٹی بھی کاٹ لے تو بے چَین ہوجاتا ہوں، آہ! اگر کوئی پَروں والا معمولی سا کیڑا کپڑوں میں گُھس کر پَر پھڑ پھڑاتا ہے تو مجھے اُچھال کر رکھ دیتا ہے، آہ! ہائے میری بربادی! اگر گناہوں کے سبب مجھے قَبْر میں تیرے قَہْر وغَضَب کی آگ نے گھیر لیا تو میں کیا کروں گا! آہ! اگر میرے کَفَن میں سانپ اور بِچّھو گُھس گئے تو میرا کیا بنے گا! اے ربِّ محمد عَزَّوَجَلَّ! بِطُفیلِ محمد صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کَرَم کردے، مجھے نَزْع وقَبْر وحَشْر کی تکلیفوں سے بچالے، یقیناً تیرے کَرَم کی فَقَط ایک نَظَر ہوجائے تو مجھ پاپی وبدکار کے دونوں جہاں سنور جائیں، اے ربِّ محبوب عَزَّوَجَلَّ! مجھ پر اپنا فَضْل واِحْسان فرما اور مجھ سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے راضی ہوجا اور مجھے اپنا پسندیدہ بندہ بنالے۔

گناہ گار طلبگارِ عَفْو و رَحْمت ہے

عذاب سہنے کا کس میں ہے حوصلہ یاربّ (وسائلِ بخشش ص ۹۷)

(اوّل آخر دُرودِ پاک اور تین بار **لَبَّیْک** پڑھیے)

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ! تیرے پیارے رسول، محمدِ مَدَنی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تیرا یہ اِرشاد مجھ تک پہنچا چکے ہیں کہ ”اے ابنِ آدم! جب تک تُو مجھ سے دُعا کرتا رہے گا اور پُر اُمّید رہے گا میں تیرے گناہوں کو بخشتا رہوں گا، اے ابنِ آدم! اگر تیرے گناہ آسمان تک پَہُنچ جائیں اور پھر بھی اگر تُو مجھ سے بخشش طلب کرے گا تو میں مُعاف کر دوں گا اور مجھے کوئی پرواہ نہ ہوگی، اے ابنِ آدم! اگر تُو زمین بھر گناہوں کے ساتھ میرے پاس آئے گا مگر اِس حال میں کہ تُو نے کوئی کُفْر و شرک نہ کیا ہو تو میں زمین بھر رَحْمت و مغفِرت کے ساتھ تیرے پاس پہنچوں گا۔“[1] تو اے میرے **مکّی مَدَنی محبوب** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مَعبود عَزَّوَجَلَّ! اگرچِہ میں نے گناہوں سے زمین و آسمان بھر دیئے ہیں مگر پھر بھی مجھے تیری رَحْمت پر ناز ہے، الٰہی عَزَّوَجَلَّ! میرے **غوثِ اعظم** عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الاکرم، میرے **غریب نواز** رَحمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ اور میرے **امام احمد رضا خان** عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن کا اور میرے **مُرشِدِ کریم** کا واسِطہ میری بے حِساب مغفِرت فرما، میری بے حِساب مغفِرت فرما، میری بے حِساب مغفِرت فرما۔

تو بے حِساب بَخْش کہ ہیں بے شمار جُرم دیتا ہوں واسِطہ تجھے شاہِ حجاز کا (ذوقِ نعت)

(اوّل آخر دُرُودِ پاک اور تین بار **لَبَّیْك** پڑھئے)

اے ربِّ محمدِ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ! میں اِقرار کرتا ہوں کہ میں نے بڑے بڑے

[1] ترمذی ج ۵ ص ۳۱۸ حدیث ۳۵۵۱

گناہوں کا اِرتِکاب کیا ہے مگر یہ سب کے سب تیری شانِ عَفْو ودَرگزر کے سامنے بَہُت ہی چھوٹے ہیں، اے میرے پیارے پیارے مالِک عَزَّوَجَلَّ! یقیناً تیری مغفِرت وبخشش گنہگاروں کو ڈھونڈتی ہے اور مجھ سے بڑھ کر اِس میدانِ عَرَفات میں کوئی مجرِم نہ ہوگا! اے میرے مَدَنی نبی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے ربِ غنی عَزَّوَجَلَّ! میں اپنے گناہوں پر شرمندہ ہوں اور اُمید کرتا ہوں کہ تیری بخشش کا اِنْعام مجھ گنہگار پر ضَرور ہوگا ،یَا اِلٰہَ الْعٰلَمِین عَزَّوَجَلَّ! تجھے خُلَفائے راشِدین عَلَیہِمُ الرِّضْوَان اور اُمَّہاتُ الْمُؤمنین عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کا واسِطہ، بی بی فاطِمہ اور حَسنَینِ کریمَین رضی اللہ تعالٰی عنہم، بلالِ حبشی رضی اللہ تعالٰی عنہ اور اُویس قَرَنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کا صَدْقہ، میری بھی بخشش فرما اور میرے مُرشِدِ کریم، میرے اَساتِذۂ کِرام، تمام عُلَماء ومشائخِ اہلسنّت اور میرے والِدَین اور گھر کے تمام اَفراد کو بخش دے اور ساری اُمّت کی مغفِرت فرما۔

دَوام دین پہ **اللہ** مَرحَمت فرما
ہماری بلکہ سب امّت کی مغفِرت فرما

(اوّل آخر دُرودِ پاک اور تین بار **لَبَّیْك** پڑھئے)

اے محمدِ مَعصُوم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے خدائے حیّ وقیّوم! بے شک مسلمانوں کا صَدَقہ وخیرات کرنا تو پسند فرماتا ہے۔ تو اے جَواد وکریم مجھ سے بڑھ کر

نیکیوں کے مُعامَلے میں غریب و مُفلِس کون ہوگا! اور دینے والوں میں تجھ سے بڑھ کر عطا کرنے والا کون ہوگا! تو اے مالکِ مصطَفٰے عَزَّوَجَلَّ! بطُفیلِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مجھے دِین پر اِستِقامت، اپنی دائمی رِضا، جہنَّم سے امان اور بے حِساب مغفِرت کی خیرات سے نواز کر مجھ پر اِحسانِ عظیم فرما۔

حُسین ابنِ علی کے لاڈلوں کا واسِطہ مولیٰ

بچا لے ہم کو تو نارِ جہنَّم سے بچا مولیٰ

(اوّل آخِر دُرودِ پاک اور تین بار **لَبَّیْك** پڑھئے)

اے اپنے مَحبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے **پسینے** میں **خوشبو** پیدا کرنے والے! اے مریضوں کو شِفا دینے والے! تمام مسلمانوں میں سب سے بڑا مَحَبَّتِ دُنیا کا مریض اور گناہوں کا بیمار ''سائلِ شِفا'' بن کر تیری بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضِر ہے، **یَاشَافِیَ الْاَمْرَاض**! میں حُبِّ دُنیا اور گناہوں کی بیماری سے صحّت یابی کا سُوال کرتا ہوں، اے پَروَرْدَگار عَزَّوَجَلَّ! **سیِّدُ الْاَبْرار** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صَدقے مجھے شِفائے کامِلہ عطا فرما، مجھے نیک بنا دے اور مجھے مریضِ عشقِ مصطَفٰے بنا اور مجھے غمِ مدینہ سے نواز دے۔

میں گناہوں میں لِتھڑا ہوا ہوں　　بد سے بد تر ہوں بگڑا ہوا ہوں

عَفْوِ جرم و قُصُور و خطا کی　　میرے مولیٰ تو خیرات دیدے

(اوّل آخر دُرودِ پاک اور تین بار **لَبَّیْك** پڑھئے)

یاربِّ مصطَفٰے عَزَّوَجَلَّ! تجھے تمام انبیاء وصحابہ واہلبیت وجملہ اولیاء کا واسِطہ ہمارے بیماروں کو شِفا عطا فرما، قَرْض داروں کے قَرضے اُتار دے، تنگدستوں کو فَراخ دَستی دے، بے روزگاروں کو حلال آسان روزی عطا فرما، بے اولادوں کو بِغیر آپریشن کے عافِیَّت کے ساتھ نیک اولاد عطا کر، جن کے رِشتوں میں رُکاوٹیں ہیں اُنہیں نیک رِشتے نصیب فرما، یاربِّ مصطَفٰے عَزَّوَجَلَّ! مسلمانوں کو فرنگی فیشن کی آفت سے چھڑا کر اِتّباعِ سُنَّت کی سعادت عنایت فرما، یاربِّ مصطَفٰے عَزَّوَجَلَّ! جو بے جامقدَّموں میں گھرے ہیں اُنہیں نَجات عطا فرما، جن کے رُوٹھے ہیں اُن کو منادے، جن کے بچھڑے ہیں اُن کو مِلادے، جن کے گھروں میں ناچاقیاں ہیں اُن کو آپس میں شِیر وشکر کردے، یاربِّ مصطَفٰے عَزَّوَجَلَّ! جن پر سِحْر ہے یا جو آسَیب زدہ ہیں اُنہیں سِحْر وآسَیب سے چُھٹکارا عطا فرما، یاربِّ مصطَفٰے عَزَّوَجَلَّ! مسلمانوں کو آفات وبلِیّات سے بچا، دُشمنوں کی دُشمنی، شریروں کے شر، حاسدوں کے حَسَد اور بدنگاہوں کی نگاہِ بد سے محفُوظ ومامون فرما۔

وہ کہ عرصے سے بیمار ہیں جو جِنّ و جادو سے بیزار ہیں جو
اپنی رَحمت سے اُن کو شِفا کی میرے مولیٰ تو خیرات دیدے

(اوّل آخر دُرودِ پاک اور تین بار لَبَّیْك پڑھئے)

یاربِّ کریم! بی بی فاطِمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا واسِطہ ، سیِّدہ زَینَب ، سیِّدہ سکینہ ، بی بی حوّا ، بی بی سارہ ، بی بی ہاجِرہ ، بی بی آسِیہ اور بی بی مریم رضی اللہ تعالٰی عَنْھُنَّ کا صَدْقہ ، ہماری ماؤں بہنوں اور بہو بیٹیوں کو شرم وحَیا کی چادر نصیب فرما اور اُنہیں ہر نامَحْرَم مَع اپنے دَیور وجَیٹھ ، چچازاد ، خالہ زاد ، پھوپھی زاد ، ماموں زاد ، بہنوئی ، پھوپھا اور خالو[1] سب سے صحیح شَرْعی پردہ کرنے کی توفیق عطا فرما۔

دیدے پردہ مِری بیٹیوں کو ماؤں بہنوں سبھی عورَتوں کو
بھیک دیدے تُو اپنی عطا کی میرے مولیٰ تو خیرات دیدے

(اوّل آخر دُرودِ پاک اور تین بار لَبَّیْك پڑھئے)

یااللہ عَزَّوَجَلَّ! ایسا عمل جو تیری بارگاہ میں مَقبول نہ ہو ، ایسا دِل جو تیری یاد سے غافل رہے ، ایسی آنکھ جو فِلمیں ڈِرامے دیکھتی اور بد نِگاہی کرتی رہے ، ایسے کان جو

[1] بدقسمتی سے ان تمام عزیزوں سے آجکل عُموماً پردہ نہیں کیا جاتا حالانکہ شریعت نے ان کے ساتھ بھی پردے کا حکم دیا ہے ۔ ان کی آپس میں بے پردگی اور بے تکلُّفی میں سخت گنہگاری اور عذابِ نار کی حقداری ہے ۔

گانے باجے اور غِیبت وچُغلی سنتے رہیں، ایسے پاؤں جو بُری مجلسوں کی طرف چل کر جاتے رہیں، ایسے ہاتھ جو ظُلم کے لیے اُٹھتے رہیں، ایسی زَبان جو فُضُول گوئی اور گالی گلوچ سے باز نہ آئے، ایسا دِماغ جو بُرے منصوبے باندھتا رہے اور ایسے سینے سے جو مسلمانوں کے کِینے سے لبریز ہو **تیری پناہ مانگتا ہوں**، اے میرے پیارے پَرْوَرْدگار عَزَّوَجَلَّ! مَکّے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور تیری عطا سے کل خُدائی کے مالِک ومختار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صَدقے جملہ مجتہدین وائمّۂ اَربعہ اورسَلاسِلِ اَرْبَعہ کے تمام اولیائے کِرام رَحِمَھُمُ اللہُ السّلام کے وَسیلے سے اپنا تابِعِ فرمان بنا کر مجھ پر فَضْل واِحْسان فرما۔

اے خدائے مصطَفٰے عَزَّوَجَلَّ! تجھے ہر عاشِقِ رسول کا واسِطہ، مجھے غمِ مصطَفٰے میں رونے والی آنکھ اور تڑپنے والا دل عنایت فرما اور سچّا عاشِقِ رسول بنا اور میرا سینہ مَحَبَّتِ حبیب کا مدینہ بنادے اور مجھے بیوفا دنیا کا نہیں مدینے کا دیوانہ بنادے۔

پیچھا مرا دُنیا کی مَحَبّت سے چُھڑا دے

یارب! مجھے دیوانہ مدینے کا بنادے (وسائلِ بخشش ص۱۰۰)

(اوّل آخر دُرودِ پاک اور تین بار **لَبَّیْك** پڑھئے)

یاربِّ مصطَفٰے عَزَّوَجَلَّ! تجھے کعبۂ مشرّفہ اور گُنْبدِ خضرا کا واسِطہ، میرے حج و

زِیارت اور میری جائز دُعائیں جو میرے حق میں بہتر ہوں وہ قَبول فرما اور مجھے مُسْتَجابُ الدَّعْوات بنادے میری اور میدانِ عَرَفات میں حاضِر ہر حاجی کی مغفِرت فرما، اور مجھے ہر سال حج و زِیارتِ مدینہ سے مُشرّف فرما اور مجھے مدینۂ پاک میں زیرِ گُنبدِ خضرا جلوۂ محبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں عافِیَّت کے ساتھ شہادت، جنَّتُ البَقیع میں مَدفَن اور جنَّتُ الفِردوس میں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب فرما۔ یاربِّ مصطَفٰے عَزَّوَجَلَّ! مجھے جن جن اِسلامی بھائیوں اور اِسلامی بہنوں نے دُعاؤں کے لیے کہا ہے، بَطُفیلِ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُن سب کی ہر جائز مُرادیں ان کی بہتری پر نظر فرما اور اُن سب کی بخشِش کردے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جن جن مُرادوں کے لیے اَحْباب نے کہا
پیشِ خبیر کیا مجھے حاجت خبر کی ہے (حدائقِ بخشش شریف)

(اوّل آخر دُرودِ پاک اور تین بار لَبَّیْک پڑھئے)

غروبِ آفتاب کے بعد تک دُعا جاری رکھئے! مدینہ

اِسی طرح آہ وزاری کے ساتھ دُعا جاری رکھئے یہاں تک کہ آفتاب ڈُوب جائے اور رات کا ہلکا سا حصّہ آجائے، اِس سے پہلے

جائے وُقوف (یعنی جہاں آپ ٹھہرے ہوئے ہیں) سے چل پڑنا مَنْع ہے اورغُروبِ آفتاب سے قَبْل حُدُودِ **عَرَفات** سے باہَر نکل جانا حرام ہےاور **دَم** لازِم، اگر غُروبِ آفتاب سے قَبْل ہی واپَس عَرَفات میں داخِل ہوگیا تو دَم ساقِط ہوجائیگا۔ یاد رہے! آج حاجی کونَمازِ مغرِب یہاں نہیں بلکہ عشاء کے وَقْت میں **مُزْدَلِفہ** میں مغرِب وعشاء مِلا کر پڑھنی ہے۔

گناہوں سے پاک ہو گئے

پیارے پیارے حاجیو! آپ کے لئے یہ ضَروری ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سچے وعدوں پر بھروسا کر کے یقین کر لیجئے کہ آج میں گناہوں سے ایسا پاک ہوگیا ہوں جیسا کہ اُس دِن جب کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ اب کوشِش کیجئے کہ آیَندہ گناہ نہ ہوں۔ نَماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ میں ہرگز کوتاہی نہ ہو، فِلموں ڈِراموں اورگانوں باجوں نیز حرام روزی کمانے، داڑھی مُنڈانے یا ایک مُٹّھی سے گھٹانے، ماں باپ کا دِل دُکھانے وغیرہ وغیرہ گناہوں میں مُلَوَّث ہوکر کہیں پھر آپ شیطان کے چُنگل میں نہ پھنس جائیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مُزدَلِفہ کو روانگی

جب غُروبِ آفتاب کا یقین ہو جائے تو عَرَفات شریف سے جانبِ مُزْدَلِفہ شریف چلئے، راستے بھر ذِکر و دُرُود اور دُعا و لَبَّیْک وزاری و بُکاء (یعنی رونے دھونے) میں مصروف رہو۔ کل میدانِ عَرَفات شریف میں حُقُوقُ اللہ مُعاف ہوئے یہاں حُقُوقُ الْعِبَاد مُعاف فرمانے کا وعدہ ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ص ۱۱۳۱،۱۱۳۳) اے لیجئے! مُزْدَلِفہ شریف آ گیا! ہر طرف چہل پہل اور خوب رونق لگی ہوئی ہے، مُزْدَلِفہ کے شُروع میں کافی رَش ہوتا ہے، آپ بے دھڑک آگے سے خوب آگے بڑھتے چلے جایئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اندر کی طرف کافی کُشادہ جگہ مل جائے گی مگر یہ اِحتیاط رہے کہ کہیں مِنٰی شریف کی حد میں داخِل نہ ہو جائیں۔ پیدل چلنے والوں کیلئے مشورہ ہے کہ مُزْدَلِفہ میں داخِل ہونے سے پہلے پہلے اِستِنجا وُضو کی ترکیب بنالیں ورنہ بھیڑ میں سَخْت آزمائش ہو سکتی ہے۔

مغرب و عشاء مِلا کر پڑھنے کا طریقہ

یہاں آپ کو ایک ہی اَذان اور ایک ہی اِقامت سے نَمازِ مغرِب و عشاء وَقْتِ عشاء میں ادا کرنی ہیں، لہٰذا اَذان و اِقامت کے بعد پہلے مغرِب کے تین۳ فَرْض ادا کرلیجئے، سلام پھیرتے ہی فوراً عشاء کے فرض پڑھئے پھر مغرِب کی سُنَّتیں، نفلیں (اوّابین) اِس کے بعد عشاء کی سُنَّتیں، نفلیں اور وِتر و نوافل ادا کیجئے۔ (بہارِ شریعت ج۱ص ۱۱۳۲)

کنکریاں چُن لیجئے! آج کی شب بعض اَکابِر عُلَما رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعالٰی کے نزدیک لَیلَۃُ الْقَدر سے بھی **افضل** ہے، یہ رات غفلت یا خوش گپّیوں میں ضائع کرنا سخت محرومی ہے، ہوسکے تو ساری رات **لَبَّیک** اور ذِکرو دُرُود میں گزاریئے۔ (ایضاً ص۱۱۳۳) رات ہی میں **شیطانوں** کو مارنے کے لیے پاک جگہ سے اُنچاس کنکریاں کھجور کی گُٹھلی کی سائز کے برابر چُن لیجئے بلکہ کچھ زِیادہ لے لیجئے تاکہ وار خالی جانے وغیرہ کی صُورت میں کام آسکیں، ان کو تین۳ بار دھو لیجئے، کنکریاں بڑے پتّھر کو توڑ کر نہ بنایئے۔ناپاک جگہ سے یا مسجِد سے یا جَمرے کے پاس سے کنکریاں مت لیجئے۔

ایک ضَروری احتیاط! آج نَمازِ فَجر اَوّل وَقت میں ادا کرنا **افضل** ہے مگر نَماز اُس وَقت ادا کیجئے جب کہ صُبحِ صادِق یقینی طور پر ہوجائے۔ عُموماً مُعَلِّم کے آدَمی بَہُت جلدی مچاتے ہیں اور ابتِدائے وقتِ فَجر سے پہلے ہی "صَلٰوۃ صَلٰوۃ" چِلّانا شُروع کردیتے ہیں اور بعض حُجّاج وَقت سے قَبل ہی نَماز ادا کرلیتے ہیں! آپ ایسا مت کیجئے بلکہ دوسروں کو بھی نرمی کے ساتھ **نیکی کی دعوت** دیجئے کہ ابھی وَقت نہیں ہوا، جب **توپ کا گولہ**[۱] چھوٹے تب نَماز ادا کیجئے۔

[۱] صُبحِ صادِق کے وَقت مُزدَلِفہ میں توپ کا گولہ چلایا جاتا ہے تاکہ حُجّاج کو فَجر کی نماز کے وَقت کا پتا چل جائے۔

وُقوفِ مُزدَلِفہ

مُزْدَلِفہ میں رات گزارنا سُنّتِ مؤکّدہ ہے مگر اِس کا وُقوف واجِب ہے۔ وُقوفِ مُزْدَلِفہ کا وَقْت صُبْحِ صادِق سے لے کر طُلُوعِ آفتاب تک ہے، اِس کے درمیان اگر ایک لمحہ بھی یہاں گزار لیا تو وُقوف ہوگیا، ظاہِر ہے کہ جس نے فَجْر کے وَقْت میں مُزْدَلِفہ کے اندر نَمازِ فَجْر ادا کی اُس کا وُقوف صحیح ہوگیا، جو کوئی صُبْحِ صادِق سے پہلے ہی مُزْدَلِفہ سے چلا گیا اُس کا واجِب تَرْک ہوگیا، لہٰذا اُس پر دَم واجِب ہے۔ ہاں، عورت، بیمار یا ضَعِیف یا کمزور کہ جنہیں بِھیڑ کے سبب اِیذا پہنچنے کا اَندیشہ ہو اگر مجبوراً چلے گئے تو کچھ نہیں۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۱۱۳۵)

کوہِ مَشْعَرُ الْحرام پر اگر جگہ نہ ملے تو اُس کے دامَن میں اور اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو وادیِ مُحَسِّر[1] (مُ۔حَس۔سِر) کے سوا کہ یہاں وُقوف کرنا ناجائز ہے جہاں جگہ مل جائے وُقوف کیجئے اور وُقوفِ عَرَفات والی تمام باتیں یہاں بھی مَلْحُوظ رکھئے یعنی لَبَّیْک کی کثرت کیجئے اور ذِکْر و دُرُود اور دُعا میں مشغول ہوجائیے۔ (ایضاً ص۱۱۳۳)

---

[1] یہ مِنیٰ اور مُزدَلِفہ کے بیچ میں ہے اور یہ ان دونوں کی حُدود سے خارِج مُزدلفہ سے مِنیٰ کو جاتے ہوئے بائیں (یعنی الٹے) ہاتھ کو جو پہاڑ پڑتا ہے اُس کی چوٹی سے شروع ہو کر 545 ہاتھ تک ہے۔ یہاں اصحابِ فیل (یعنی ہاتھی والے) آکر ٹھہرے تھے اور ان پر عذابِ ابابیل نازِل ہوا تھا، یہاں وُقوف جائز نہیں۔ اِس جگہ سے جلد گزرنا اور عذابِ الٰہی سے پناہ مانگنی چاہئے۔

اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ! جو کچھ مانگیں گے وہ پائیں گے کہ کل عَرَفات شریف میں حُقُوقُ اللہ مُعاف ہوئے تھے یہاں حُقُوقُ الْعِباد مُعاف فرمانے کا وعدہ ہے۔

(حُقُوقُ الْعِباد معاف ہونے کی تفصیل صَفْحَہ 18 پر گزری)

نَماز سے قَبل مگر طُلُوعِ فَجْر کے بعد یہاں سے چلا گیا یا طُلُوعِ آفتاب کے بعد گیا تو بُرا کیا مگر اس پر دَم وغیرہ واجِب نہیں۔ (ایضاً)

مُزدَلفہ سے مِنٰی جاتے ہوئے راستے میں پڑھنے کی دُعا

جب طُلُوعِ آفتاب میں دو رَکْعت پڑھنے کا وَقْت باقی رہ جائے تو سُوئے مِنٰی شریف روانہ ہو جایئے اور راستے بھر لَبَّیک اور ذِکْرو دُرُود کی تکرار رکھئے۔ اور یہ دُعا پڑھئے:

اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ اَفَضْتُ وَمِنْ عَذَابِکَ اَشْفَقْتُ

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیری طرف واپس ہوا اور تیرے عذاب سے ڈرا

وَاِلَیْکَ رَجَعْتُ وَمِنْکَ رَھِبْتُ فَاقْبَلْ

اور تیری طرف رُجُوع کیا اور تجھ سے خوف کیا، تُو میری عبادت قَبول

نُسُکِیْ وَعَظِّمْ اَجْرِیْ وَارْحَمْ تَضَرُّعِیْ

کر اور میرا اَجر زیادہ کر اور میری عاجزی پر رَحْم کر

وَاقْبَلْ تَوْبَتِیْ وَاسْتَجِبْ دُعَآئِیْ ؕ

اور میری توبہ قَبول کر اور میری دُعا مُستَجاب (یعنی مقبول) فرما۔

مِنٰی نظر آئے تو یہ دُعا پڑھئے

مِنٰی شریف نظر آئے تو (اوّل آخر دُرُود شریف کے ساتھ) وُہی دعا پڑھئے جو مکۂ مکرّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا سے آتے ہوئے مِنٰی دیکھ کر پڑھی تھی۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ مِنًی فَامْنُنْ عَلَیَّ بِمَا مَنَنْتَ بِہٖ عَلٰی اَوْلِیَآئِکَ

ترجَمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! یہ مِنٰی ہے مجھ پر وہ اِحسان فرما جو تُو نے اپنے اولیاء پر فرمایا۔

یاالٰہی فضل کر تجھ کو مِنٰی کا واسِطہ
حاجیوں کا واسِطہ کُل اولیاء کا واسِطہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دسویں ذُوالحِجّہ کا پہلا کام رَمی

مُزْدَلِفہ شریف سے مِنٰی شریف پہنچ کر سیدھے جَمْرَۃُ الْعَقَبہ یعنی بڑے شیطان کی طرف تشریف لائیے، آج صِرْف اِسی ایک کو کنکریاں مارنی ہیں۔ پہلے کعبۂ شریف کی سَمْت معلوم کر لیجئے پھر جَمرے سے کم از کم پانچ ہاتھ (یعنی تقریباً ڈھائی گز) دُور

(زِیادہ کی کوئی قید نہیں) اِس طرح کھڑے ہوں کہ مِنٰی آپ کے سیدھے ہاتھ پر اور کعبہ شریف اُلٹے ہاتھ کی طرف رہے اور مُنہ جَمرے کی طرف ہو، سات کنکریاں اپنے اُلٹے ہاتھ میں رکھ لیجئے بلکہ دو تین زائد لے لیجئے[1]۔ اب سیدھے ہاتھ کی چٹکی میں لے کر اور ہاتھ اچّھی طرح اُٹھا کر کہ بغل کی رنگت ظاہِر ہو ہر بار بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے ایک ایک کر کے سات کنکریاں اِس طرح ماریئے کہ تمام کنکریاں جمرے تک پہنچیں ورنہ کم از کم تین ہاتھ کے فاصلے تک گریں۔ پہلی کنکری مارتے ہی لَبَّیْک کہنا موقوف کر دیجئے جب سات پوری ہوجائیں تو وہاں نہ رُکیے، نہ سیدھے جایئے نہ دائیں بائیں بلکہ فوراً ذِکر و دُعا کرتے ہوئے پلَٹ آیئے۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۱۱۹۳) (فوراً پلٹنا ہی سنّت ہے مگر اب جدید تعمیرات کے سبب پلٹنا ممکن نہیں رہا لہٰذا کنکریاں مار کر کچھ آگے بڑھ کر "یوٹرن" کی ترکیب کرنی ہوگی)

رمی کے وقت احتیاط کے 5 مَدَنی پھول

خوش نصیب حاجیو! رَمیِ جَمرات کے وَقت خُصُوصاً دسویں کی صُبْح حاجیوں کا زبردست رَیلا ہوتا ہے اور بعض اَوقات اِس میں لوگ کُچلے بھی جاتے ہیں۔

[1] کاش! اِس وَقت دل میں نیّت حاضِر ہوجائے کہ مجھ پر جو بُری خواہشات مُسلَّط ہیں اُنہیں مار بھگانے میں کامیاب ہوجاؤں۔

سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہ نے سن ۱٤٠٠ھ میں دسویں کو صُبْح مِنٰی شریف میں اپنی آنکھوں سے یہ لرزہ خیز منظر دیکھا تھا کہ لاشوں کو اُٹھا اُٹھا کر ایک قِطار میں لِٹایا جارہا تھا مگر اب جگہ میں کافی توسیع کردی گئی ہے نیچے کے حصّے کے علاوہ اوپر چار منزلیں مزید بنادی گئی ہیں اِس لئے ہُجوم کافی تقسیم ہوجاتا ہے۔ **کچھ اِحتیاطیں عَرْض** کرتا ہوں:

﴿1﴾ 10 ویں کی صُبْح کافی ہُجوم ہوتا ہے، دوپہر کے تین چار بجے بِھیڑ کم ہوجاتی ہے اب اگر اسلامی بہنیں بھی ساتھ ہوں تو حَرَج نہیں اُوپر کی منزل سے رَمْی کریں گے تو رَش اور بھی کم ملے گا اور کُھلی ہوا بھی مِل سکے گی ﴿2﴾ رَمْی میں چھڑی، چَھتری اور دیگر سامان ساتھ نہ لے جایئے، اِنتِظامیہ کے اَہل کار لے لیتے ہیں، واپَس ملنا دشوار ہوتا ہے۔ ہاں، چھوٹا سا اسکول بیگ اگر کمر پر لٹکا ہوا ہو تو بعض اوقات لے جانے دیتے ہیں مگر 10 ویں کی رَمْی میں یہ بھی نہ ہی لے جائیں تو بہتر ہے کہ روک لیا تو آپ آزمائش میں پڑ سکتے ہیں۔ 11 اور 12 کی رَمْی میں چھوٹی موٹی چیزیں لے جانے کے معاملے میں انتظامیہ کی طرف سے سختی قدرے کم ہوجاتی ہے ﴿3﴾ ویل چیئر والوں کیلئے رَمْی کا مناسِب وَقْت تینوں دن بعد نمازِ عَصْر ہے ﴿4﴾ کنکریاں مارتے وَقْت کوئی چیز ہاتھ سے چھوٹ کر گر جائے یا پاؤں سے چپل نکلتی محسوس ہو تو ہُجُوم ہونے کی صورت میں ہرگز مت جُھکئے ﴿5﴾ جب کچھ رُفقاء مل کر رَمْی

کرنا چاہیں تو پہلے ہی سے واپس ملنے کی کوئی قریبی جگہ مقرّر کر کے اُس کی نشانی یاد رکھ لیجئے ورنہ بِچھڑ جانے کی صورت میں بے حد پریشانی ہوسکتی ہے۔ بِھیڑ کے دیگر مقامات پر بھی اِس بات کا خَیال رکھئے۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہ نے ایسے ایسے بوڑھے حاجیوں اور حجنوں کو بِچھڑتے دیکھا ہے کہ بے چاروں کو اپنے مُعلِّم تک کا نام معلوم نہیں ہوتا اور پھر بچاروں کیلئے وہ آزمائش ہوتی ہے کہ اَلْاَمان وَالْحَفِیظ۔

"اللہ غفّار" کے آٹھ حُرُوف کی نسبت سے رَمی کے 8 مَدَنی پھول

دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ﴿۱﴾ عَرْض کی گئی: رَمْیِ جِمار میں کیا ثواب ہے؟ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تو اپنے رب کے نزدیک اس کا ثواب اُس وَقت پائے گا کہ تجھے اس کی زیادہ حاجت ہو گی۔ (مُعْجَمُ اَوْسَط ج ۳ ص ۱۵۰ حدیث ۴۱۴۷) ﴿۲﴾ جمروں کی رَمْی کرنا تیرے لیے قِیامت کے دن نور ہوگا۔ (اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب ج ۲ ص ۱۳۴ حدیث ۳) ﴿۳﴾ سات کنکریوں سے کم مارنا جائز نہیں۔ اگر صِرْف تین ماریں یا بالکل رَمْی نہ کی تو دَم واجِب ہوگا اور اگر چار ماریں تو باقی ہر کنکری کے بدلے صَدَقہ ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۳ ص ۶۰۸) ﴿۴﴾ اگر سب

کنکریاں ایک ساتھ پھینکیں تو یہ سات نہیں فَقَط ایک مانی جائے گی۔ (اَیضاً ص ۶۰۷)

﴿۵﴾ کنکریاں زمین کی جنس سے ہونا ضَروری ہیں۔ (جیسے کنکر، پتّھر، چُونا، مِٹّی) اگر مینگنی ماری تو رَمی نہیں ہوگی۔ (دُرِّمُختار و رَدُّالمُحتار ج۳ ص۶۰۸) ﴿۶﴾ اِسی طرح بعض لوگ جَمرات پر ڈَبّے، یا جوتے مارتے ہیں یہ بھی کوئی سنّت نہیں اور کنکری کے بدلے جوتا یا ڈبّا مارا تو رَمی ہوگی ہی نہیں ﴿۷﴾ رَمی کے لیے بہتر یہی ہے کہ مُزدَلِفہ سے کنکریاں لی جائیں مگر لازِمی نہیں دُنیا کے کسی بھی حصّے کی کنکریاں ماریں گے رَمی دُرُست ہے ﴿۸﴾ دسویں کی رَمی طُلُوعِ آفتاب سے لے کر زَوال تک سنّت ہے، زَوال (یعنی ابتدائے وقتِ ظہر) سے لے کر غُروبِ آفتاب تک مُباح (یعنی جائز) ہے اور غُروبِ آفتاب سے صُبحِ صادِق تک مکروہ ہے۔ اگر کسی عُذر کے سبب ہو مَثَلاً چَرواہے نے رات میں رَمی کی تو کَراہت نہیں۔ (اَیضاً ص ۶۱۰)

اسلامی بہنوں کی رَمی

عُموماً دیکھا جاتا ہے کہ مَردبِلا عُذر عورَتوں کی طرف سے رَمی کر دیا کرتے ہیں اِس طرح اِسلامی بہنیں رَمی کی سَعادت سے مَحروم رَہ جاتی ہیں اور چُونکہ رَمی واجِب ہے لہٰذا تَرکِ واجِب کے سبب اُن پر دَم بھی واجِب ہوجاتا ہے لہٰذا اِسلامی بہنیں اپنی رَمی خود ہی کریں۔

مریضوں کی رَمی (مدینہ) بعض حاجی صاحِبان یوں تو ہر جگہ دَنْدَناتے پھرتے ہیں لیکن معمولی سی بیماری کے سبب وہ دوسروں سے رَمْی کروا لیتے ہیں۔

مریض کی طرف سے رَمی کا طریقہ (مدینہ) صَدْرُالشَّریعہ، بَدْرُالطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: جو شَخْص مریض ہو کہ جَمرے تک سُواری پر بھی نہ جاسکتا ہو، وہ دوسرے کو حُکْم کردے کہ اس کی طرف سے رَمْی کرے اور اُس کو چاہیے کہ پہلے اپنی طرف سے سات کنکریاں مارنے کے بعد مریض کی طرف سے رَمْی کرے یعنی جب کہ خود رَمْی نہ کرچکا ہو اور اگر یوں کیا کہ ایک کنکری اپنی طرف سے ماری پھر ایک مریض کی طرف سے، یوہیں سات بار کیا تو مکروہ ہے اور مریض کے بِغیر حکم رَمْی کردی تو جائز نہ ہوئی اور اگر مریض میں اتنی طاقت نہیں کہ رَمْی کرے تو بہتر یہ کہ اُس کا ساتھی اُس کے ہاتھ پر کنکری رکھ کر رَمْی کرائے۔ یوہیں بیہوش یا مَجنون یا ناسمجھ کی طرف سے اس کے ساتھ والے رَمْی کردیں اور بہتر یہ کہ اُن کے ہاتھ پر کنکری رکھ کر رَمْی کرائیں۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۱۴۸)

"ابراہیم" کے سات حُرُوف کی نسبت سے حج کی قُربانی کے 7 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ دسویں کو بڑے شیطان کی رَمْی کرنے کے بعد **قُربان گاہ** تشریف لائیے اور قُربانی کیجئے، یہ وہ قُربانی نہیں جو بَقَرہ عید میں ہُوا کرتی ہے بلکہ حج کے شکرانے میں **قارِن اور مُتَمَتِّع** پر واجِب ہے چاہے وہ **فقیر** ہی کیوں نہ ہو، مُفْرِد کے لئے یہ قُربانی **مُستَحَب** ہے چاہے وہ غنی (مالدار) ہو ﴿۲﴾ یہاں بھی جانور کی وُہی شرائط ہیں جو بَقَرہ عید کی قُربانی کی ہوتی ہیں۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۱۴۰) مَثَلاً **بکرا** (اس میں بکری، دُنْبہ، دُنْبی اور بَھیڑ (نر و مادہ) دونوں شامل ہیں) ایک سال کا ہو، اس سے کم عُمْر ہو تو قربانی جائز نہیں، زیادہ ہو تو جائز بلکہ افضل ہے۔ ہاں دُنبہ یا بَھیڑ کا چھ مہینے کا بچّہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دُور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اس کی قُربانی جائز ہے۔ (دُرِّ مُختار ج ۹ ص ۵۳۳) یاد رکھئے! مُطْلَقاً چھ ماہ کے دُنْبے کی قُربانی جائز نہیں، اس کا اِتنا فَربَہ (یعنی تگڑا) اور قد آور ہونا ضَروری ہے کہ دور سے دیکھنے میں سال بھر کا لگے۔ اگر 6 ماہ بلکہ سال میں ایک دن بھی کم عُمْر کا دُنبے یا بَھیڑ کا بچّہ جو دُور سے دیکھنے میں سال بھر کا نہیں لگتا تو اس کی قُربانی نہیں ہوگی ﴿۳﴾ اگر جانور کا کان ایک تہائی (1/3) سے زِیادہ کٹا ہوا ہوگا تو

قُربانی ہوگی ہی نہیں اور اگر تہائی یا اِس سے کم کٹا ہُوا ہو، یا چِرا ہوا ہو یا اُس میں سوراخ ہو اِسی طرح کوئی تھوڑا سا عیب ہو تو قُربانی ہو تو جائے گی مگر مکروہِ (تنزیہی) ہو گی ﴿۴﴾ ذَبْح کرنا آتا ہو تو خود ذَبْح کرے کہ سنَّت ہے، ورنہ ذَبْح کے وَقْت حاضِر رہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۱۱۴۱) دوسرے کو بھی قُربانی کا نائب کر سکتے ہیں[1] ﴿۵﴾ اُونٹ کی قُربانی افضل ہے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے **حِجَّۃُ الْوَداع** کے موقع پر اپنے دَستِ مُبارَک سے 63 اُونٹ نَحْر فرمائے۔ اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اِجازت سے بَقِیّہ اُونٹ حضرتِ مولا علی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجہَہُ الْکَرِیم نے نَحْر کئے۔ (مسلم ص۶۳۴ حدیث ۱۲۱۸) ایک اور رِوایت میں ہے کہ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس پانچ یا چھ اُونٹ لائے گئے تو اُونٹوں پر بھی گویا ایک وجد طاری تھا اور وہ اس طرح آگے بڑھ رہے تھے کہ ہر ایک چاہتا تھا کہ پہلے مجھے نَحْر ہونے کی سعادت مل جائے۔ (ابوداؤد ج۲ ص ۲۱۱ حدیث ۱۷۶۵)

ہر اک کی آرزو ہے پہلے مجھ کو ذَبْح فرمائیں
تماشا کر رہے ہیں مرنے والے عیدِ قرباں میں (ذوقِ نعت)

[1] قُربانی کے مَسائل کی تفصیلی معلومات کے لئے مکتبۃُ الْمدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد 3 صَفْحہ 327 تا 353 نیز مکتبۃُ الْمدینہ کا مطبوعہ رسالہ ''ابلق گھوڑے سوار'' پڑھئے۔

﴿٦﴾ بہتر یہ ہے کہ ذَبْح کے وَقْت جانور کے دونوں ہاتھ، ایک پاؤں باندھ لیجئے ذَبْح کر کے کھول دیجئے۔ یہ قُربانی کر کے اپنے اور تمام مسلمانوں کے حجّ وقُربانی قَبول ہونے کی دُعا مانگئے۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۱۱۴۱) ﴿۷﴾ دسویں کو قُربانی کرنا افضل ہے گیارہویں اور بارہویں کو بھی کر سکتے ہیں مگر بارہویں کو غُروبِ آفتاب پر قُربانی کا وَقْت خَتْم ہو جاتا ہے۔

حاجی اور بَقَرہ عید کی قُربانی

سُوال: حاجی پر بَقَرہ عید کی قُربانی واجِب ہے یا نہیں؟

جواب: مُقیم مالدار حاجی پر واجِب ہے، مُسافِر حاجی پر نہیں اگرچِہ مالدار ہو۔ بَقَرہ عید کی قُربانی کا حَرَم شریف میں ہونا ضَروری نہیں، اپنے مُلک میں بھی کسی کو کہہ کر کروائی جاسکتی ہے۔ البتّہ دن کا خَیال رکھنا ہو گا کہ جہاں قُربانی ہونی ہے وہاں بھی اور جہاں قُربانی والا ہے وہاں بھی دونوں جگہ ایّامِ قُربانی ہوں۔ مُقیم حاجی پر قُربانی واجِب ہونے کے بارے میں ''اَلْبَحْرُ الرَّائق'' میں ہے: اگر حاجی مُسافِر ہے تو اُس پر قُربانی واجِب نہیں ہے، ورنہ وہ (یعنی مُقیم حاجی) مکّی کی طرح ہے اور (غنی ہونے کی صورت میں) اُس پر قُربانی واجِب ہے۔ (اَلْبَحْرُ الرّائق ج۲ ص۶۰۶) عُلَماء کرام نے جس حاجی پر قُربانی واجِب نہ ہونے کا قَول کیا ہے اس سے مُراد وہ حاجی ہے جو مُسافِر ہو۔

چُنانچِہ ''مَبسُوط'' میں ہے: قُربانی شہر والوں پر واجِب ہے، حاجیوں کے علاوہ اور یہاں شہر والوں سے مُراد مُقیم ہیں اور حاجیوں سے مُراد مسافِر ہیں، اہلِ مکّہ پر قُربانی واجِب ہے اگرچِہ وہ حج کریں۔(المبسوط للسرخسی ج ٦، الجزء الثانی عشر ص ٢٤)

قُربانی کے ٹوکن

آج کل بَہُت سارے حاجی صاحِبان بینک میں قُربانی کی رقم جَمْع کروا کر ٹوکن حاصِل کرتے ہیں، آپ ایسا مت کیجئے۔ ادارے کے ذَرِیعے قُربانی کروانے میں سَراسَر خطرہ ہے کیونکہ **مُتَمَتِّع اور قارِن کے لیے یہ تَرتیب واجِب ہے کہ پہلے رَمْی کرے پھر قُربانی اور پھر حَلْق اگر اِس تَرتیب کے خِلاف کیا تو دَم واجِب ہو جائے گا**۔ اب آپ نے اِدارے کو رقم جَمْع کروادی، اُنہوں نے اگرچِہ **قُربانی** کا وَقْت بھی بتادِیا پھر بھی اِس بات کا پتا لگنا بے حد دُشوار ہے کہ آپ کی طرف سے **قُربانی** وَقْت پر ہوئی یا نہیں! اگر آپ نے **قُربانی** سے پہلے ہی **حَلْق** کروادِیا تو آپ پر ''دَم'' واجِب ہو جائے گا۔ اِدارے کے ذَرِیعے قُربانی کروانے والوں کو یہ اِختِیار دِیا جاتا ہے کہ اگر وہ اپنی قُربانی کا صحیح وَقْت معلوم کرنا چاہیں تو 30 اَفراد پر اپنا ایک نمایَندہ مُنتَخَب کرلیں اُس کو پھر ''خُصُوصی پاس'' جاری کیا جاتا ہے اور وہ جا کر سب کی قُربانیاں ہوتی دیکھ سکتا ہے۔ مگر یہاں بھی ایک خطرہ موجود ہے اور وہ یہ کہ اِدارے

والے لاکھوں جانور خریدتے ہیں اور اُن سب کا بے عَیب ہونا قریب بہ ناممکن ہے۔ اکثر کاروان والے بھی اجتماعی قُربانیوں کی ترکیب کرتے ہیں مگر ان میں بھی بعضوں کی ''بدعُنوانیوں'' کی بدترین داستانیں ہیں! بہر حال مناسِب یِہی ہے کہ اپنی قُربانی آپ خود ہی کریں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''یاربّ! اُمّتِ نبی کو بخش دے'' کے سترّہ حُرُوف کی نسبت سے حَلق اور تقصیر کے 17 مَدَنی پھول

حج وعُمرے کے اِحْرام کھولنے کے وَقْت سر مونڈانے کے مُتعلِّق **دو فرامینِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مُلاحظہ فرمائیے: ﴿۱﴾ بال مونڈانے میں ہر بال کے بدلے ایک **نیکی** ہے اور ایک گناہ مٹایا جاتا ہے (اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج ۲ ص ۱۳۵ حدیث ۳) ﴿۲﴾ سر مُونڈانے میں جو بال زمین پر گرے گا، وہ تیرے لیے قِیامت کے دن **نور** ہوگا (اَیضاً) ﴿۳﴾ قُربانی سے فارِغ ہوکر قِبلے کی طرف مُنہ کر کے اسلامی بھائی حَلْق کریں یعنی تمام سَر کے بال مُنڈوا دیں یا تَقْصِیر کریں یعنی کم از کم چوتھائی (1/4) سَر کے بال اُنگلی کے پَورے کے برابر کٹوائیں۔ دو تین جگہ سے چند بال قینچی سے کاٹ لینا کافی نہیں ﴿۴﴾ حَلْق ہو یا تَقْصِیر سیدھی جانب سے ابتِدا

کیجئے ﴿۵﴾ اِسلامی بہنیں صِرْف تَقصِیر کروائیں یعنی چوتھائی (1/4) سَر کے بالوں میں سے ہر بال اُنگلی کے پَورے کے برابر کٹوائیں یا خود ہی قینچی سے کاٹ لیں۔ انہیں سر مُنڈوانا حرام ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۱۱۴۲) (یاد رہے! عورت کا غیر مَرْد سے بال کٹوانا کُجا اُس کے آگے اپنے بال ظاہِر کرنا بھی جائز نہیں) ﴿٦﴾ بال چُونکہ چھوٹے بڑے ہوتے ہیں لہٰذا ایک پَورے سے زِیادہ کٹوائیں تاکہ چوتھائی سر کے بال کم از کم ایک پَورے کے برابر کٹ جائیں ﴿۷﴾ اب اِحْرام سے باہَر ہونے کا وَقْت آ گیا تو اب مُحْرِم (یعنی اِحرام والا) اپنا یا دوسرے کا سَر مُونڈ یا قَصْر کرسکتا ہے اگرچِہ دوسرا بھی مُحْرِم ہو ﴿۸﴾ حَلْق یا تَقصِیر سے پہلے اگر ناخُن کترو ائیں گے یا خط بنوائیں گے تو کَفّارہ لازِم آئے گا۔ اِس موقع پر سر مُنڈوانے کے بعد مُونچھیں تَرشوانا، مُوئے زیرِ ناف دُور کرنا مُسْتَحَب ہے ﴿۹﴾ حَلْق یا تَقصِیر کا وَقْت اَیّامِ نَحْر یعنی 10، 11 اور 12 ذُوالْحِجَّہ ہے اور افضل 10۔ اگر بارھویں کے غروبِ آفتاب تک حَلْق یا قَصْر نہ کیا تو دَم لازِم آئے گا (عالمگیری ج۱ ص۲۳۱، رَدُّالْمُحتار ج۳ ص٦١٦) ﴿١٠﴾ جس کے سَر پر بال نہ ہوں، قُدرَتی گنج ہو اُسے بھی سَر پر اُسْتَرہ پھر وانا واجِب ہے (عالمگیری ج۱ ص۲۳۱) ﴿١١﴾ اگر کسی کے سَر پر پُھڑیاں ہیں۔ جن کی وجہ سے مُنڈوا نہیں سکتا اور بال بھی اِتنے بڑے نہیں کہ کٹوا سکے تو اِس مجبوری کے سبب اُس سے مُنڈوانا

اور کتروانا ساقِط ہو گیا اُسے بھی مُنڈوانے اور کتَروانے والوں کی طرح سب چیزیں حلال ہو گئیں مگر بہتر یہ ہے کہ اَیّامِ نَحْر خَتْم ہونے تک بدستور اِحْرام میں رہے (ایضاً)

﴿۱۲﴾ حَلْق یا قَصْر مِنٰی شریف میں سنَّت ہے جبکہ حُدُودِ حَرَم میں واجِب۔ اگر حُدُودِ حَرَم سے باہَر کیا تو دَم واجِب ہوگا۔ ﴿۱۳﴾ حَلْق یا تَقْصِیر کے دَوران یہ تکبیر پڑھتے رہیے اور فارِغ ہو کر بھی پڑھیے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ؕ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ؕ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ؕ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ؕ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ؕ

﴿۱۴﴾ بعدِ فَراغت اوّل آخر دُرُود شریف کے ساتھ یہ دُعا پڑھیے:

اَللّٰھُمَّ اَثْبِتْ لِیْ لِکُلِّ شَعْرَۃٍ حَسَنَۃً وَّامْحُ عَنِّیْ بِھَا سَیِّئَۃً وَّارْفَعْ لِیْ بِھَا عِنْدَکَ دَرَجَۃً ؕ ترجمہ: اے اللہ! ہر بال کے بدلے میرے لئے ایک نیکی لکھ دے اور ایک گناہ مٹا دے اور اپنے ہاں ہر بال کے بدلے میرا ایک دَرَجہ بلند فرما دے۔ (احیاء العلوم ج ۱ ص ۳۴۳) اور تمام اُمَّت کے لئے دُعائے مغفِرت کیجئے

﴿۱۵﴾ مُفرِد اگر قُربانی کرنا چاہے تو اُس کے لیے مُستَحَب یہ ہے کہ حَلْق یا تَقْصِیر قُربانی کے بعد کروائے اور اگر حَلْق کے بعد قُربانی کی جب بھی حَرَج نہیں اور تَمَتُّع اور

قِران والے کے لیے حَلْق یا تَقصیر قربانی کے بعد کرنا واجِب ہے، اگر پہلے حَلْق یا تَقصیر کرے گا تو دَم واجِب ہو جائے گا (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۱۴۲) ﴿۱۶﴾ بال دَفْن کر دیں اور ہمیشہ بدن سے جو چیز بال، ناخُن، کھال جُدا ہوں دَفْن کر دیا کریں۔ (ایضاً ص ۱۱۴۴)

﴿۱۷﴾ حَلْق یا تَقْصِیر کے بعد اب عورت سے صُحبت کرنے، بشَہْوت اُسے ہاتھ لگانے، بوسہ لینے، شَرْم گاہ دیکھنے کے سوا جو کچھ اِحْرام نے حرام کیا تھا سب حلال ہو گیا۔ (ایضاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”کعبے کا طواف“ کے دس حُروف کی نسبت سے طوافِ زیارت کے 10 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ طَوافُ الزِّیارۃ کو ”طوافِ اِفاضہ“ بھی کہتے ہیں یہ حج کا دوسرا رُکْن ہے، اِس کا وَقْت 10 ذُوالْحِجَّۃِ الْحرام کی صُبْحِ صادِق سے شُروع ہوتا ہے اِس سے قَبْل نہیں ہوسکتا۔ اس میں چار پھیرے فرض ہیں بِغیر اس کے طَواف ہوگا ہی نہیں اور حج نہ ہوگا اور پورے سات کرنا واجِب ہے ﴿۲﴾ طوافُ الزِّیارۃ دسویں ذُوالْحِجَّہ کو کر لینا افضل ہے، لہٰذا پہلے جَمْرَۃُ الْعَقَبہ کی رَمْی پھر ”قُربانی“ اور اِس کے بعد حَلْق یا تَقصِیر سے فارِغ ہو لیں، اب افضل یہ ہے کہ کچھ قُربانی کا گوشْت کھا کر پیدل

مکّۂ مکرَّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعظِیمًا حاضِر ہوں اور یہ بھی افضل ہے کہ بابُ السَّلام سے مسجِدُ الحرام شریف میں داخِل ہوں ﴿۳﴾ افضل وَقْت تو10 تاریخ ہی ہے مگر تینوں دن یعنی بارھویں کے غُروبِ آفتاب تک طوافِ زِیارت کرسکتے ہیں چُونکہ 10 تاریخ کو بھیڑ زیادہ ہوتی ہے لہٰذا اپنی سَہولت کو پیشِ نظر رکھنا بَہُت مُفید رہے گا۔ اس طرح اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُتَعدِّد تکلیف دہ چیزوں اور بعض صورَتوں میں دوسروں کی اِیذا رسانیوں، عورَتوں سے گُڈ مُڈ ہونے ان سے بدن ٹکرانے اور نَفْس وشیطان کے بہکاوے میں آکر ہونے والے گناہوں سے بچت ہوجائے گی ﴿۴﴾ باوُضو اور سَترِ عورَت کے ساتھ طَواف کیجئے۔ (اکثر اسلامی بہنوں کی کلائیاں دَورانِ طواف کُھلی ہوتی ہیں اگر ''طَوافُ الزِّیارۃ'' کے چار پھیرے یا اس سے زیادہ اس طرح کئے کہ چہارُم (1/4) کلائی یا چوتھائی (1/4) سر کے بال کُھلے تھے تو دَم واجِب ہوگیا۔ اگر سَترِ عورت کے ساتھ اس طَواف کا اِعادہ (یعنی نئے سرے سے) کرلیا تو دَم ساقِط ہوجائے گا) ﴿۵﴾ اگر قارِن اور مُفْرِد ''طَوافِ قُدُوم'' میں اور مُتَمَتِّع حج کا اِحرام باندھنے کے بعد کسی نَفْلی طواف میں حج کے ''رَمَل وسَعْی'' سے فارِغ ہوچکے ہوں تو اب **طَوافِ زِیارت** میں اِس کی حاجَت نہیں ﴿۶﴾ اگر حج کے رَمَل وسَعْی سے پہلے فارِغ نہیں ہوئے تھے تو اب روزمرّہ کے کپڑوں ہی میں کرلیجئے۔ ہاں ''اِضْطِباع'' نہیں ہوسکے گا کیوں کہ اب اِس کا موقع نہ رہا ﴿۷﴾ جو گیارہویں کو نہ جائے **بارھویں** کو کرلے اس

کے بعد بِلاعُذر تاخیر گناہ ہے، جُرمانے میں ایک قُربانی کرنی ہوگی۔ ہاں مَثَلاً عورت کوحَیض یانِفاس آگیا توان کے خَتْم کے بعدطواف کرے مگرحَیض یانِفاس سے اگرایسے وَقْت پاک ہوئی کہ نہادھوکر **بارھویں تاریخ** میں آفتاب ڈوبنے سے پہلے چارپھیرے کرسکتی ہےتو کرنا واجِب ہے، نہ کرے گی گنہگار ہوگی۔ یوہیں اگراتنا وَقْت اُسے ملا تھا کہ طَواف کرلیتی اورنہ کیااب حَیض یانِفاس آگیا تو گنہگار ہوئی۔ (ایضاً ص ۱۱۴۵) ﴿۸﴾ اگر**طَوافُ الزِّیارۃ** نہ کیاعورتیں حَلال نہ ہوں گی چاہے برسوں گزرجائیں۔(عالمگیری ج ۱ ص ۲۳۲) اِسی طرح اگر بیوی نےنہیں کیاتو شوہراُس کیلئے حلال نہ ہوگا ﴿۹﴾ طَواف سے فارِغ ہوکر دو رَکْعَت ''واجِبُ الطَّواف'' بدستورادا کیجئے اِس کے بعد''مُلْتَزَم'' پربھی حاضِری دیجئے اور''آبِ زَم زَم'' بھی خوب پیٹ بھرکرنَوش کیجئے ﴿۱۰﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ !**مُبارَک ہو** کہ آپ کا**حج مکمّل** ہوگیااورعورتیں بھی حَلال ہوگئیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''یا اللہ! شیطن سے پناہ دے'' کے اٹھارہ حُرُوف کی نسبت سے گیارہ اور بارہ کی رمی کے 18 مَدَنی پھول

﴿1﴾ 11 اور 12 ذُوالْحِجَّہ کو تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنی ہیں۔

اِس کی ترتیب یہ ہے: پہلے **جَمْرَۃُ الْاُوْلٰی** (یعنی چھوٹا شیطان) پھر **جَمْرَۃُ الْوُسْطٰی** (یعنی منجھلا شیطان) اور آخر میں **جَمْرَۃُ الْعَقَبَہ** (یعنی بڑا شیطان) ﴿2﴾ دوپہر (یعنی ظُہر کا وَقت شُروع ہونے) کے بعد **جَمْرَۃُ الْاُوْلٰی** (یعنی چھوٹے شیطان) پر آئیے اور قِبلے کی طرف مُنہ کر کے سات **کنکریاں** ماریئے (کنکری پکڑنے اور مارنے کا طریقہ اسی کتاب کے صَفْحَہ **187** پر گزرا) کنکریاں مار کر جمرے سے کچھ آگے بڑھ جائیے اور اُلٹے ہاتھ کی جانِب ہٹ کر قبلہ رُو کھڑے ہو کر دونوں ہاتھ کندھوں تک اُٹھائیے کہ ہتھیلیاں آسمان کی طرف نہیں بلکہ قِبلے کی جانب رہیں،[1] اب دُعا و اِستِغفار میں کم از کم **20** آیتیں پڑھنے کی مِقدار مشغول رہئے ﴿3﴾ اب **جَمْرَۃُ الْوُسْطٰی** (یعنی منجھلے شیطان) پر بھی اِسی طرح کیجئے ﴿4﴾ پھر آخِر میں **جَمْرَۃُ الْعَقَبَہ** (یعنی بڑے شیطان) پر اُس طرح ''رَمْی'' کیجئے جس طرح آپ نے **10** تاریخ کو کی تھی (طریقہ صَفْحَہ **186** پر گزرا) یاد رہے! بڑے شیطان کی رَمْی کے بعد آپ کو ٹھہرنا نہیں، فوراً پلٹ پڑنا اور اِسی دَوران دُعا بھی کرنی ہے۔ (دُرُست طریقہ یہی ہے مگر اب فوراً پلٹنا ممکِن نہیں رہا لہٰذا کنکریاں مار کر کچھ آگے بڑھ کر ''یُوٹَرن'' کی ترکیب فرمالیجئے) ﴿5﴾ بارہویں کو بھی اِسی طرح تینوں جَمرات کی رَمْی کیجئے ﴿6﴾ گیارہویں اور بارہویں کی رَمْی کا وَقت

[1] رَمْیِ جِمار کے بعد دُعا میں ہتھیلیوں کا رُخ کعبہ کی طرف ہو۔ حجرِ اَسْوَد کے سامنے کھڑا ہونے کے وَقت ہتھیلیوں کا رُخ حجرِ اَسْوَد کی طرف ہو اور باقی احوال میں آسمان کی طرف ہو۔

زَوالِ آفتاب (یعنی ابتدائے وَقتِ ظُہر) سے شُروع ہوتا ہے۔ لٰہذا گیارھویں اور بارھویں کی رَمْی دوپہر سے پہلے اصلاً (یعنی بالکل) صحیح نہیں۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۱۱۴۸)

﴿7﴾ دسویں، گیارھویں اور بارھویں کی راتیں (اکثر یعنی ہر رات کا آدھے سے زیادہ حصّہ) مِنٰی شریف میں گزارنا سُنَّت ہے ﴿8﴾ بارھویں کی رَمْی کر کے غُروبِ آفتاب سے پہلے پہلے اِختیار ہے کہ **مَکَّۂ مُعَظَّمہ** زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کو روانہ ہو جائیں مگر بعدِ غُروب چلا جانا مَعیُوب۔ اب ایک دن اور ٹھہرنا اور تیرھویں کو بدستور دوپہر ڈھلے (یعنی ابتدائے وَقتِ ظُہر) رَمْی کر کے مکّہ شریف جانا ہوگا اور یِہی افضل ہے ﴿9﴾ اگر مِنٰی میں تیرھویں کی صُبْحِ صادِق ہوگئی اب رَمْی کرنا واجِب ہوگیا اگر بِغیر رَمْی کئے چلے گئے تو دَم واجِب ہوگا ﴿10﴾ گیارھویں اور بارھویں کی رَمْی کا وَقت آفتاب ڈھلنے (یعنی ظُہر کا وَقت شُروع ہونے) سے صُبْحِ صادِق تک ہے مگر بِلاعُذر آفتاب ڈوبنے کے بعد رَمْی کرنا مکروہ ہے ﴿11﴾ تیرھویں کی رَمْی کا وَقت صُبْحِ صادِق سے غُروبِ آفتاب تک ہے مگر صُبْح سے ابتدائے وَقتِ ظُہر تک مکروہِ (تنزیہی) ہے، ظُہر کا وَقت شُروع ہونے کے بعد مَسنُون ہے ﴿12﴾ کسی دِن کی رَمْی اگر رہ گئی تو دوسرے دِن قضا کر لیجئے اور دَم بھی دینا ہوگا۔ قضا کا آخِری وَقت تیرھویں کے غُروبِ آفتاب تک ہے ﴿13﴾ رَمْی ایک دِن کی رہ گئی اور آپ نے تیرھویں کے غُروبِ آفتاب سے پہلے پہلے قضا کر لی تب بھی اور اگر نہیں کی جب بھی یا

ایک سے زِیادہ دِنوں کی رہ گئی بلکہ بالکل رَمی کی ہی نہیں ہر صورت میں صِرْف ایک ہی دَم واجِب ہے ﴿14﴾ زائد بچی ہوئی کنکریاں کسی کو ضَرورت ہو تو اُس کو دے دیجئے یا کسی پاک جگہ ڈال دیجئے، ان کو جمروں پر پھینک دینا مکروہِ (تنزیہی) ہے ﴿15﴾ آپ نے کنکری ماری اور وہ کسی کے سَر وغیرہ سے ٹکرا کر جَمرے کو لگی یا تین ہاتھ کے فاصِلے پر گری تو جائز ہو گئی ﴿16﴾ اگر آپ کی کنکری کسی پر گری اور اُس نے ہاتھ وغیرہ کا جھٹکا دِیا جس سے وہاں تک پہنچی تو اُس کے بدلے کی دوسری ماریئے ﴿17﴾ اُوپر کی منزِل سے رَمی کی اور کنکری جَمرے کے گرد بنی ہوئی پیالہ نُما فصیل (یعنی باؤنڈری) میں گری تو جائز ہو گئی کیونکہ فصیل میں سے لڑھک کر یا تو جَمرے کو لگتی ہے یا تین۳ ہاتھ کے فاصلے کے اَندر اَندر گرتی ہے ﴿18﴾ اگر شک ہو کہ کنکری اپنی جگہ پہنچی یا نہیں تو دوبارہ ماریئے۔ (بہارِ شریعت ج۱ص ۱۱۴۶،۱۱۴۸)

”وَالعِیاذُ بِاللّٰہ“ کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے رَمی کے 12 مکروہات

(نمبر 1 اور 2 سُنّتِ مُؤکّدہ کے ترک کی وجہ سے اِساءت۔ جبکہ بقیہ سب مکروہِ تنزیہی ہیں)

﴿1﴾ دسویں کی رَمی بِغیر مجبوری کے غُروبِ آفتاب کے بعد کرنا۔ (سُنّتِ مُؤکّدہ کے خلاف ہونے کے سبب اِساءت ہے) ﴿2﴾ جَمروں میں خِلافِ ترتیب کرنا

﴿3﴾ تیرہویں کی رَمْی ظُہْر کا وَقْت شُروع ہونے سے پہلے کرنا ﴿4﴾ بڑا پتّھر مارنا ﴿5﴾ بڑے پتّھر کو توڑ کر کنکریاں بنانا ﴿6﴾ مسجِد کی کنکریاں مارنا ﴿7﴾ جَمرے کے نیچے جو کنکریاں پڑی ہیں اُن میں سے اُٹھا کر مارنا (مکروہِ تنزیہی ہے) کہ یہ نامقبول کنکریاں ہیں، جو مقبول ہوتی ہیں وہ غیبی طور پر اُٹھالی جاتی ہیں اور قِیامت کے دِن نیکیوں کے پلڑے میں رکھی جائیں گی ﴿8﴾ جان بوجھ کر سات سے زِیادہ کنکریاں مارنا ﴿9﴾ ناپاک کنکریاں مارنا ﴿10﴾ رَمْی کے لیے جو سَمْت مقرّر ہوئی اُس کے خِلاف کرنا ﴿11﴾ جَمرے سے پانچ ہاتھ سے کم فاصلے پر کھڑے ہونا۔ زِیادہ کا کوئی مُضایَقہ نہیں (البتّہ یہ ضَروری ہے کہ قریب ہو تب بھی کنکری ماری ہی جائے صِرْف رکھ دینے کے انداز میں نہ ہو۔) ﴿12﴾ مارنے کے بدلے کنکری جَمرے کے قریب ڈال دینا۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۱۴۸، ۱۱۴۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”یاخدا بار بار حج نصیب کر“ کے اُنیّس حُرُوف کی نسبت سے طوافِ رُخصت کے 19 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ جب رُخصت کا اِرادہ ہو اُس وَقْت ”آفاقی حاجی“ پر طوافِ رُخصت

واجِب ہے، نہ کرنے والے پر دَم واجِب ہوتا ہے۔ اِس کو طَوافِ وَداع اور طَوافِ صَدْر بھی کہتے ہیں ﴿۲﴾ اِس میں اِضْطِباع، رَمَل اور سَعْی نہیں ﴿۳﴾ عُمرے والوں پر واجِب نہیں ﴿٤﴾ حَیض و نِفاس والی کی سِیٹ ٹَک ہے تو جا سکتی ہے اُس پر اب یہ طَواف واجِب نہیں اور دَم بھی نہیں ﴿٥﴾ طَوافِ رُخصت میں صِرْف طَواف کی نیَّت ہی کافی ہے، واجِب، ادا، وَداع (یعنی رُخصت) وغیرہ اَلفاظ نیّت میں شامل ہونا ضَروری نہیں یہاں تک کہ طَوافِ نَفْل کی نیّت کی جب بھی واجِب ادا ہوگیا ﴿٦﴾ سَفَر کا اِرادہ تھا، طَوافِ رُخصت کرلیا پھر کسی وجہ سے ٹَھہرنا پڑا جیسا کہ گاڑی وغیرہ میں عُموماً تاخیر ہوجاتی ہے اور اِقامَت کی نیّت نہیں کی تو وُہی طَواف کافی ہے، دوبارہ کرنے کی حاجَت نہیں اور مسجِدُ الْحرام میں نَماز وغیرہ کے لیے جانے میں بھی کوئی مُضایقہ نہیں، ہاں مُستَحَب یہ ہے کہ پھر طَواف کرلے کہ آخری کام طَواف رہے ﴿۷﴾ طَوافِ زِیارۃ کے بعد جو بھی پہلا نفلی طَواف کیا وُہی طَوافِ رُخصت ہے ﴿۸﴾ جو بِغیر طواف کے رُخصت ہوگیا تو جب تک مِیقات سے باہَر نہ ہوا واپَس آئے اور طواف کرلے ﴿۹﴾ اگر مِیْقات سے باہَر ہونے کے بعد یاد آیا تو واپَس ہونا ضَروری نہیں بلکہ دَم کے لیے جانور حَرَم میں بھیج دے، اگر واپس ہو تو عُمرے کا اِحْرام باندھ کر واپَس آئے اور عُمرے سے فارِغ ہوکر

طوافِ رُخصت بجا لائے، اب اِس صورت میں دَم ساقِط ہوجائے گا ﴿۱۰﴾ طَوافِ رُخصت کے تین پھیرے چھوڑے گا تو ہر پھیرے کے بدلے ایک ایک صَدَقہ دے اور اگر چار سے کم کئے ہیں تو دَم دینا ہوگا ﴿۱۱﴾ ہوسکے تو بے قراری کے ساتھ روتے روتے **طَوافِ رُخصت** بجالایئے کہ نہ جانے آیَندہ یہ سَعادت مُیَسَّر آتی بھی ہے یا نہیں ﴿۱۲﴾ بعدِ طَواف بدستور دو رَکْعَت **واجِبُ الطَّواف** ادا کیجئے ﴿۱۳﴾ **طَوافِ رُخصت** کے بعد بدستور زَم زَم شریف پر حاضِر ہوکر آبِ زَم زَم نوش کیجئے اور بَدَن پر ڈالئے ﴿۱۴﴾ پھر **دروازۂ کعبہ** کے سامنے کھڑے ہوکر ہوسکے تو آستانۂ پاک کو بوسہ دیجئے اور قَبولِ حج وزِیارت اور بار بار حاضِری کی دُعا مانگئے۔ اور دعائے جامع (یعنی رَبَّنَا اٰتِنَا۔۔۔الخ) یا یہ دعا پڑھئے:

اَلسَّآئِلُ بِبَابِكَ يَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَمَعْرُوْفِكَ وَيَرْجُوْ رَحْمَتَكَ (ترجمہ: تیرے دروازہ پر سائل تیرے فَضل واِحْسان کا سُوال کرتا ہے اور تیری رَحْمت کا اُمّید وار ہے) (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۱۵۲)

﴿۱۵﴾ **مُلْتَزَم** پر آکر غلافِ کعبہ تھام کر اُسی طرح چمٹئے اور ذِکر و دُرُود اور دُعا کی کثرت کیجئے ﴿۱۶﴾ پھر ممکن ہو تو حَجَرِ اَسْوَد کو بوسہ دیجئے اور جو آنسو رکھتے ہیں

گرائیے ﴿۱۷﴾ پھر کعبۂ مُشَرَّفہ کی طرف مُنہ کئے اُلٹے پاؤں یا حسبِ معمول چلتے ہوئے بار بار مُڑ کر کعبۂ مُعظَّمہ کو حَسرَت سے دیکھتے، اُس کی جُدائی پر آنسو بہاتے یا کم از کم رونے جیسی صورت بنائے مسجدُ الحرام سے ہمیشہ کی طرح اُلٹا پاؤں بڑھا کر باہَر نکلئے اور باہَر نکلنے کی دُعا پڑھئے ﴿۱۸﴾ حَیض و نِفاس والی دروازۂ مسجِد پر کھڑی ہوکر بہ نگاہِ حَسرَت کعبۂ مُشَرَّفہ کی زِیارت کرے اور روتی ہوئی دُعا کرتی ہوئی پلٹے ﴿۱۹﴾ پھر بقَدَرِ قُدرت فُقَرائے مَکَّۂ مُعظَّمہ میں خیرات تقسیم کیجئے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ص ۱۱۵۱، ۱۱۵۳)

یاالٰہی! ہر برس حج کی سعادت ہو نصیب
بعدِ حج جا کر کروں دیدارِ دربارِ حبیب

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حجِ بدل

جس پر حج فَرض ہو اُس کی طرف سے کئے جانے والے حجِ بَدَل کی کچھ شرطیں ہیں مگر حجِ نَفْل کی کوئی شَرط نہیں، یہ تو اِیصالِ ثواب کی ایک صورت ہے اور ایصالِ ثواب فرض نَماز و روزہ، حج و زکوٰۃ، صدَقات و خیرات وغیرہ تمام اَعمال کا ہوسکتا ہے۔ لٰہذا اگر اپنے مرحوم والدین وغیرہ کی طرف سے آپ اپنی مرضی سے حج کرنا چاہیں یعنی نہ اُن پر فَرض تھا نہ اُنہوں

نے وَصِیَّت کی تھی تو اِس کی کوئی شرائط نہیں ہیں۔ اِحْرامِ حج، والِد یا والِدہ کی نیَّت سے باندھ لیجئے اور تمام مَناسِکِ حج بجالائیے۔ اِس طرح فائدہ یہ ہوگا کہ اُن کو ایک حج کا ثواب ملے گا اور حج کرنے والے کو بحُکْمِ حدیث دَس حج کا ثواب عطا کیا جائے گا۔ (دار قطنی ج۲ص۳۲۹ حدیث ۲۵۸۷) لہٰذا جب بھی نَفْل حج کی سعادت ملے تو اَفضل یہی ہے کہ والِد یا والِدہ کی طرف سے کیجئے۔ یادر ہے! ایصالِ ثواب کیلئے کئے جانے والے حجّ تَمَتُّع یا قِران کی قربانی واجِب ہے اور حج کرنے والا خود اپنی نیّت سے کرے اور اِس کا بھی ایصالِ ثواب کردے۔

"یاخدا حج کا شَرَف عطاکر" کے سترہ حُرُوف کی نسبت سے حجِ بدل کے 17 شرائط

اب جن لوگوں پر حج فَرض ہو چکا اُن کے حجِّ بَدَل کی شرائط پیش کی جاتی ہیں:

﴿۱﴾ جو حجِّ بَدَل کرواتا ہو اُس کے لئے ضَروری ہے کہ اُس پر حج فَرْض ہو چُکا ہو یعنی اگر فرض نہ ہونے کے باوُجُود اُس نے حجِّ بَدَل کروایا تو فرض حج ادا نہ ہوا۔ یعنی بعد میں اگر اُس پر حج فرض ہو گیا تو پہلا حجِّ بَدَل کفایت نہ کرے گا ﴿۲﴾ جس کی طرف سے حج کیا ہو وہ اِس قدَر عاجِز و مجبور ہو کہ خود حج کر ہی نہ سکتا ہو۔ اگر اِس قابل

ہو کہ خود حج کرسکتا ہے تو اُس کی طرف سے حجِّ بَدَل نہیں ہوسکتا ﴿۳﴾ وَقْتِ حج سے موت تک عُذْر برابر باقی رہے۔ یعنی حجِّ بَدَل کروانے کے بعد موت سے پہلے پہلے اگر خود حج کرنے کے قابِل ہوگیا تو جو حج دوسرے سے کروالیا تھا وہ ناکافی ہوگیا ﴿٤﴾ ہاں! اگر وہ کوئی ایسا عُذْر تھا جس کے جانے کی اُمّید ہی نہ تھی مَثَلاً نابینا ہے اور حجِّ بَدَل کروانے کے بعد انکھیارا ہوگیا تو اب دوبارہ حج کرنے کی ضَرورت نہیں ﴿٥﴾ جس کی طرف سے حجِّ بَدَل کیا جائے خود اُس نے حُکم بھی دِیا ہو بِغیر اُس کے حُکم کے حجِّ بَدَل نہیں ہوسکتا ﴿٦﴾ ہاں، وارِث نے اگر مُورِث (یعنی وارِث کرنے والے) کی طرف سے کیا تو اِس میں حُکْم کی ضَرورت نہیں ﴿۷﴾ تمام اَخراجات یا کم از کم اَکثر اَخراجات بھیجنے والے کی طرف سے ہوں (مُلَخَّص از بہارِ شریعت ج۱ ص۱۲۰۱، ۱۲۰۲) ﴿۸﴾ وَصِیَّت کی تھی کہ میرے مال سے حج کروادیا جائے مگر وارِث نے اپنے مال سے کروادیا تو حجِّ بَدَل نہ ہوا، ہاں اگر یہ نِیَّت ہو کہ تَرکے (یعنی مَیِّت کے چھوڑے ہوئے مال) میں سے لے لوں گا تو ہوجائے گا اور اگر لینے کا اِرادہ نہ ہو تو نہیں ہوگا اور اگر اَجنبی نے اپنے مال سے حجِّ بَدَل کروادیا تو نہ ہوا، اگرچِہ واپَس لینے کا اِرادہ ہو، اگرچِہ وہ مرحوم خود اُسی کو حجِّ بَدَل کرنے کو کہہ گیا ہو۔ (رَدُّالْمُحتار ج ٤ ص ٢٨) ﴿۹﴾ اگر یوں کہا کہ میری طرف سے حجِّ بَدَل کروا دِیا جائے اور یہ نہ کہا کہ میرے مال سے اب اگر

وارِث نے خود اپنے مال سے حجِّ بَدَل کروا دیا اور واپَس لینے کا بھی اِرادہ نہ ہو، ہو گیا۔ (اَیضاً) ﴿۱۰﴾ جس کو حُکم دِیا وُہی کرے اگر جس کو حُکْم تھا اُس نے کسی دوسرے سے کروا دیا تو نہ ہوا۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۱۲۰۲) ﴿۱۱﴾ میِّت نے جس کے بارے میں وَصِیَّت کی تھی اُس کا بھی اگر اِنتِقال ہو گیا یا وہ جانے پر راضی نہیں تو اب دوسرے سے حج کروالیا گیا تو جائز ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج ٤ ص ١٩) ﴿۱۲﴾ حجِّ بَدَل کرنے والا اکثر راستہ سُواری پر قَطْع (یعنی طے) کرے ورنہ حجِّ بَدَل نہ ہو گا اور خَرچ بھیجنے والے کو دینا پڑے گا۔ ہاں! اگر خَرْچ میں کمی پڑی تو پیدل بھی جا سکتا ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۱۲۰۳) ﴿۱۳﴾ جس کی طرف سے حجِّ بَدَل کرنا ہے اُسی کے وطن سے حج کو جائے۔ (ایضاً) ﴿۱٤﴾ اگر آمِر (حُکْم دینے والے) نے "حج" کا حُکْم دیا تھا اور خود مامور (یعنی جس کو حُکْم دیا گیا اُس) نے حجِّ تَمَتُّع کیا تو خرچہ واپَس کر دے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۱۰ ص٦٦٠) کیونکہ "حجِّ تَمَتُّع" میں حج کا اِحْرام "میقاتِ آمِر" سے نہیں ہو گا بلکہ حَرَم ہی سے بندھے گا۔ ہاں آمِر کی اِجازت سے ایسا کیا گیا (یعنی حجِّ تَمَتُّع کیا گیا) تو مُضایقہ نہیں ﴿۱۵﴾ "وَصی" نے (یعنی جس کو وَصِیَّت کر گیا تھا کہ تُو میری طرف سے حج کروا دینا، اُس نے) اگر مَیِّت کے چھوڑے ہوئے مال کا تیسرا حصّہ اِتنا تھا کہ وطن سے آدمی بھیجا جا سکتا تھا، پھر بھی اگر غیر جگہ سے بھیجا تو یہ حج میِّت کی طرف

سے نہ ہوا۔ ہاں وہ جگہ وطن سے اتنی قریب ہو کہ وہاں جا کر رات کے آنے سے پہلے واپَس آ سکتا ہے تو ہو جائے گا ورنہ اُسے چاہئے کہ خود اپنے مال سے میِّت کی طرف سے دوبارہ حج کروائے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۵۹، رَدُّالْمُحتار ج ٤ ص ۲۷) ﴿۱٦﴾ آمِر (یعنی جس نے حج کا حُکْم دیا ہے اُسی) کی نیَّت سے حج کرے اور افضل یہ ہے کہ زَبان سے بھی لَبَّیْک عَنْ فُلان[1] کہہ لے اور اگر اُس کا نام بھول گیا ہے تو یہ نیَّت کرلے کہ جس نے بھیجا ہے (یا جس کے لیے بھیجا ہے) اُس کی طرف سے کرتا ہوں۔ (رَدُّالْمُحتار ج ٤ ص ۲۰) ﴿۱۷﴾ اگر اِحْرام باندھتے وَقْت نیَّت کرنا بھول گیا تو جب تک اَفعالِ حج شُروع نہ کئے ہوں اِختیار ہے کہ نیَّت کرلے۔ (ایضاص ۱۸)

"آؤ حج کریں" کے نو حُرُوف کی نسبت سے حجِّ بَدَل کے 9 مُتَفَرِّق مَدَنی پھول

﴿۱﴾ "وَصی" (یعنی وصیّت کرنے والے) نے اِس سال کسی کو حجِّ بَدَل کے لیے مقرّر کیا مگر وہ اِس سال نہ گیا سالِ آیَندہ جا کر ادا کیا، ادا ہو گیا، اُس پر کوئی جُرمانہ نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲٦۰) ﴿۲﴾ حجِّ بَدَل کرنے والے کے لیے ضَروری ہے

[1] فُلاں کی جگہ جس کے نام پر حج کرنا چاہتا ہے اس کا نام لے مثلاً لَبَّیْکَ عَنْ عَبْدِالرَّحمٰنِ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْک...اِلَخ

کہ جو کچھ بچا ہے وہ واپَس کر دے۔ اگرچِہ بَہُت تھوڑی سی چیز ہو اُسے رکھ لینا جائز نہیں۔ اگرچِہ شَرط کرلی ہو کہ جو کچھ بچا وہ واپَس نہیں دوں گا کہ یہ شَرط باطِل ہے۔ ہاں ۲ دوصورَتوں میں رکھنا جائز ہوگا: (۱) بھیجنے والا اُس کو وکیل کر دے کہ جو کچھ بچ جائے وہ اپنے آپ کو ہِبہ کر کے (یعنی بطورِ تحفہ دیکر) قبضہ کرلینا (۲) یہ کہ بھیجنے والا قریبُ الْموت ہو اور اِس طرح وَصِیَّت کر دے کہ جو کچھ بچے اُس کی میں نے تجھے وَصِیَّت کی۔ (مُلَخَّص از بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۲۱۰، دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج ٤ ص ۳۸) ﴿۳﴾ بہتر یہ ہے کہ جسے حَجِّ بَدَل کے لیے بھیجا جائے پہلے وہ خود اپنے فرض حج سے سَبُک دَوش (یعنی بریُ الذّمّہ) ہو چکا ہو، اگر ایسے کو بھیجا جس نے خود حج نہیں کیا جب بھی حَجِّ بَدَل ہو جائے گا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۵۷) ایسا شَخْص جس نے فَرْض ہونے کے باوُجُود حج نہ کیا ہو اُسے حَجِّ بَدَل پر بھجوانا مکروہِ تحریمی ہے۔ (اَلْمَسْلَکُ الْمُتَقَسِّط لِلقاری ص ٤٥٣) ﴿٤﴾ بہتر یہ ہے کہ ایسے شَخْص کو بھیجیں جو حج کے اَفعال اور طریقے سے آگاہ ہو، اگر مُراہِق یعنی قریبُ الْبُلُوغ بچّے سے حجِّ بَدَل کروایا جب بھی ادا ہو جائے گا۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۲۰٤، دُرِّمُختار ج ٤ ص ۲۵) ﴿۵﴾ بھیجنے والے کے پیسوں سے نہ کسی کو کھانا کھلا سکتا ہے نہ فقیر کو دے سکتا ہے، ہاں بھیجنے والے نے اِجازت دی ہو تو مُضایَقہ نہیں۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۲۱۰، لُبابُ الْمَناسِک ص ٤٥٧) ﴿٦﴾

ہر قِسْم کے جُرْم اِختیاری کے دَم خود حجِ بَدَل ادا کرنے والے پر ہیں بھیجنے والے پر نہیں ﴿۷﴾ اگر کسی نے نہ خود حج کیا ہو نہ وارِث کو وَصِیَّت کی ہو اور اِنتِقال کر گیا اور وارِث نے اپنی مرضی سے اپنی طرف سے حجِّ بَدَل کروا دیا (یا خود کیا) تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُمید ہے کہ اُس کی طرف سے ادا ہو جائے گا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۵۸)

﴿۸﴾ حجِّ بَدَل کرنے والا اگر مَکَّۂ مُکَرَّمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا ہی میں رہ گیا تو یہ بھی جائز ہے لیکن افضل یہ ہے کہ واپَس آئے، آنے جانے کے اَخراجات بھیجنے والے کے ذِمّے ہیں۔ (اَیضاً) ﴿۹﴾ حجِّ بَدَل کرنے والا بھیجنے والے کی رقم سے مدینۂ منوّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کا ایک بار سفر کر سکتا ہے، مکّے مدینے کی زیارتوں پر خَرْچ نہیں کر سکتا، درمیانہ درجے کا کھانا کھائے گا، جس میں گوشْت بھی داخِل ہے، البتّہ سیخ کباب، چَرغہ وغیرہ عمدہ کھانے، مٹھائیاں، ٹھنڈی بوتلیں پھل فروٹ وغیرہ نہیں کھا سکتے، نیز کھجوریں، تسبیحات وغیرہ تبرکات لانے کی بھی اجازت نہیں۔ (حجِّ بَدَل کی مزید تفصیلات کیلئے مکتبۃُ الْمدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحہ 1199 تا 1211 کا مُطالَعہ ضَروری ہے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مدینے کی حاضری

حسنؔ حج کر لیا کعبے سے آنکھوں نے ضیا پائی

چلو دیکھیں وہ بستی جس کا رَستہ دل کے اندر ہے

مدینے کا ذوق بڑھانے کا طریقہ

مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعۡظِیۡمًا کا مقدّس سفر آپ کو مبارَک ہو! راستے بھر دُرُود وسلام کی کثرت کیجئے اور نعتیہ اَشعار پڑھتے رہئے یا ہوسکے تو ٹیپ ریکارڈر پر خوش اِلحان نعت خوانوں کے کیسٹ سنتے رہئے کہ اِنۡ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس طرح ترقّیِ ذوق کے اسباب ہوں گے۔ مدینۂ پاک کی عَظَمت و رِفعت کا تصوُّر باندھتے رہئے، اس کے فضائل پر غور کرتے رہئے۔[1] اس سے بھی اِنۡ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا شوق مزید بڑھے گا۔

مدینہ کتنی دیر میں آئے گا!

مکّۂ مکرّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعۡظِیۡمًا سے مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعۡظِیۡمًا کا فاصِلہ تقریباً 425 کلومیٹر ہے جسے عام

---

[1] دورانِ قیامِ حرمینِ شریفین فضائلِ مکہ ومدینہ پر مبنی کُتُب کا مُطالَعہ ترقّیِ ذوق کا بہترین ذَرِیعہ ہے نیز عشقِ رسول صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم بڑھانے کے لئے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا نعتیہ دیوان ''حدائقِ بخشش'' اور استاذِ زَمَن مولانا حسن رضا خان علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ ذُوالۡمِنَن کا کلام ''ذوقِ نعت'' کا خوب مُطالَعہ فرمائیے۔

دنوں میں بس تقریباً 5 گھنٹے میں طے کر لیتی ہے مگر حج کے دنوں میں بعض مصلحتوں کی بِنا پر رفتار کم رکھی جاتی اور پہنچنے میں بس تقریباً 8 تا 10 گھنٹے لے لیتی ہے۔ ''مرکزِ استقبالِ حُجّاج'' پر بس رُکتی ہے، یہاں پاسپورٹ کا اِندِراج ہوتا ہے اور پاسپورٹ رکھ کر ایک کارڈ جاری کیا جاتا ہے جسے حاجی نے سنبھال کر رکھنا ہوتا ہے، یہاں کی کاروائی میں بسا اوقات کئی گھنٹے بھی لگ جاتے ہیں، صَبْر کا پھل میٹھا ہے۔ عنقریب آپ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ میٹھے مدینے کے گلی کوچوں کے جلوے لوٹیں گے، جلد ہی آپ گُنْبدِ خضرا کے دیدار سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں گے۔ جُوں ہی دُور سے مسجدُ النَّبَوِیّ الشَّریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے مِینارِ نور بار پُر وقار پر نگاہ پڑیگی، سبز سبز گُنْبد نظر آئیگا اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے قلب میں ہلچل مچ جائیگی اور آنکھوں سے بے اِختیار آنسو چھلک پڑیں گے۔

صائمؔ کمالِ ضَبط کی کوشش تو کی مگر　　　پلکوں کا حلقہ توڑ کر آنسو نکل گئے

ہَوائے مدینہ سے آپ کے مَشامِ دماغ مُعطّر ہو رہے ہوں گے اور آپ اپنی رُوح میں تازَگی محسوس کر رہے ہوں گے، ہو سکے تو ننگے پاؤں روتے ہوئے مدینۂ منوَّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی فَضاؤں میں داخِل ہوں۔

جُوتے اُتار لو چلو باہوش باادب　　　دیکھو مدینے کا حسیں گلزار آگیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مدینہ میں ننگے پاؤں رہنے کی قرآنی دلیل

اور یہاں ننگے پاؤں رہنا کوئی خلافِ شَرْع فعل بھی نہیں بلکہ مقدَّس سَر زمین کا سَراسَر ادب ہے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُ نا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے ہم کلامی کا شَرَف حاصل کیا تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:

فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی ؕ﴿۱۲﴾ (پ۱۶ طٰہٰ:۱۲)

ترجَمۂ کنز الایمان: تو اپنے جُوتے اُتار ڈال، بیشک تُو پاک جنگل طُویٰ میں ہے۔

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جب طُورِ سینا کی مقدّس وادی میں سیِّدُ نا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو خود اللّٰہ تبارَکَ وَتعالٰی جُوتے اُتار لینے کا حُکم فرمائے تو مدینہ تو پھر مدینہ ہے، یہاں اگر ننگے پاؤں رہا جائے تو کیوں سَعادت کی بات نہ ہوگی! کروڑوں مالکیوں کے پیشوا اور مشہور عاشِقِ رسول حضرتِ سیِّدُ نا امام مالِک رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ مدینۂ پاک زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کی گلیوں میں ننگے پیر چلا کرتے تھے۔ الطبقاتُ الکُبریٰ لِلشّعرانی الجزء الاول ص ٧٦) آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا میں کبھی گھوڑے پر سُوار نہ ہوتے، فرماتے ہیں: ''مجھے اللّٰہ

عَزَّوَجَلَّ سے حیا آتی ہے کہ اُس مبارَک زمین کو اپنے گھوڑے کے قدموں تلے رَوندوں جس میں اُس کے پیارے مَحبوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم موجود ہیں۔ (یعنی آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا رَوضۂ انور ہے) (اِحیاءُ العلوم ج ۱ ص ۴۸)

اے خاکِ مدینہ! تُو ہی بتا میں کیسے پاؤں رکھوں یہاں

تُو خاکِ پا سرکار کی ہے آنکھوں سے لگائی جاتی ہے

مدینہ: حاضری کی تیاری! حاضِرئ روضۂ رسول صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پہلے مکان وغیرہ کا بندوبَست کر لیجئے، حاجت ہو تو کھا پی لیجئے، اَلغَرَض ہر وہ بات جو خُشُوع وخُضُوع میں مانِع ہو اُس سے فارِغ ہو لیجئے۔ اب تازہ وُضُو کیجئے اِس میں مِسواک ضَرور ہو بلکہ بہتر یہ ہے کہ غُسل کر لیجئے، دُھلے ہوئے کپڑے بلکہ ہو سکے تو نیا سفید لباس، نیا عمامہ شریف وغیرہ زیبِ تن کیجئے، سُرمہ اور خوشبو لگا لیجئے اور مُشک افضل ہے، اب روتے ہوئے دَربار کی طرف بڑھئے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۲۲۳ ماخوذاً)

مدینہ: اے لیجئے! سبز گنبد آ گیا! اے لیجئے! وہ سبز سبز گُنبد جسے آپ نے تصویروں میں دیکھا تھا، خیالوں میں چُوما تھا اب سچ مُچ آپ کی آنکھوں کے سامنے ہے۔

اَشکوں کے موتی اب نچھاوَر زائرو کرو وہ سبز گُنبد مَنبعِ اَنوار آ گیا

اب سَر جھکائے بااَدب پڑھتے ہوئے دُرُود

روتے ہوئے آگے بڑھو دَربار آ گیا (وسائلِ بخشش ص ۴۷۳)

ہاں! ہاں! یہ وُہی سبز گُنبد ہے جس کے دیدار کے لئے عاشقانِ رسول کے دِل بے قرار رہتے اور آنکھیں اَشکبار ہوجایا کرتی ہیں، خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! **رَوْضۂ رَسُولُ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم سے عظیم جگہ دُنیا کے کسی مَقام میں تو کُجا جنَّت میں بھی نہیں ہے۔

فِردَوس کی بُلندی بھی چُھو سکے نہ اِس کو

خُلدِ بَریں سے اُونچا میٹھے نبی کا روضہ (وسائلِ بخشش ص ۲۹۸)

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ کتاب ''وسائلِ بخشش'' کے صَفْحہ 298 کے حاشیے میں ہے: رَوْضَہ کے لفظی معنٰی ہیں: باغ۔ شِعْر میں رَوْضَہ سے مُراد وہ حصّۂ زمین ہے جس پر رَحْمتِ عالم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا جِسْمِ معظّم تشریف فرما ہے۔ اس کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فُقَہائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السّلام فرماتے ہیں: مَحبوبِ داوَر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے جِسْمِ انور سے زمین کا جو حصّہ لگا ہوا ہے، وہ کعبہ شریف سے بلکہ عرش و کرسی سے بھی افضل ہے۔

(دُرِّمُختَار ج ۴ ص ۶۲)

ہو سکے تو بابُ البقیع سے حاضِر ہوں

مدینہ

اب سَراپا ادب و ہوش بنے، آنسو بہاتے یا رونا نہ آئے تو کم از کم رونے جیسی صورت بنائے بابِ بقیع[1] پرحاضِر ہوں۔ ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ'' عَرْض کر کے ذرا ٹھہر جایئے۔ گویا سرکارِ ذِی وَقار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے شاہی دَربار میں حاضِری کی اِجازت مانگ رہے ہیں۔ اب بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم کہہ کر اپنا سیدھا قدَم مسجِد شریف میں رکھئے اور ہمہ تن ادب ہو کر داخِلِ مسجِدِ نبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہوں اِس وَقْت جو تعظیم وادب فرض ہے وہ ہر عاشِقِ رسول کا دِل جانتا ہے۔ ہاتھ، پاؤں، آنکھ، کان، زَبان، دِل سب خیالِ غَیر سے پاک کیجئے اور روتے ہوئے آگے بڑھئے، نہ اِدْھر اُدھر نظریں گھمایئے، نہ ہی مسجِد کے نَقش و نِگار دیکھئے، بس ایک ہی تڑپ، ایک ہی لگن اور ایک ہی خَیال ہو کہ بھاگا ہوا مُجرِم اپنے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں پیش ہونے کے لئے چلا ہے۔

مدینہ

[1] یہ مسجِدِ نبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جانِبِ مشرِق واقع ہے۔ عُموماً دَربان بابِ بقیع سے حاضِری کے لئے نہیں جانے دیتے لہٰذا لوگ بابُ السّلام ہی سے حاضِر ہوتے ہیں اِس طرح حاضِری کی اِبتِداء سَرِ اقدس سے ہوگی اور یہ خلافِ ادب ہے کیونکہ بُزرگوں کی خدمت میں قدموں کی طرف سے آنا ہی ادب ہے۔ اگر بابِ بقیع سے حاضِری نہ ہو سکے تو بابُ السّلام سے بھی حَرَج نہیں۔ اگر بِھیڑ وغیرہ نہ ہو تو کوشِش کیجئے کہ بابِ بقیع سے حاضِری ہو جائے۔

چلا ہوں ایک مُجرِم کی طرح میں جانبِ آقا

نظر شرمندہ شرمندہ، بدن لرزیدہ لرزیدہ

نمازِ شکرانہ مدینہ اب اگر مکروہ وَقت نہ ہو اور غَلَبۂ شوق مُہلَت دے تو دو دو رَکعت تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد و شکرانہ بارگاہِ اَقدس ادا کیجئے، پہلی رَکعت میں الحمد شریف کے بعد قُلۡ يٰۤاَيُّهَا الۡكٰفِرُوۡنَ اور دوسری میں الحمد شریف کے بعد قُلۡ ھُوَ اللّٰہ شریف پڑھئے۔

سُنہری جالیوں کے رُوبَرُو مدینہ اب ادب وشوق میں ڈوبے، گردن جُھکائے، آنکھیں نیچی کئے، رونے والی صورت بنائے بلکہ خود کو بزور رونے پر لاتے، آنسو بہاتے، تھرتھراتے، کپکپاتے، گناہوں کی نَدامت سے پسینہ پسینہ ہوتے، سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فَضْل وکَرَم کی اُمّید رکھتے، آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قدَمَینِ شَرِیفَین[1] کی طرف سے سُنہری جالیوں کے رُوبرُو مُواجَھَہ (مُوا۔جَ۔ھَہ) شریف میں (یعنی چہرۂ مبارَک کے سامنے) حاضِر ہوں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے مزارِ پُر اَنوار میں رُو بَقِبلہ جلوہ اَفروز ہیں، مُبارَک

[1] بابُ الْبَقیع سے حاضِری ملی تو پہلے قدَمین شریفین آئیں گے اور بابُ السَّلام سے آئے تو پہلے سرِ اقدس آئے گا۔

قدموں کی طرف سے حاضر ہوں گے تو سرکارِ دوجہاں صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی نِگاہِ بے کس پناہ براہِ راست آپ کی طرف ہوگی اور یہ بات آپ کیلئے دونوں جہاں میں کافی ہے۔ وَالْحَمْدُلِلّٰہ ۔ (بہارِشریعت ج ا ص ١٢٢٤)

مُواجھہ شریف پر حاضری[1]

اب سَراپا ادب بنے زیرِ قِندِیل اُن چاندی کی کِیلوں کے سامنے جو سُنہری جالیوں کے دروازۂ مُبارَکہ میں اُوپر کی طرف جانبِ مشرِق لگی ہوئی ہیں، قِبلے کو پیٹھ کیئے کم از کم چار ہاتھ (یعنی تقریباً دو گز) دُور نَماز کی طرح ہاتھ باندھ کر سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے چِہرۂ پُر اَنوار کی طرف رُخ کر کے کھڑے ہوں کہ ''فتاویٰ عالمگیری'' وغیرہ میں یِہی ادب لکھا ہے کہ یَقِفُ کَمَا یَقِفُ فِی الصَّلٰوۃ یعنی ''سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے دَربار میں اِس طرح کھڑا ہو جس طرح نَماز میں کھڑا ہوتا ہے۔'' یقین مانئے! سرکارِ ذی وقار صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم اپنے مزارِ فائضُ الْاَنوار میں سچّی حقیقی دنیاوی جسمانی حیات سے اُسی طرح زندہ ہیں جس طرح وفات شریف سے پہلے تھے اور آپ کو بھی دیکھ رہے ہیں بلکہ آپ کے دِل

[1] لوگ عُموماً بڑے سوراخ کو ''مُواجَھہ شریف'' سمجھتے ہیں بلکہ اکثر اردو کتابوں میں بھی یہی لکھا ہے مگر رفیقُ الحرمین میں اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی تحقیق کے مطابق مُواجَھہ شریف کی نشاندہی کی گئی ہے۔

رُخ چہرۂ مُبارک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رُخ چہرۂ مُبارک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
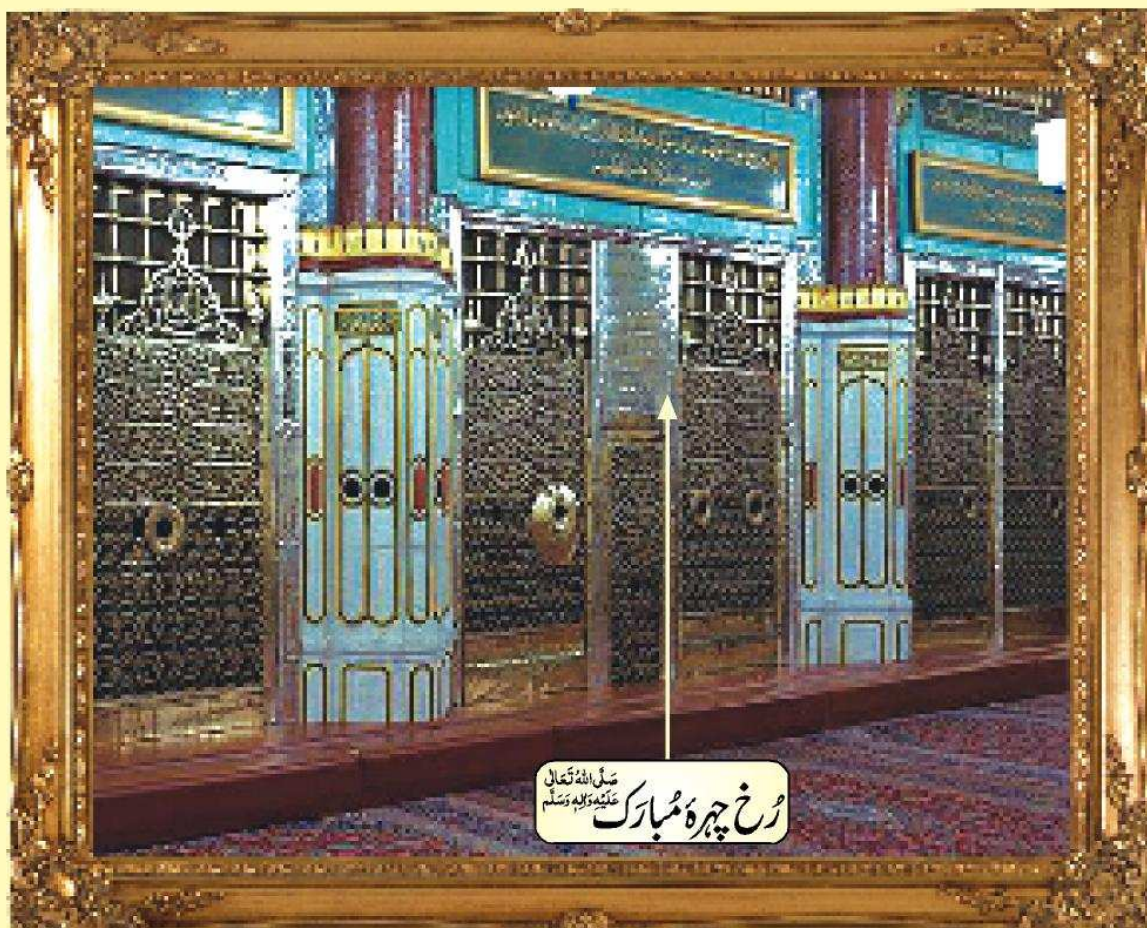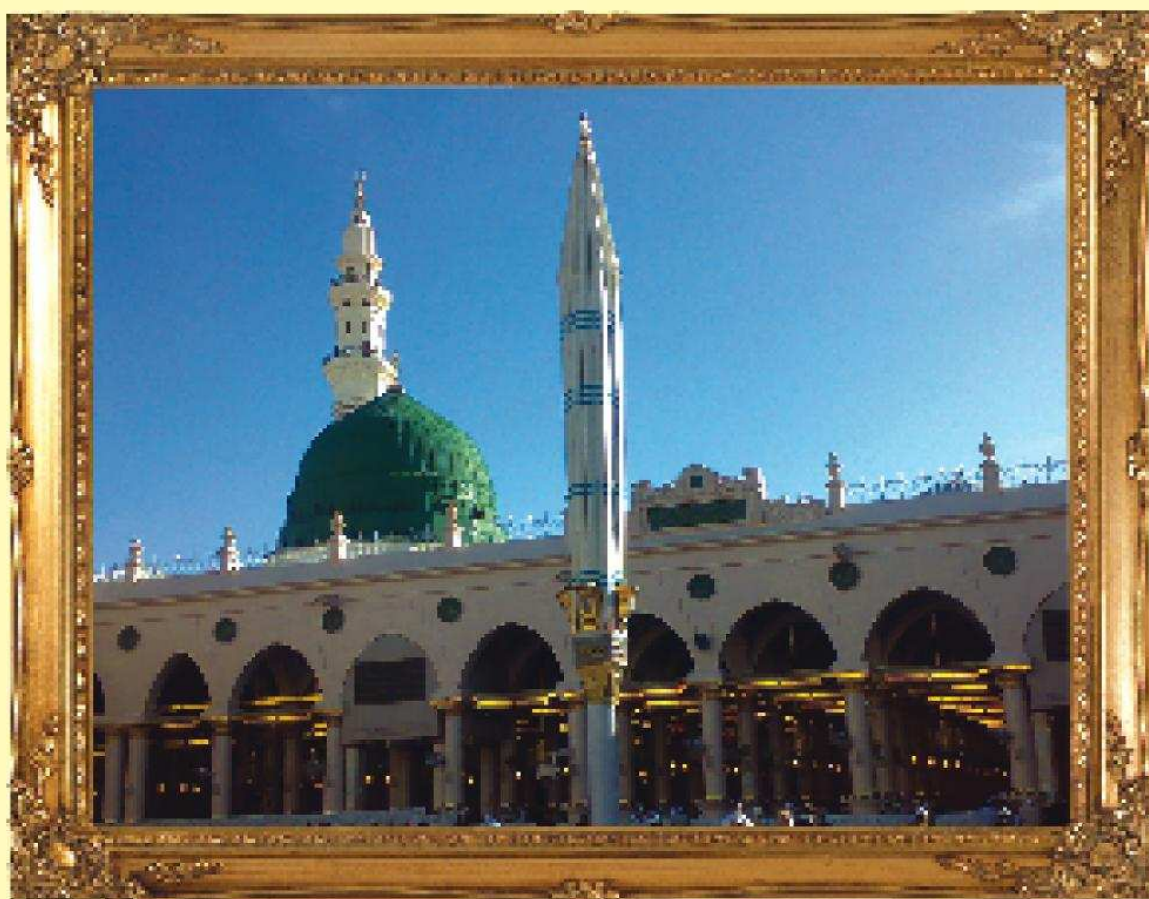
گُنبدِ خضرا کی ایک قدیم یادگار تصویر

میں جو خیالات آرہے ہیں اُن پر بھی مُطَّلع (یعنی باخبر) ہیں۔ خبردار! جالی مُبارَک کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچئے کہ یہ خِلافِ اَدَب ہے، ہمارے ہاتھ اِس قابِل ہی نہیں کہ جالی مُبارَک کو چُھو سکیں، لٰہذا چار ہاتھ (یعنی تقریباً دو گز) دُور رہیے، یہ ان کی رَحْمت کیا کم ہے کہ آپ کو اپنے مُواجَہَہ اَقدس کے قریب بُلایا! سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نِگاہِ کَرَم اگرچہ ہر جگہ آپ کی طرف تھی، اب خُصُوصِیَّت اور اِس دَرَجہ قُرْب کے ساتھ آپ کی طرف ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص ۱۲۲۴، ۱۲۲۵)

دِیدار کے قابِل تو کہاں میری نظر ہے
یہ تیری عنایت ہے جو رُخ تیرا اِدھر ہے

بارگاہ رسالت میں ﷺ سلام عرض کیجئے

اب ادب اور شوق کے ساتھ غمگین اور دَرْد بھری آواز میں مگر آواز اتنی بُلند اور سَخْت نہ ہو کہ سارے اعمال ہی ضائع ہو جائیں، نہ بالکل ہی پَست (یعنی دھیمی) کہ یہ بھی سُنَّت کے خِلاف ہے، مُعتَدِل (یعنی درمیانی) آواز میں اِن الفاظ کے ساتھ سلام عَرْض کیجئے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللهِ

ترجمہ: اے نبی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ پر سلام اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت

وَبَرَکَاتُہٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ط

اور برکتیں۔ اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم آپ پر سلام۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَیْرَخَلْقِ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ

اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی تمام مخلوق سے بہتر آپ پر سلام۔

عَلَیْکَ یَاشَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ

اے گنہگاروں کی شفاعت کرنے والے آپ پر سلام، آپ پر،

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ وَاُمَّتِکَ اَجْمَعِیْنَ ط

آپ کی آل و اصحاب پر اور آپ کی تمام اُمّت پر سلام۔

جہاں تک زبان ساتھ دے، دِل جَمْعی ہو مختلف اَلقاب کے ساتھ سلام عَرْض کرتے رہئے، اگر اَلقاب یاد نہ ہوں تو **اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ** کی تکرار کرتے (یعنی یہی بار بار پڑھتے) رہئے۔ جن جن لوگوں نے آپ کو سلام کے لئے کہا ہے اُن کا بھی سلام عَرْض کیجئے، جو جو عاشِقانِ رسول یہ تحریر پڑھیں وہ مجھ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہ کا سلام عرض کر دیں تو مجھ گنہگاروں کے سردار پر اِحسانِ عظیم ہوگا۔ یہاں خوب دُعائیں مانگئے اور بار بار اِس طرح شفاعت کی بھیک طلب

کیجئے:

اَسْئَلُکَ الشَّفَاعَۃَ یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم یعنی یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں آپ سے شَفاعت کا سُوال کرتا ہوں۔

صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں سلام مدینہ

پھر مشرِق کی جانِب (اپنے سیدھے ہاتھ کی طرف) آدھے گز کے قریب ہٹ کر (قریبی چھوٹے سوراخ کی طرف) حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے چِہرۂ انور کے سامنے دَست بَستہ (یعنی اُسی طرح ہاتھ باندھ کر) کھڑے ہوکر اُن کو سلام پیش کیجئے، بہتر یہ ہے کہ اِس طرح سلام عَرض کیجئے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللہِ ط

اے خلیفۂ رَسُول اللّٰہ! آپ پر سلام،

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَزِیْرَ رَسُوْلِ اللہِ ط

اے رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وزیر آپ پر سلام،

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ رَسُوْلِ

اے غارِ ثور میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے رفیق!

اللّٰہِ فِی الْغَارِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط

آپ پر سلام اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمتیں اور برکتیں۔

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں سلام

پھر اِتنا ہی مزید جانبِ مشرِق (اپنے سیدھے ہاتھ کی طرف) تھوڑا سا سَرَک کر (آخری سوراخ کے سامنے) حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے رُوبرُو عَرض کیجئے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ ط اَلسَّلَامُ

اے امیرُ المُؤمِنِین! آپ پر سلام،

عَلَیْکَ یَا مُتَمِّمَ الْاَرْبَعِیْنَ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ

اے چالیس کا عدد پورا کرنے والے! آپ پر سلام،

یَا عِزَّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط

اے اسلام و مسلمین کی عزّت! آپ پر سلام اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمتیں اور بَرَکتیں۔

دوبارہ ایک ساتھ شیخین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی خدمتوں میں سلام

پھر بالِشت بھر جانبِ مغرِب یعنی اپنے اُلٹے ہاتھ کی طرف سَرَک کئے اور دونوں چھوٹے سُوراخوں کے بیچ میں کھڑے ہو کر ایک ساتھ سیِّدُنا صِدِّیقِ

اکبر و فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہما کی خدمتوں میں اِس طرح سلام عَرض کیجئے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا خَلِیْفَتَیْ رَسُوْلِ اللہِ ط اَلسَّلَامُ

اے رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے خُلَفاء! آپ دونوں پر سلام،

عَلَیْکُمَا یَا وَزِیْرَیْ رَسُوْلِ اللہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا

اے رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے وُزَراء! آپ دونوں پر سلام، اے رسولُ اللہ

یَا ضَجِیْعَیْ رَسُوْلِ اللہِ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط

صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے پہلو میں آرام فرمانے والے! (ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما) آپ دونوں پر سلام ہو

اَسْئَلُکُمَا الشَّفَاعَۃَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی

اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمتیں اور بَرَکتیں۔ آپ دونوں صاحِبان سے سُوال کرتا ہوں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلَیْکُمَا وَبَارَکَ وَسَلَّمَ ط

والہٖ وسلَّم کے حُضُور میری سِفارِش کیجئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن پر اور آپ دونوں پر دُرُود و بَرَکت اور سلام نازِل فرمائے۔

یہ دُعائیں مانگئے! مدینہ

یہ تمام حاضِریاں قَبولیّتِ دُعا کے مَقامات ہیں، یہاں دنیا و آخِرت کی بھلائیاں مانگئے۔ اپنے والِدَین، پیر و مُرشِد، اُستاد، اَولاد، اہلِ خاندان، دوست و اَحباب اور تمام اُمَّت

کے لئے دُعائے مغفِرت کیجئے اور شَہَنْشاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شَفاعت کی بھیک مانگئے، خُصُوصاً مُواجَھَہ شریف میں نعتیہ اَشعار عَرْض کیجئے، اگر نیچے دیا ہوا مَقطَع یہاں سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہ کی طرف سے 12 بار عرض کردیں تو اِحسانِ عظیم ہوگا:

پڑوسی خُلْد میں عطّار کو اپنا بنالیجے
جہاں ہیں اتنے اِحساں اور اِحساں یارَسُوْلَ اللّٰہ

"مَدِيْنَةُ الْمُنَوَّرَه" کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے بارگاہِ رسالت میں حاضِری کے 12 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ مِنْبَرِ اطہر کے قریب دُعا مانگئے ﴿۲﴾ جنّت کی کیاری میں (یعنی جو جگہ مِنْبَرو حُجرۂ منوّرہ کے درمِیان ہے، اسے حدیث میں ''جنّت کی کیاری'' فرمایا) آکر دو رَکْعت نَفْل غیرِ وَقْتِ مکروہ میں پڑھ کر دُعا کیجئے ﴿۳﴾ جب تک مدینۂ طیّبہ زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کی حاضِری نصیب ہو، ایک سانس بیکار نہ جانے دیجئے ﴿۴﴾ ضَروریات کے سوا اکثر وَقْت مسجِدُ النَّبَوِیِّ الشَّریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں باطہارت حاضِر رہئے، نَماز و تِلاوت و ذِکرو دُرُود میں وَقْت گزارئیے، دنیا کی بات تو کسی بھی مسجِد میں نہ چاہیے نہ کہ یہاں ﴿۵﴾ مدینۂ طیّبہ زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں روزہ نصیب ہو خُصُوصاً گرمی میں تو کیا کہنا کہ اس پر وعدۂ شَفاعت ہے ﴿۶﴾ یہاں ہر

محرابِ مسجدِ نبوی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
جنّت کی کیاری

محرابِ مسجدِ نبوی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
جنّت کی کیاری
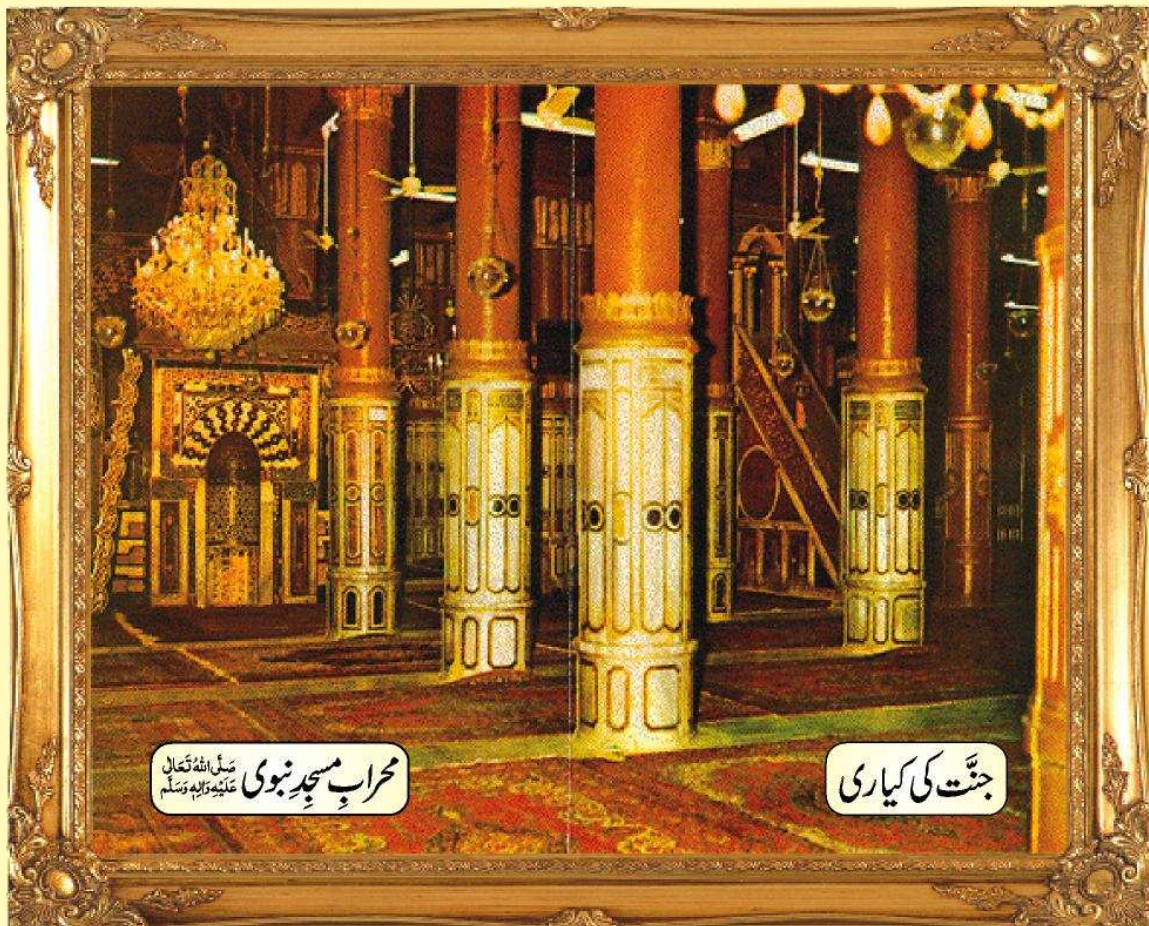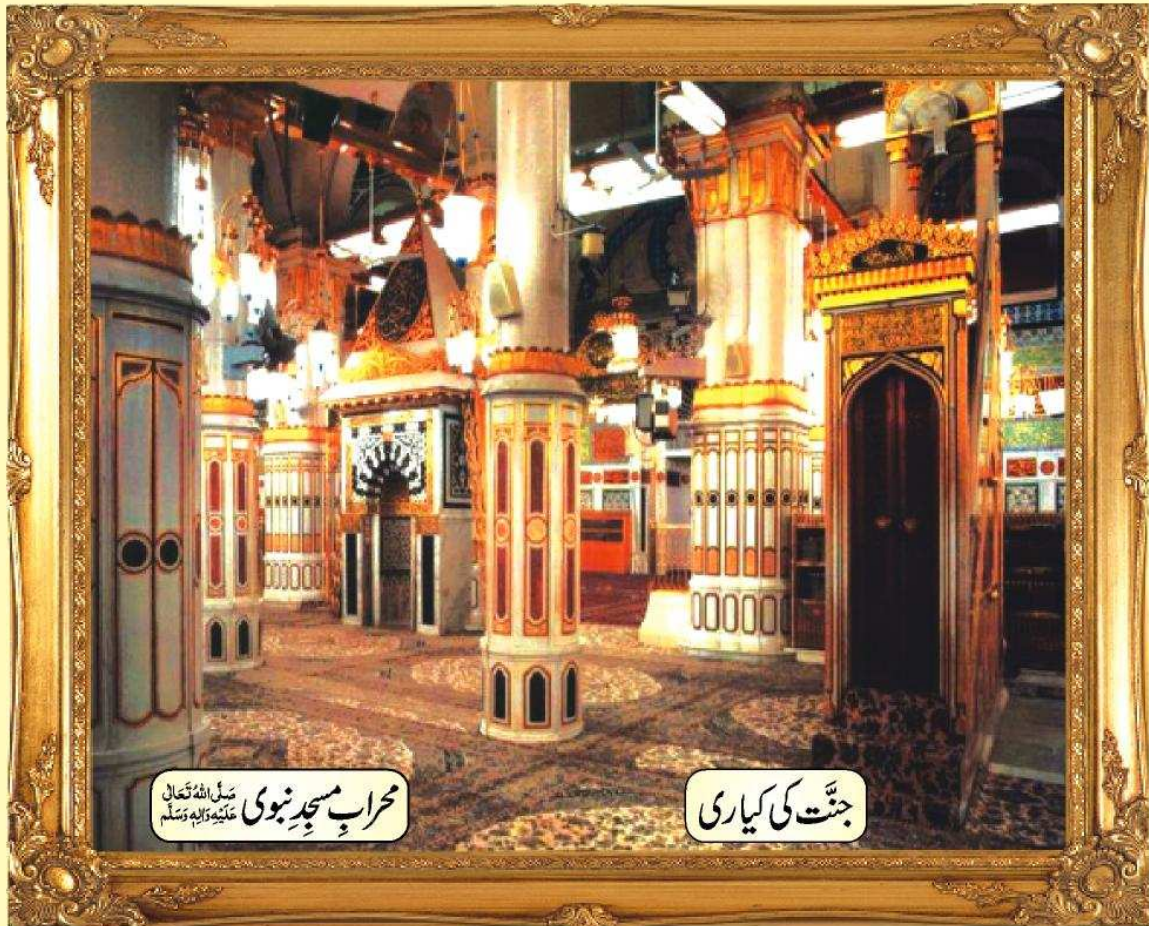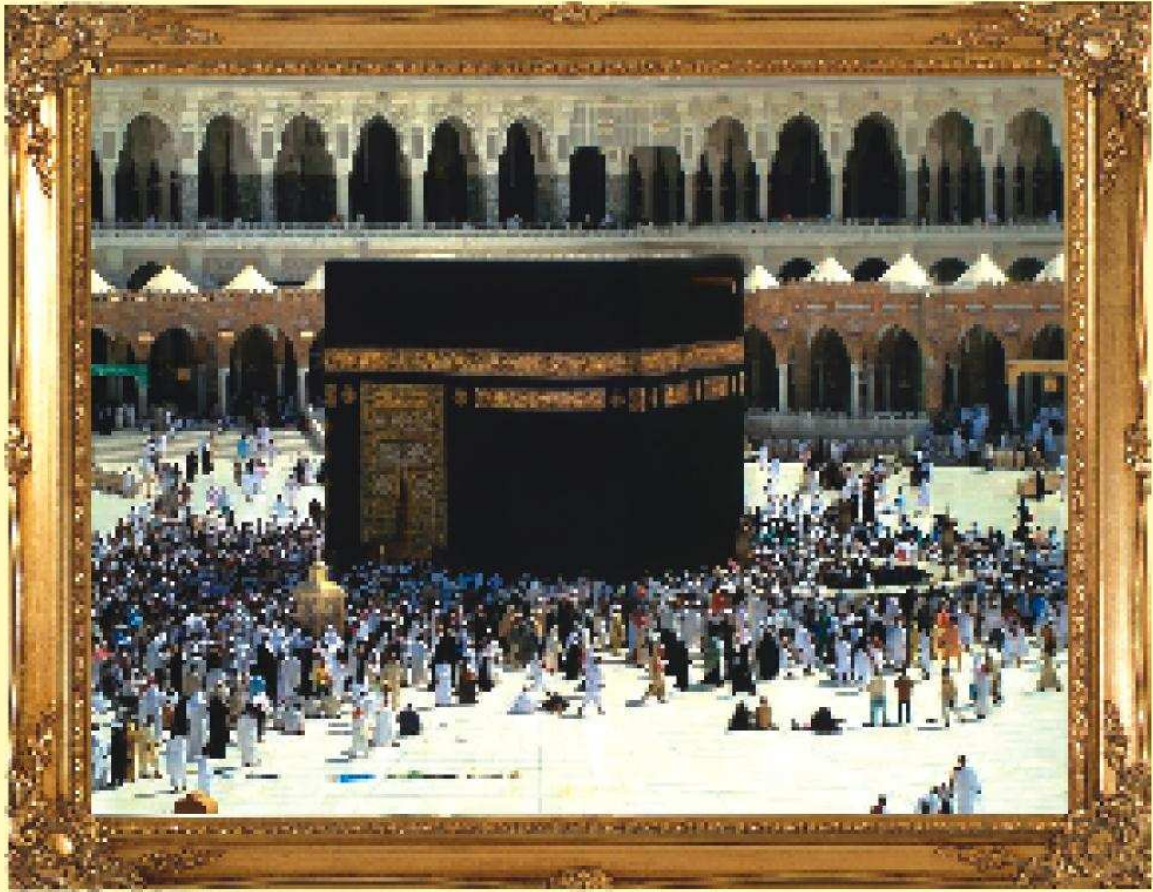
کعبۃُ اللہ کی ایک قدیم یادگار تصویر

نیکی ایک کی پچاس ہزار لکھی جاتی ہے، لہٰذا عبادت میں زیادہ کوشش کیجئے، کھانے پینے کی کمی ضرور کیجئے اور جہاں تک ہوسکے تصدُّق (یعنی خیرات) کیجئے خُصُوصاً یہاں والوں پر ﴿۷﴾ قرانِ مجید کا کم سے کم ایک خَتْم یہاں اور ایک حَطِیم کعبۂ معظّمہ میں کرلیجئے ﴿۸﴾ روضۂ انور پر نظر عبادت ہے جیسے کعبۂ معظّمہ یا قرانِ مجید کا دیکھنا تو ادب کے ساتھ اِس کی کثرت کیجئے اور دُرُود و سلام عَرْض کیجئے ﴿۹﴾ پنجگانہ یا کم از کم صُبْح، شام مُواجَہہ شریف میں عرضِ سلام کے لیے حاضِر ہوں ﴿۱۰﴾ شَہْر میں خواہ شَہْر سے باہَر جہاں کہیں گُنْبَدِ مبارَک پر نظر پڑے، فوراً دست بستہ اُدھر منہ کر کے صلوٰۃ و سلام عرض کیجئے، بے اِس کے ہرگز نہ گزرئیے کہ خلافِ ادب ہے ﴿۱۱﴾ حتَّی الْوَسْع کوشش کیجئے کہ **مسجِد اوّل** یعنی حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانے میں جتنی تھی اُس میں نَماز پڑھئے اور اُس کی مِقدار **100** ہاتھ طُول (لمبائی) اور 100 ہاتھ عرض (چوڑائی) (یعنی تقریباً 50×50 گز) ہے اگرچہ بعد میں کچھ اضافہ ہوا ہے، اُس (یعنی اضافہ شدہ حصّے) میں نَماز پڑھنا بھی **مسجِدُ النَّبَوِیِّ الشَّریف** عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ہی میں پڑھنا ہے ﴿۱۲﴾ رَوْضَۂ انور کا نہ طَواف کیجئے، نہ سجدہ، نہ اتنا جُھکنا کہ رُکوع کے برابر ہو۔ **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعظیم اُن کی اِطاعت میں ہے۔ (ماخوذ اَز بہارِ شریعت ج اول ص ۱۲۲۷ تا ۱۲۲۸)

عالِم وَجد میں رَقصاں مِرا پَر پَر ہوتا

کاش! میں گُنبدِ خضرا کا کبوتر ہوتا

جالی مُبارَک کے رُوبرو پڑھنے کا وِرد

جو کوئی حُضُورِ اَکرَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی قبرِ مُعَظَّم کے رُوبرُو کھڑا ہو کر یہ آیت شریفہ ایک بار پڑھے:

﴿اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾﴾ پھر 70 مرتبہ یہ عرض کرے: صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فِرِشتہ اِس کے جواب میں یوں کہتا ہے: اے فُلاں! تجھ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا سلام ہو۔ پھر فِرِشتہ اُس کے لئے دُعا کرتا ہے: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اِس کی کوئی حاجت ایسی نہ رہے جس میں یہ ناکام ہو۔ (اَلْمَواھِبُ اللَّدُنِّیَة ج۳ ص۴۱۲)

دُعا کیلئے جالی مُبارَک کو پیٹھ مت کیجئے

جب جب سنہری جالیوں کے رُو برو حاضِری کی سعادت ملے اِدھر اُدھر ہرگز نہ دیکھئے اور خاص کر جالی شریف کے اندر جھانکنا تو بہُت بڑی جُرأت (جُر۔اَت) ہے۔ قِبلے کی طرف پیٹھ کئے کم از کم چار ہاتھ (یعنی تقریباً دو گز) جالی

مُبارَک سے دُور کھڑے رہئے اور مُواجَھہ شریف کی طرف رُخ کر کے سلام عرض کیجئے، دُعا بھی مُواجَھہ شریف ہی کی طرف رُخ کئے مانگئے۔ بعض لوگ وہاں دُعا مانگنے کے لئے کعبے کی طرف مُنہ کرنے کو کہتے ہیں، اُن کی باتوں میں آ کر ہرگز ہرگز سُنہری جالیوں کی طرف آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو یعنی کعبے کے کعبے کو پیٹھ مت کیجئے۔

کعبے کی عظمتوں کا مُنکر نہیں ہوں لیکن

کعبے کا بھی ہے کعبہ میٹھے نبی کا روضہ (وسائلِ بخشش ص ۲۹۸)

جب جب آپ مسجِدُالنَّبَوِیّ الشَّریف علیٰ صاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں داخِل ہوں تو اِعتِکاف کی نیّت کرنا نہ بھولئے، اِس طرح ہر بار آپ کو ''پچاس ہزار نفلی اِعتِکاف'' کا ثواب ملے گا اور ضِمْناً کھانا، پینا، اِفطار کرنا وغیرہ بھی جائز ہو جائے گا۔ اِعتِکاف کی نیّت اِس طرح کیجئے:

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَافِ[1] ترجَمہ: میں نے سُنَّتِ اِعتِکاف کی نیّت کی۔

مــــــــــدینــــــــــہ

[1] بابُ السّلام اور بابُ الرّحمۃ سے مسجِدِ نبوی علیٰ صاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں داخِل ہوں تو سامنے والے سُتون مبارک پر غور سے دیکھیں گے تو سُنہری حرفوں سے ''نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف'' اُبھرا ہوا نظر آئے گا جو کہ عاشِقانِ رسول کی یاددہانی کے لئے ہے۔

روزانہ پانچ حج کا ثواب

خُصُوصاً چالیس نَمازیں بلکہ تمام فرض نَمازیں مسجدُ النَّبَوِیّ الشَّریف عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ہی میں ادا کیجئے کہ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جو شَخْص وُضو کرکے میری مسجِد میں نَماز پڑھنے کے اِرادے سے نکلے یہ اُس کے لئے ایک حج کے برابر ہے۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ج۳ ص۴۹۹ حدیث۴۱۹۱)

سلام زبانی ہی عرض کیجئے

وہاں جو بھی سلام عرض کرنا ہے، وہ زَبانی یاد کرلینا مناسِب ہے، کتاب سے دیکھ کر سلام اور دُعا کے صیغے وہاں پڑھنا عجیب سا لگتا ہے کیونکہ سرورِ کائنات، شَہَنْشاہِ موجودات صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم جسمانی حیات کے ساتھ حُجْرَۂ مُبارَکہ میں قِبلے کی طرف رُخ کئے تشریف فرما ہیں اور ہمارے دِلوں تک کے خَطرات (یعنی خیالات) سے آگاہ ہیں۔ اِس تَصَوُّر کے قائم ہوجانے کے بعد کتاب سے دیکھ کر سلام وغیرہ عَرْض کرنا بظاہر بھی نامُناسب معلوم ہوتا ہے۔ مَثَلاً آپ کے پِیر صاحِب آپ کے سامنے موجود ہوں تو آپ اُن کو کتاب سے پڑھ پڑھ کر سلام عَرْض کریں گے یا زَبانی ہی ''یاحضرت اَلسّلام علیکم'' کہیں گے؟ اُمّید ہے آپ میرا مُدَّعا سمجھ گئے ہوں گے۔ یاد رکھئے! بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم میں بنے سجے اَلفاظ نہیں بلکہ دِل دیکھے جاتے ہیں۔

بُڑھیا کو مدینہ دیدار ہو گیا

مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیماً سَن ۱۴۰۵ھ کی حاضِری میں سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہ کو ایک پیر بھائی مرحوم حاجی اسمٰعیل نے یہ واقِعہ سُنایا تھا: دو یا تین سال پہلے تقریباً 85 سالہ ایک حَجَّن بی سنہری جالیوں کے رُوبرو سلام عَرض کرنے حاضِر ہوئیں اور اپنے ٹوٹے پھوٹے اَلفاظ میں صلوٰۃ وسلام عَرض کرنا شُروع کیا، ناگاہ ایک خاتون پر نظر پڑی جو کتاب سے دیکھ دیکھ کر نہایت عُمدہ اَلقاب کے ساتھ صلوٰۃ وسلام عَرض کر رہی تھی، یہ دیکھ کر بے چاری اَن پڑھ بُڑھیا کا دِل ڈوبنے لگا، عَرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں تو پڑھی لکھی ہوں نہیں جو اچھے اچھے الفاظ کے ساتھ سلام عرض کرسکوں، مجھ اَن پڑھ کا سلام آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کہاں پسند آئے گا! دِل بھر آیا، رو دھو کر چُپ ہو رہی۔ رات جب سوئی تو سوئی ہوئی قسمت اَنگڑائی لے کر جاگ اُٹھی! کیا دیکھتی ہے کہ سرہانے اُمَّت کے والی، سرکارِ عالی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لائے ہیں، لب ہائے مُبارَکہ کو جُنبِش ہوئی، رَحمت کے پھول جھڑنے لگے، اَلفاظ کچھ یوں ترتیب پائے:

''مایوس کیوں ہوتی ہو؟ ہم نے تمہارا سلام سب سے پہلے قبول فرمایا ہے۔''

جو تم کو نکمّے سے نکمّا نظر آئے　　تم اُس کے مددگار ہو تم اُس کے طرفدار
جو ہوتا نہیں مُنہ لگانے کے قابل　　لگاتے ہیں اُس کو بھی سینے سے آقا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْاِنْتِظار.....! اَلْاِنْتِظار.....! مدینہ

سبز سبز گُنبد اور حُجرۂ مَقصورہ (یعنی وہ مبارک کمرہ جس میں حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی قبرِ منوّر ہے) پر نظر جمانا عبادت اور کارِ ثواب ہے۔ زِیادہ سے زِیادہ وَقْت مسجِدُ النَّبَوِیِّ الشَّریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں گزارنے کی کوشش کیجئے۔ مسجد شریف میں بیٹھے ہوئے دُرُود و سلام پڑھتے ہوئے حُجرۂ مُطَہَّرہ پر جتنا ہوسکے نگاہِ عقیدت جمایا کیجئے اور اِس حسین تَصَوُّر میں ڈوب جایا کیجئے گویا عنقریب ہمارے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم حُجرۂ مُنوَّرہ سے باہَر تشریف لانے والے ہیں۔ ہجر و فراق اور اِنتظارِ آقائے نامدار صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں اپنے آنسوؤں کو بہنے دیجئے۔ ؎

کیا خبر آج ہی دِیدار کا اَرماں نکلے   اپنی آنکھوں کو عقیدت سے بچھائے رکھئے

ایک میمن حاجی کو دیدار ہوگیا مدینہ

سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہٗ کو سن ۱۴۰۰ھ کی حاضِری میں مدینۂ پاک زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں بابُ الْمدینہ کراچی کے ایک نوجوان حاجی نے بتایا کہ میں مسجِدُ النَّبَوِیِّ الشَّریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں رَحْمتِ عالم صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حُجرۂ مَقصورہ کے پیچھے پُشتِ اَطہر کی جانب سبز جالیوں کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا کہ عَین

بیداری کے عالم میں، میں نے دیکھا کہ اَچانک سبز سبز جالیوں کی رُکاوٹ ہٹ گئی اور تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **حُجرۂ پاک** سے باہَر تشریف لے آئے اور مجھ سے فرمانے لگے: **"مانگ کیا مانگتا ہے؟"** میں نور کی تجلّیوں میں اِس قدَر گُم ہوگیا کہ کچھ عَرض کرنے کی جَسارت (یعنی ہمّت) ہی نہ رہی، **آہ!** میرے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جلوہ دِکھا کر مجھے تڑپتا چھوڑ کر اپنے حُجرۂ مُطَہَّرہ میں واپَس تشریف لے گئے۔

شربتِ دِید نے اِک آگ لگائی دِل میں ‏ تَپِش دِل کو بڑھایا ہے بجھانے نہ دِیا

اب کہاں جائے گا نقشہ ترا میرے دل سے ‏ تہ میں رکھا ہے اِسے دل نے گُمانے نہ دیا

مدینہ گلیوں میں نہ تھوکئے!

مَکّے مدینے کی گلیوں میں تھوکا نہ کیجئے، نہ ہی ناک صاف کیجئے۔ جانتے نہیں اِن گلیوں سے ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم گزرے ہیں۔

اَو پائے نظر ہوش میں آ، کُوئے نبی ہے ‏ آنکھوں سے بھی چلنا تو یہاں بے ادبی ہے

مدینہ جنّتُ البقیع

جنّتُ الْبَقِیع شریف نیز جنّتُ الْمَعْلٰی (مَکّہ مکرّمہ) دونوں مقدّس قبرِستانوں کے مقبروں اور مزاروں کو شہید کردیا گیا ہے۔ ہزارہا صَحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنھم اور بے شمار اَہلبیتِ اَطہار رِضْوانُ اللہ

تَعالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن واَولیاء ِکِبار و عُشّاقِ زار رَحِمَہُمُ اللہُ الغَفّار کے **مزارات** کے نُقوش تک مِٹا دیئے گئے ہیں۔ حاضِری کیلئے اندر داخِلے کی صورت میں آپ کا پاؤں **معاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** کسی بھی صَحابی یا عاشِقِ رسول کے مزار شریف پر پڑ سکتا ہے! شَرعی مسئلہ یہ ہے کہ عام مسلمانوں کی قبروں پر بھی پاؤں رکھنا حرام ہے۔ ''**رَدُّالْمُحتار**'' میں ہے: (قبرِستان میں قبریں مِٹا کر) جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اُس پر چلنا حرام ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۱ ص ۶۱۲) بلکہ نئے راستے کا صِرف گُمان ہو تب بھی اُس پر چلنا **ناجائز و گناہ** ہے۔ (دُرِّمُختار ج ۳ ص ۱۸۳) لہٰذا مَدَنی اِلتجا ہے کہ باہَر ہی سے سلام عَرض کیجئے اور وہ بھی جنّتُ الْبَقیع کے صدر دروازے (MAIN ENTRANCE) پر نہیں بلکہ اُس کی چار دیواری کے باہَر اُس سَمت کھڑے ہوں جہاں سے قِبلے کو آپ کی پیٹھ ہو تا کہ مَدفُونینِ بَقیع کے چِہرے آپ کی طرف رہیں۔ اب اس طرح

اَہلِ بقیع کو سلام عرض کیجئے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ فَاِنَّآ

ترجمہ: تم پر سلام ہو اے مومنوں کی بستی میں رہنے والو! ہم بھی

اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمۡ لَاحِقُوۡنَ ط اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لِاَھۡلِ

اِنۡ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تم سے آ ملنے والے ہیں۔اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! بقیع غرقد والوں کی

الۡبَقِیۡعِ الۡغَرۡقَدِ ط اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لَنَا وَلَھُمۡ ط

مغفرت فرما۔اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں بھی مُعاف فرما اور انہیں بھی مُعاف فرما۔

دِلوں پر خنجر پھر جاتا! مدینہ

آہ! ایک وَقت وہ تھا کہ جب حجازِ مقدّس میں اہلسنّت کی ''خدمت'' کا دَور تھا اور اُس وَقت کے خَطیب واِمام بھی عاشقانِ رسول ہُوا کرتے تھے، جمعہ کے روز دورانِ خُطبہ جب خَطِیب صاحِب مسجِدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں رَوْضَۂ انور کی طرف ہاتھ سے اِشارہ کرتے ہوئے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی ھٰذَا النَّبِی ط (یعنی اِس نبی محترم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُود وسلام ہو) کہتے تو ہزاروں عاشِقانِ رسول کے دِلوں پر خنجر پھر جاتا اور وہ اَز خود رَفتگی کے عالم میں رونے لگ جایا کرتے۔

اَلوداعی حاضِری! مدینہ

جب مدینۂ مُنوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعۡظِیۡمًا سے رُخصت ہونے کی جاں سوز گھڑی آئے روتے ہوئے اور نہ ہوسکے تو رونے جیسا مُنہ بنائے مُواجَہہ شریف میں حاضِر ہو کر رو رو

کر سلام عرض کیجئے اور پھر سوز و رقّت کے ساتھ یوں عرض کیجئے:

اَلْوَدَاعُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ط اَلْوَدَاعُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ط
اَلْوَدَاعُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ط اَلْفِرَاقُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ط
اَلْفِرَاقُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ط اَلْفِرَاقُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ط
اَلْفِرَاقُ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ ط اَلْفِرَاقُ یَانَبِیَّ اللّٰہِ ط
اَلْاَمَانُ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ ط لَاجَعَلَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی
اٰخِرَ الْعَھْدِ مِنْکَ وَلَا مِنْ زِیَارَتِکَ وَلَا
مِنَ الْوُقُوْفِ بَیْنَ یَدَیْکَ اِلَّا مِنْ خَیْرٍ
وَّعَافِیَۃٍ وَّصِحَّۃٍ وَّسَلَامَۃٍ اِنْ عِشْتُ
اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی جِئْتُکَ وَاِنْ مِّتُّ فَاَوْدَعْتُ
عِنْدَکَ شَھَادَتِیْ وَاَمَانَتِیْ وَعَھْدِیْ وَمِیْثَاقِیْ
مِنْ یَّوْمِنَا ھٰذَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَھِیَ شَھَادَۃُ

اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط ﴿سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ ج وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ ج وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾ ع﴾

اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ بِحَقِّ طٰهٰ وَيٰسٓ

اَلوَداع تاجدارِ مدینہ

آہ! اب وَقتِ رُخصت ہے آیا — اَلوَداع تاجدارِ مدینہ

صدمۂ ہِجْر کیسے سہوں گا — اَلوَداع تاجدارِ مدینہ

بے قراری بڑھی جارہی ہے — ہِجر کی اب گھڑی آرہی ہے

دِل ہُوا جاتا ہے پارہ پارہ — اَلوَداع تاجدارِ مدینہ

کس طرح شوق سے میں چلا تھا — دِل کا غُنچہ خوشی سے کِھلا تھا

آہ! اب چُھوٹتا ہے مدینہ اَلوَداع تاجدارِ مدینہ
کُوئے جاناں کی رنگیں فَضاؤ! اے مُعطَّر مُعَنْبر ہَواؤ!
لو سلام آخری اب ہمارا اَلوَداع تاجدارِ مدینہ
کاش! قِسمَت مِرا ساتھ دیتی موت بھی یاوَری میری کرتی
جان قدموں پہ قربان کرتا اَلوَداع تاجدارِ مدینہ
سوزِ اُلفت سے جلتا رہوں میں عِشق میں تیرے گُھلتا رہوں میں
مجھ کو دیوانہ سمجھے زمانہ اَلوَداع تاجدارِ مدینہ
میں جہاں بھی رہوں میرے آقا ہو نظر میں مدینے کا جلوہ
اِلتجا میری مَقبول فرما اَلوَداع تاجدارِ مدینہ
کچھ نہ حُسنِ عمل کر سکا ہوں نَذْر چند اَشک میں کر رہا ہوں
بس یِہی ہے مِرا کُل اَثاثہ اَلوَداع تاجدارِ مدینہ
آنکھ سے اب ہُوا خون جاری رُوح پر بھی ہے اب رَنج طاری
جلد عطّارؔ کو پھر بُلانا اَلوَداع تاجدارِ مدینہ

اب پہلے کی طرح شَیْخَیْنِ کرِیْمَین رضی اللہ تعالٰی عنہما کی پاک بارگاہوں میں بھی سلام

جنّتُ البقیع کی ایک قدیم یادگار تصویر

باب البقیع

باب البقیع

عَرْض کیجئے، خوب رو رو کر دعائیں مانگئے بار بار حاضِری کا سُوال کیجئے اور مدینے میں ایمان و عافیت کے ساتھ موت اور جنّتُ الْبَقیع میں مدفن کی بھیک مانگئے۔ بعدِ فراغت روتے ہوئے اُلٹے پاؤں چلئے اور بار بار دَربارِ رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو اس طرح حَسرَت بھری نظر سے دیکھئے جس طرح کوئی بچّہ اپنی ماں کی گود سے جُدا ہونے لگے تو بِلک بِلک کر روتا اور اُس کی طرف اُمّید بھری نگاہوں سے دیکھتا ہے کہ ماں اب بُلائے گی، کہ اب بُلائے گی اور بُلا کر شَفقت سے سینے سے چِمٹا لے گی۔ اے کاش! رُخصت کے وَقْت ایسا ہو جائے تو کیسی خوش بختی ہے، کہ مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم بلا کر اپنے سینے سے لگالیں اور بے قرار رُوح قدموں میں قربان ہو جائے۔

ہے تمنّائے عطّار یارب اُن کے قدموں میں یوں موت آئے
جھوم کر جب گرے میرا لاشہ تھام لیں بڑھ کے شاہِ مدینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللہ ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مکۂ مکرمہ زادھا اللہ شرفا وتعظیما کی زیارتیں

ولادت گاہِ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

حضرتِ علّامہ قطبُ الدّین عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡمُبِین فرماتے ہیں: حُضُور اکرم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی ولادت گاہ پر دُعا قبول ہوتی ہے۔ (بلدالامین ص۲۰۱) یہاں پہنچنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ آپ کوہِ مروہ کے کسی بھی قریبی دروازے سے باہَر آجائیے۔ سامنے نَمازیوں کیلئے بَہُت بڑا اِحاطہ بنا ہوا ہے، اِحاطے کے اُس پار یہ مکانِ عالیشان اپنے جلوے لُٹا رہا ہے، اِنۡ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُور ہی سے نظر آجائے گا۔ خلیفہ ہارون رشید علیہ رَحمَۃُ اللہِ المجید کی والِدۂ محترمہ رَحۡمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہا نے یہاں مسجِد تعمیر کروائی تھی۔ آجکل اس مکانِ عَظَمت نشان کی جگہ لائبریری قائم ہے اوراس پر یہ بورڈ لگا ہوا ہے: ''مَکۡتَبَۃُ مَکَّۃَ الۡمُکَرَّمَۃ''

جبلِ ابو قُبیس

یہ دُنیا کا سب سے پہلا پہاڑ ہے، مسجِدُ الۡحرام کے باہَر صفا ومَروہ کے قریب واقِع ہے۔ اِس پہاڑ پر دُعا قَبول ہوتی ہے، اہلِ مکّہ قَحط سالی کے موقع پر اس پر آکر دُعا مانگتے تھے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ حَجَرِ اَسۡوَد جنّت سے یہیں نازِل ہُوا تھا (الترغیب

والترہیب ج ۲ص ۱۲۵ حدیث ۲۰) اِس پہاڑ کو ''اَلْاَمین'' بھی کہا گیا ہے کہ ''طوفانِ نوح'' میں

حَجَرِ اَسْوَد اِس پہاڑ پر بحفاظت تمام تشریف فرما رہا، کعبۂ مُشَرَّفہ کی تعمیر کے موقع پر اِس

پہاڑ نے حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم خلیلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو پکار کر عَرْض

کی: ''حَجَرِ اَسْوَد اِدھر ہے۔'' (بلدالامین ص ۲۰۴ بتغیر قلیل) مَنْقُول ہے: ہمارے پیارے

آقا صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِسی پہاڑ پر جلوہ اَفروز ہو کر چاند کے دو ٹکڑے

فرمائے تھے۔ چُونکہ مَکَّۂ مکرّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا پہاڑوں کے دَرمِیان گھرا ہُوا

ہے چُنانچِہ اس پر سے چاند دیکھا جاتا تھا پہلی رات کے چاند کو ہِلال کہتے ہیں لہٰذا

اس جگہ پر بطورِ یادگار مسجدِ ہِلال تعمیر کی گئی۔ بعض لوگ اِسے مسجدِ بلال رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ

کہتے ہیں۔ وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ پہاڑ پر اب

شاہی مَحَل تعمیر کر دیا گیا ہے، اور اب اُس مسجِد شریف کی زیارت نہیں ہو سکتی۔

سَنۃ ۱٤۰۹ھ کے موسِمِ حج میں اِس مَحَل کے قریب بم کے دھماکے ہوئے تھے اور کئی

حُجّاج کرام نے جامِ شہادت نوش کیا تھا، اِس لئے اب مَحَل کے گرد سَخْت پَہرا رہتا

ہے۔ مَحَل کی حفاظت کے پیشِ نظر اِسی پہاڑ کی سُرنگوں میں بنائے ہوئے وُضوخانے

بھی خَتْم کر دیئے گئے ہیں۔ ایک رِوایت کے مُطابِق حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللّٰہ

عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اِسی جَبَلِ ابو قُبَیس پر واقِع ''غارُ الکنز'' میں مَدفُون

ہیں جبکہ ایک مُستنَد رِوایت کے مطابِق مسجدِ خَیف میں دَفن ہیں جو کہ مِنٰی شریف میں ہے۔ وَاللّٰہُ تعالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ۔

خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عنہا کا مکانِ رحمت نشان

مکّے مدینے کے سُلطان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم جب تک مَکَّۂ مکرّمہ زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا میں رہے اِسی مکانِ عالی شان میں سُکُونت پذیر رہے۔ سیِّدُنا ابراھیم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے علاوہ تمام اولاد بشُمُول شہزادیٔ کونَین بی بی فاطِمہ زَہرا رضی اللہ تعالٰی عنہا کی یہیں وِلادت ہوئی۔ سیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے بار ہااِس مکانِ عالیشان کے اندر بارگاہِ رسالت میں حاضِری دی، حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم پر کثرت سے نُزولِ وَحْی اِسی میں ہوا۔ مسجِدِ حرام کے بعد مَکَّۂ مکرّمہ زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا میں اِس سے بڑھ کر افضل کوئی مقام نہیں۔ مگر صد کروڑ بلکہ اربوں کھربوں افسوس! کہ اب اِس کے نشان تک مٹا دیئے گئے ہیں اور لوگوں کے چلنے کے لئے یہاں ہموار فَرش بنادیا گیا ہے۔ مَروہ کی پہاڑی کے قریب واقع بابُ الْمَرْوَہ سے نکل کر بائیں طرف (LEFT SIDE) حسرت بھری نگاہوں سے صِرف اِس مکان عرش نشان کی فضاؤں کی زِیارت کر لیجئے۔

غارِ جَبَلِ ثَور مدینہ

یہ غار مُبارک مَکَّۂ مکرّمہ زادھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیمًا کی دائیں جانب محلّۂ مَسفَلہ کی طرف کم و بیش چار کلومیٹر پر واقع ”جَبَلِ ثَور“ میں ہے۔ یہ وہ مقدّس غار ہے جس کا ذِکر قراٰنِ کریم میں ہے، مَکّے مدینے کے تاجوَر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے یارِ غار و یارِ مزار حضرتِ سیّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ساتھ بَوَقتِ ہِجرت یہاں **تین رات** قِیام پذیر رہے۔ جب دشمن تلاشتے ہوئے **غارِ ثور** کے منہ پر آپہنچے تو حضرتِ سیّدُنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ غمزدہ ہو گئے اور عَرض کی: **یا رسولَ اللہ** دشمن اتنے قریب آچکے ہیں کہ اگر وہ اپنے قدموں کی طرف نظر ڈالیں گے تو ہمیں دیکھ لیں گے، سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تسلّی دیتے ہوئے فرمایا: **لَا تَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا** ترجَمۂ کنز الایمان: غم نہ کھا بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے (پ ۱۰، التوبہ: ۴۰) اِسی **جَبَلِ ثَور** پر قابیل نے سیّدُنا **ہابیل** رضی اللہ تعالٰی عنہ کو شہید کیا۔

غارِ حِرا مدینہ

تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ظُہورِ رِسالت سے پہلے یہاں ذِکر و فکر میں مشغول رہے ہیں۔ یہ قبلہ رُخ واقع ہے۔ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر پہلی وَحی اِسی غار میں اُتری، جو کہ **اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِىۡ خَلَقَ ۚ‏﴿۱﴾** سے **مَا لَمۡ يَعۡلَمۡ** تک پانچ

آیتیں ہیں۔ یہ غارِ مُبارَک مسجِدُ الْحرام سے جانِبِ مشرِق تقریباً تین میل پر واقِع "جَبَلِ حِرا" پر ہے، اس مبارک پہاڑ کو جَبَلِ نور بھی کہتے ہیں۔ "غارِ حِرا" غارِ ثَور سے افضل ہے کیوں کہ غارِ ثَور نے تین دن تک سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قدم چومے جبکہ غارِ حِرا سلطانِ دوسرا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صُحبتِ بابَرَکت سے زیادہ عرصہ مشرَّف ہوا۔

قِسمتِ ثَور و حِرا کی حِرص ہے

چاہتے ہیں دِل میں گہرا غار ہم (حدائقِ بخشش)

دارِ اَرقم

دارِ اَرقَم کوہِ صَفا کے قریب واقِع تھا۔ جب کُفّارِ جفا کار کی طرف سے خطرات بڑھے تو سرورِ کائنات صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اِسی میں پوشیدہ طور پر تشریف فرما رہے۔ اِسی مکانِ عالیشان میں کئی صاحِبان مُشَرَّف بہ اسلام ہوئے۔ سیِّدُ الشُّہَدا حضرتِ سیِّدُنا حمزہ رضی اللہ تعالٰی عنہ اور امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ اِسی مکانِ بَرَکت نشان میں داخلِ اِسلام ہوئے۔ اِسی میں یہ آیتِ مُبارَکہ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ﴿۶۴﴾ نازِل ہوئی۔ خلیفہ ہارون رشید علیہ رَحمَۃُ اللہِ المجید کی والِدۂ محترمہ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہا نے اِس جگہ پر مسجِد بنوائی۔ بعد کے کئی

خُلَفاء اپنے اپنے دَور میں اِس کی تزئین میں حصّہ لیتے رہے۔ اب یہ توسیع میں شامِل کرلیا گیا ہے اور کوئی علامت نہیں ملتی۔

مَحَلّہٴ مِسفلہ

یہ مَحَلّہ بڑا تاریخی ہے، حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام یہیں رہا کرتے تھے، حضراتِ صدّیق و فاروق و حمزہ رضی اللہ تعالٰی عنہم بھی اِسی مَحَلّہٴ مبارکہ میں قِیام پذیر تھے۔ یہ مَحَلّہ خانۂ کعبہ کے حصّہٴ دیوار ''مُستجَار'' کی جانِب واقِع ہے۔

جنّتُ الْمَعْلٰی

جنّتُ الْبَقِیع کے بعد جنّتُ الْمَعْلٰی دُنیا کا سب سے افضل قبرِستان ہے۔ یہاں اُمُّ المؤمِنین خدیجۃُ الکُبریٰ، حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن عمر اور کئی صَحابہ و تابِعین رِضوانُ اللہ تعالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اور اَولیاء و صالحین رَحِمَہُمُ اللہُ المُبِین کے مزاراتِ مقدّسہ ہیں۔ اب اِن کے قُبّے (یعنی گُنبد) وغیرہ شہید کر دیئے گئے ہیں، مزارات مِسمار کرکے اُن پر راستے نکالے گئے ہیں۔ لہٰذا باہَر رہ کر دُور ہی سے اِس طرح سلام عَرض کیجئے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ

سلام	ہو	آپ	پر	اے	قبروں	میں	رہنے	والو!

الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

مومنو اور مسلمانو! اور ہم بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

بِكُمْ لَاحِقُوْنَ ط نَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ ط

آپ سے ملنے والے ہیں۔ہم **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے آپ کی اور اپنی عافیت کے طالب ہیں۔

اپنے لئے اپنے والدَین اور تمام اُمّت کی مغفِرت کے لئے دُعا مانگئے اور بالخُصُوص اَھلِ جنَّتُ الْمَعْلٰی کے لئے اِیصالِ ثواب کیجئے۔اِس قبرِستان میں دُعا قبول ہوتی ہے۔

مسجدِ جن مدینہ

یہ مسجد جنَّتُ الْمَعْلٰی کے قریب واقِع ہے۔سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے نَمازِ فَجر میں قراٰنِ پاک کی تِلاوت سن کر یہاں جِنّات مسلمان ہوئے تھے۔

مسجدُ الرّایہ مدینہ

یہ مسجدِ جنّ کے قریب ہی سیدھے ہاتھ کی طرف ہے۔ ''رایَة'' عَرَبی میں جھنڈے کو کہتے ہیں۔یہ وہ تاریخی مَقام ہے جہاں فتحِ مَکّہ کے موقع پر ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنا جھنڈا شریف نَصْب فرمایا تھا۔

مسجدِ خیف

یہ مِنٰی شریف میں واقِع ہے۔ حَجَّۃُ الْوَداع کے موقع پر ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہاں نَماز ادا فرمائی ہے۔ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: صَلّٰی فِیْ مَسْجِدِ الْخَیْفِ سَبْعُوْنَ نَبِیًّا مسجدِ خیف میں 70 اَنْبِیاء (عَلَیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) نے نَماز ادا فرمائی۔ (مُعجَم اَوسط ج ٤ ص ١١٧ حدیث ٥٤٠٧) اور فرمایا: فِیْ مَسْجِدِ الْخَیْفِ قَبْرُ سَبْعِیْنَ نَبِیًّا مسجدِ خَیف میں 70 اَنْبِیاء (عَلَیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کی قبریں ہیں۔ (مُعجَم کبیر ج ١٢ ص ٣١٦ حدیث ١٣٥٢٥) اب اِس مسجِد شریف کی کافی توسیع ہو چکی ہے۔ زائرِین کرام کو چاہیے کہ بصد عقیدت واحتِرام اِس مسجِد شریف کی زِیارت کریں، اَنْبِیائے کرام عَلَیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی خدمتوں میں اِس طرح سلام عَرض کریں: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْبِیَاءَ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ؕ پھر ایصالِ ثواب کر کے دُعا مانگیں۔

مسجدِ جِعِرّانہ

مکّۂ مکرّمہ زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً سے جانِبِ طائف تقریباً 26 کلومیٹر پر واقِع ہے۔ آپ بھی یہاں سے عُمرے کا اِحْرام باندھئے کہ فتحِ مکّہ کے بعد طائف شریف فتح کر کے واپَسی پر ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہاں سے

عُمرے کا اِحْرام زیبِ تن فرمایا تھا۔ یوسف بن ماہَک علیہ رحمۃُ اللہ الخالق فرماتے ہیں: مقامِ جِعِرّانہ سے 300 اَنْبِیائے کرام علیہمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے عُمرے کا اِحْرام باندھا ہے، سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے جِعِرّانہ پر اپنا عصا مُبارَک گاڑا جس سے پانی کا چشمہ اُبلا جو نہایت ٹھنڈا اور میٹھا تھا (بلد الامین ص ۲۲۱، اخبار مکہ، جزء۵ ص ۶۲، ۶۹) مشہور ہے اُس جگہ پر کُنواں ہے۔ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنھما فرماتے ہیں: حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے طائف سے واپسی پر یہاں قِیام کیا اور یہیں مالِ غنیمت بھی تقسیم فرمایا۔ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے 28 شوالُ المکرّم کو یہاں سے عُمرے کا اِحْرام باندھا تھا۔ (بلد الامین ص ۲۲۰، ۲۲۱) اِس جگہ کی نسبت قُریش کی ایک عورت کی طرف ہے جس کا لقب جِعِرّانہ تھا۔ (ایضاً ص ۱۳۷) عوام اِس مَقام کو ''بڑا عُمرہ'' بولتے ہیں۔ یہ نہایت ہی پُرسوز مَقام ہے، حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدُ الْحق مُحدِّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی ''اَخبارُ الْاَخیار'' میں نَقْل کرتے ہیں کہ میرے پِیرو مُرشِد حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدُ الْوہّاب مُتَّقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نے مجھے تاکید فرمائی ہے کہ موقع ملنے پر جِعِرّانہ (جِ۔عِرْ۔رانہ) سے ضَرور عُمرے کا اِحْرام باندھنا کہ یہ ایسا مُتَبَرَّک مقام ہے کہ میں نے یہاں ایک رات کے مختصر سے حصّے کے اندر سو سے زائد بار مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا خواب میں دیدار کیا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ ۔ حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدُ الْوَہاب مُتَّقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی کا معمول تھا کہ عمرے کا احرام باندھنے کیلئے روزہ رکھ کر پیدل جِعِرّانہ جایا کرتے تھے۔ (مُلَخَّص از اخبار الاخیار ص۲۷۸)

مزارِ میمونہ رضی اللہ تعالٰی عنہا مدینہ روڈ پر ''نَوارِیہ'' کے قریب واقع ہے۔ تادمِ تحریر یہاں کی حاضِری کا ایک طریقہ یہ ہے کہ آپ بس 2A یا 13 میں سُوار ہوجایئے، یہ بس مدینہ روڈ پر تَنْعِیم یعنی مسجدِ عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے گزرتی ہوئی آگے بڑھتی ہے، مسجدُ الْحرام سے تقریباً 17 کلومیٹر پر اس کا آخِری اسٹاپ ''نَوارِیہ'' ہے، یہاں اُتر جایئے اور پلٹ کر روڈ کے اُسی کَنارے پر مَکَّۂ مکرَّمہ زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعۡظِیۡمًا کی طرف چلنا شُروع کیجئے، دس یا پندرہ مِنَٹ چلنے کے بعد ایک پولیس چیک پوسٹ (نُکتۂ تَفتیش) ہے پھر مَوقِفِ حُجّاج بنا ہوا ہے اس سے تھوڑا آگے روڈ کی اُسی جانِب ایک چار دیواری نظر آئے گی، یہیں اُمُّ الْمؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا مَیمُونہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا مزار فائِضُ الْاَنوار ہے۔ یہ مزار مبارَک سڑک کے بیچ میں ہے۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ سڑک کی تعمیر کیلئے اِس مزار شریف کو شہید کرنے کی کوشِش کی گئی تو ٹریکٹر (TRACTOR) اُلَٹ جاتا تھا، ناچار یہاں چار دیواری بنادی گئی۔ ہماری پیاری پیاری امّی جان سیِّدَتُنا مَیمُونہ

رضی اللہ تعالٰی عنہا کی کرامت مرحبا!

اَہلِ اِسلام کی مادرانِ شفیق بانُوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام

یانبی! چشمِ کرم" کے گیارہ حروف کی نسبت سے مسجدُ الحرام میں "نمازِ مصطفٰے" کے 11 مقامات

﴿۱﴾ بیتُ اللّٰہ شریف کے اَندر ﴿۲﴾ مقامِ ابراہیم کے پیچھے ﴿۳﴾ مَطاف کے کَنارے پر حَجرِ اَسوَد کی سیدھ میں ﴿٤﴾ حَطیم اور بابُ الْکَعبہ کے دَرمِیان رُکنِ عِراقی کے قریب ﴿۵﴾ مَقامِ حُفْرَہ پر جو بابُ الکعبہ اور حَطیم کے دَرمِیان دیوارِ کعبہ کی جڑ میں ہے۔ اِس مَقام کو "مَقامِ اِمامتِ جبرائیل" بھی کہتے ہیں۔ شَہَنْشاہِ دوعالم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے اِسی مقام پر سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلام کو پانچ نَمازوں میں اِمامت کا شَرَف بخشا۔ اِسی مُبارَک مَقام پر سیِّدُنا ابراہیم خَلِیلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے "تعمیرِ کعبہ" کے وَقْت مِٹّی کا گارا بنایا تھا ﴿٦﴾ بابُ الْکَعبہ کی طرف رُخ کرکے۔ (دروازۂ کعبہ کی سیدھ میں نَماز ادا کرنا تمام اَطراف کی سیدھ سے افضل ہے[۱]) ﴿۷﴾ میزابِ رَحْمت کی طرف رُخ

[۱] کہا جاتا ہے: پاک و ہند دروازۂ کعبہ ہی کی سَمت واقع ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ ط وَاللّٰہُ تعالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

کر کے۔(کہا جاتا ہے کہ مزار ضیا بار میں سرکارِ عالی وَقار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا چہرۂ پُر انوار اِسی جانب ہے)﴿۸﴾ تمام حَطِیم میں خُصُوصاً میزابِ رَحمت کے نیچے ﴿۹﴾ رُکنِ اَسْوَد اور رُکن یمانی کے درمِیان ﴿۱۰﴾ رُکنِ شامی کے قریب اِس طرح کہ ''بابِ عُمرہ'' آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پُشتِ اَقدس کے پیچھے ہوتا۔ خواہ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ''حَطِیم'' کے اَندر ہو کر نَماز ادا فرماتے یا باہَر ﴿۱۱﴾ حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے نَماز پڑھنے کے مقام پر جو کہ رُکنِ یَمانی کے دائیں یا بائیں طرف ہے اور ظاہِر تَر یہ ہے کہ مُصَلّیِ آدم ''مُسْتَجَار'' پر ہے۔ (کتاب الحج ص ٢٧٤)

مدینۂ منوَّرہ کی زیارتیں

رَوْضَۃُ الجنّۃ

تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حُجْرۂ مُبارَکہ (جس میں سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مزارِ پُرانوار ہے) اور مِنْبَرِ نور بار (جہاں آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم خُطبہ اِرشاد فرمایا کرتے تھے) کا درمیانی حِصّہ جس کا طُول (یعنی لمبائی) 22 مِیٹر اور

عَرض (چوڑائی) 15 میٹر ہے، رَوْضَۃُ الْجنّہ یعنی ''جنّت کی کیاری'' ہے۔ چُنانچِہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ ۔ یعنی میرے گھر اور مِنْبَر کی دَرمِیانی جگہ جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ (بُخاری ج۱ ص ۴۰۲ حدیث ۱۱۹۵) عام بول چال میں لوگ اِسے ''رِیاضُ الْجَنّہ'' کہتے ہیں مگر اَصل لفظ ''رَوْضَۃُ الْجَنّہ'' ہے۔

یہ پیاری پیاری کیاری ترے خانہ باغ کی
سرد اِس کی آب و تاب سے آتش سَقَر کی ہے (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مسجدِ قُبا

مدینۂ طیّبہ زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا سے تقریباً تین کلومیٹر جُنوب مغرِب کی طرف ''قُبا'' نامی ایک قدیمی گاؤں ہے جہاں یہ مُتَبَرَّک مسجِد بنی ہوئی ہے، قراٰنِ کریم اور اَحادیثِ صَحیحہ میں اِس کے فضائل نہایت اِہتمام سے بیان فرمائے گئے ہیں۔ عاشِقانِ رسول مسجِدُ النَّبَوِیِّ الشَّرِیف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے درمِیانی چال چل کر پیدل تقریباً 40 مِنَٹ میں مسجِدِ قُبا پہنچ سکتے ہیں۔ بُخاری شریف میں ہے: ''حُضورِ انور

صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہر ہفتے کبھی پَیدل تو کبھی سُواری پر **مسجِدِ قُبا** تشریف لے جاتے تھے۔ (بُخاری ج ۱ ص ۴۰۲ حدیث ۱۱۹۳)

عُمرے کا ثواب

دو فرامینِ **مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ﴿۱﴾ مسجِدِ قُبا میں نَماز پڑھنا **عُمرے** کے برابر ہے (تِرمذی ج ۱ ص ۳۴۸ حدیث ۳۲۴) ﴿۲﴾ جس شَخْص نے اپنے گھر میں وُضو کیا پھر مسجِدِ قُبا میں جا کر نَماز پڑھی تو اُسے **عُمرے** کا ثواب ملے گا۔ (ابنِ ماجہ ج ۲ ص ۱۷۵ حدیث ۱۴۱۲)

مزارِ سیِّدُنا حمزہ

آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ غزوۂ اُحُد (سنہ ۳ھ) میں شہید ہوئے تھے، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا مزار فائضُ الْاَنوار اُحُد شریف کے قریب واقِع ہے۔ ساتھ ہی حضرتِ سیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر رضی اللہ تعالٰی عنہ اور حضرتِ سیِّدُنا عَبْدُ اللّٰہ بن جَحْش رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مزارات بھی ہیں۔ نیز غزوۂ اُحُد میں 70 صَحابۂ کرام عَلَیھِمُ الرِّضْوَان نے جامِ شہادت نوش کیا تھا اُن میں سے بیشتر شُہَدائے اُحُد بھی ساتھ ہی بنی ہوئی چار دیواری میں ہیں۔

شہدائے اُحُد علیہم الرِّضوان کو سلام کرنے کی فضیلت

سیِّدُ نا شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دِہلوی عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ القَوِی نَقْل کرتے ہیں: جو شَخْص ان شُہدائے اُحُد سے گزرے اور ان کو سلام کرے یہ قِیامت تک اُس پر سلام بھیجتے رہتے ہیں۔ شُہدائے اُحُد عَلَیہِمُ الرِّضوان اور بالخُصوص مزارِ سیِّدُ الشُّہداء سیِّدُ نا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بارہا جوابِ سلام کی آواز سنی گئی ہے۔
(جذبُ القلوب ص ١٧٧)

سیِّدُ نا حمزہ کی خدمت میں سلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا حَمْزَۃُ ط اَلسَّلَامُ

ترجمہ: سلام ہو آپ پر اے سیِّدُ نا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ سلام

عَلَیْکَ یَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ

ہو آپ پر اے محترم چچا رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے، سلام ہو

یَا عَمَّ نَبِیِّ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَمَّ

آپ پر اے عَمِّ بُزُرگوار اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے، سلام ہو آپ پر اے چچا

بیرِ غَرس

بیرِ رُومَہ

حَبِیْبِ اللہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عَمَّ
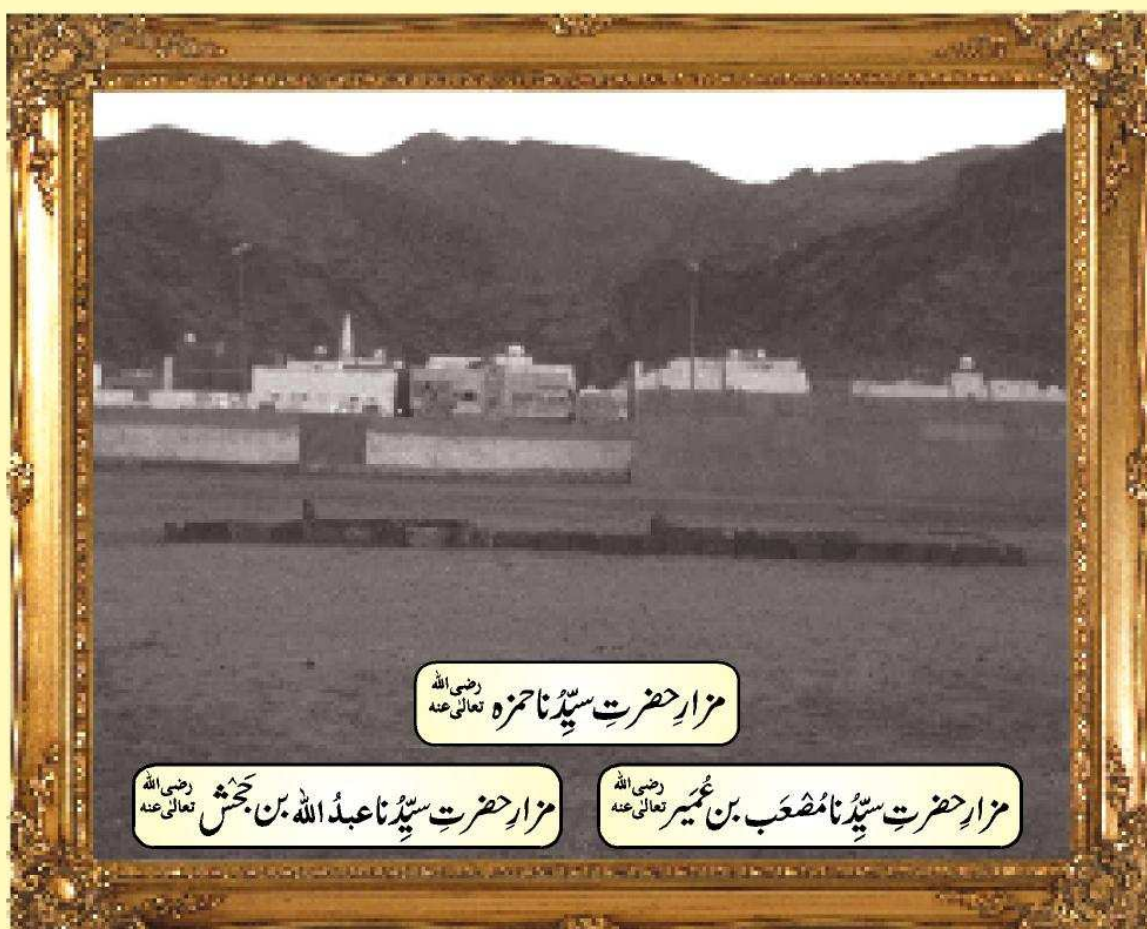
اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے،سلام ہو آپ پر اے چچا

الْمُصْطَفٰی ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَ الشُّھَدَآءِ

مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ، سلام ہو آپ پر اے سردار شہیدوں کے

وَیَا اَسَدَ اللہِ وَاَسَدَ رَسُوْلِہٖ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ

اور اے شیر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے اور شیر اُس کے رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے۔سلام

یَا سَیِّدَنَا عَبْدَ اللہِ بْنَ جَحْشٍ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ

ہو آپ پر اے سَیِّدُ نا عبدُاللہ بن جَحْش رضی اللہ تعالٰی عنہ ، سلام ہو آپ پر

یَا مُصْعَبَ بْنَ عُمَیْرٍ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا

اے مُصْعَب بن عُمیر رضی اللہ تعالٰی عنہ۔سلام ہو اے

شُھَدَآءَ اُحُدٍ کَآفَّۃً عَآمَّۃً وَّرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط

شُہدائے اُحُد آپ سبھی پر اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رحمتیں اور برکتیں۔

شہدائے اُحُد علیہم الرضوان کو مجموعی سلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا شُھَدَآءُ یَا سُعَدَآءُ

ترجمہ: سلام ہو آپ پر اے شہیدو! اے نیک بختو!

یَا نُجَبَآءُ یَا نُقَبَآءُ یَا اَھْلَ الصِّدْقِ وَالْوَفَآءِ ط

اے شریفو! اے سردارو! اے مجسّمِ صِدق و وفا!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا مُجَاھِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ

سلام ہو آپ پر اے مجاہدو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کا حق ادا کرنے والو!

حَقَّ جِھَادِہٖ ط ﴿سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ

﴿ترجَمۂ کنزالایمان: سلامتی ہو تم پر تمہارے صَبْر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا ہی

عُقْبَی الدَّارِ ط ﴿۲۴﴾ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا شُھَدَآءَ

خوب ملا﴾ سلام ہو اے شُہدائے

اُحُدٍ کَافَّۃً عَامَّۃً وَّرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط

اُحُد آپ سبھی پر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمتیں اور بَرکتیں نازِل ہوں۔

زیارتوں پر حاضری کے دو طریقے

میٹھے میٹھے مکّے مدینے کے زائرو! زیارتوں اور ان کے پتّوں کو بخوفِ طوالتِ رفیقُ الحَرَمین درج نہیں کیا، شائقین عاشقانِ رسول، زیارات اور ایمان افروز حِکایات کی معلومات کیلئے تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب، ''**عاشِقانِ رسول کی حِکایتیں مَع مکّے مدینے کی زیارتیں**'' کامُطالَعہ فرمائیں اور اپنے ایمان کو گرمائیں۔ البتّہ کتاب پڑھ کر ہر شَخص زیارات کے مَقامات پر پَہُنچ جائے یہ دشوار ہے۔ زِیارت کی دو صورتیں ہیں: ایک تو یہ کہ **مسجِدُالنَّبَوِیّ الشَّریف** عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے باہَر صُبْح گاڑیوں والے: زِیارَہ! زِیارَہ! کی صدائیں لگاتے رہتے ہیں، آپ اُن کی گاڑیوں میں سُوار ہوجایئے۔ یہ آپ کو مساجِد خَمسہ، مسجدِ قُبا اور مزارِ سیِّدُنا حَمزہ رضی اللہ تعالٰی عنہ لے جائیں گے۔ دوسری یہ کہ **مکّے مدینے** کی مزید زِیارتوں کے لئے آپ کو ایسے آدمی تلاش کرنے ہوں گے جو اُجرت لے کر زِیارتیں کرواتے ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جرائم اور ان کے کفّارے

سُوال وجواب کے مُطالَعے سے قَبْل چند ضَروری اِصطِلاحات وغیرہ ذِہْن نشین کر لیجئے۔

دَم وغیرہ کی تعریف:

﴿۱﴾ **دَم** یعنی ایک بکرا۔ (اِس میں نَر، مادہ، دُنْبہ، بھیڑ، نیز گائے یا اُونٹ کا ساتواں حصّہ سب شامل ہیں)

﴿۲﴾ **بَدَنہ** یعنی اُونٹ یا گائے۔ (اِس میں بیل، بھینس وغیرہ شامل ہیں)

گائے بکرا وغیرہ یہ تمام جانور اُن ہی شرائط کے ہوں جو قربانی میں ہیں۔

﴿۳﴾ **صَدَقہ** یعنی صَدَقۂ فِطر کی مِقدار۔ آج کل کے حساب سے صَدَقۂ فِطر کی مِقدار 2 کلو میں سے 80 گرام کم گندُم یا اُس کا آٹا یا اُس کی رقم یا اُس کے دُگنے جَو یا کھجور یا اُس کی رقم ہے۔

دَم وغیرہ میں رِعایت اگر بیماری، سَخْت سردی، سَخْت گرمی، پھوڑے اور زَخْم یا جُوؤں کی شدید تکلیف کی وجہ سے کوئی جُرْم ہوا تو اُسے ''جُرْمِ غیر اِختیاری'' کہتے ہیں۔ اگر کوئی

''جُرْمِ غیر اِختیاری'' صادِر ہوا جس پر دَم واجِب ہوتا ہے تو اِس صورت میں اِختیار ہے کہ چاہے تو **دَم** دے دے اور اگر چاہے تو دَم کے بدلے **چھ مسکینوں** کو صَدَقہ دے دے۔ اگر ایک ہی مِسکین کو چھ صَدَقے دے دیئے تو ایک ہی شُمار ہوگا۔ لٰہذا یہ ضَروری ہے کہ الگ الگ چھ مسکینوں کو دے۔ **دوسری رِعایت** یہ ہے کہ اگر چاہے تو دَم کے بدلے چھ مَساکین کو دونوں وَقْت پیٹ بھر کر کھانا کِھلا دے۔ **تیسری رِعایت** یہ ہے کہ اگر صَدَقہ وغیرہ نہیں دینا چاہتا تو تین روزے رکھ لے ''دَم'' ادا ہوگیا۔ اگر کوئی ایسا جُرْمِ غیر اِختیاری کیا جس پر صَدَقہ واجِب ہوتا ہے **تو اِختیار** ہے کہ صَدَقے کے بجائے **ایک روزہ** رکھ لے۔ (مُلَخَّص از بہارِ شریعت ج۱ص۱۱۶۲)

دَم، صَدَقے اور روزے کے ضَروری مسائل

اگر کَفّارے کے روزے رکھیں تو یہ شَرْط ہے کہ رات سے **یعنی صُبْحِ صادِق** سے پہلے پہلے یہ نِیَّت کرلیں کہ یہ فُلاں کَفّارے کا روزہ ہے۔ اِن ''روزوں'' کے لئے نہ اِحْرام شَرْط ہے نہ ہی اِن کا پے درپے ہونا۔ صَدَقے اور روزے کی ادائیگی اپنے وطن میں بھی کرسکتے ہیں، البتّہ **صَدَقہ** اور کھانا اگر حَرَم کے مَساکین کو پیش کردیا جائے تو یہ **افضل** ہے۔ **دَم** اور **بَدَنہ** کے جانور کا حَرَم میں ذَبْح ہونا شَرْط ہے۔

حج کی قربانی اور دم کے گوشت کے احکام

حج کے شکرانے کی قُربانی حُدودِ حَرَم میں ہونا شَرط ہے۔اس کا گوشت آپ خود بھی کھائیے، مال دار کو بھی کھلائیے اور مَساکین کو بھی پیش کیجئے ،مگر کَفّارے یعنی ''دَم''اور''بَدَنے''وغیرہ کا گوشت صِرف محتاجوں کا حق ہے، نہ خود کھا سکتے ہیں نہ غنی کو کھلا سکتے ہیں۔(مُلَخَّص از بہارِ شریعت ج۱ ص۱۱۶۲،۱۱۶۳) دم ہو یا شکرانے کی قربانی، ذَبْح کے بعد گوشت وغیرہ حَرَم کے باہَر لے جانے میں حَرَج نہیں۔مگر ذَبْح حُدودِ حَرَم میں ہونا ضَروری ہے۔

اللہ عزّوجلّ سے ڈرئیے

بعض نادان جان بوجھ کر ''جُرم'' کرتے ہیں اور کَفّارہ بھی نہیں دیتے۔ یہاں **دو گُناہ** ہوئے ،ایک تو جان بوجھ کر جُرم کرنے کا اور دوسرا کَفّارہ نہ دینے کا۔ ایسوں کو کَفّارہ بھی دینا ہوگا اور توبہ بھی واجِب ہوگی۔ **ہاں** مجبوراً جُرم کرنا پڑا یا بے خَیالی میں ہوگیا تو کَفّارہ کافی ہے گناہ نہیں ہوا اِس لئے توبہ بھی واجِب نہیں اور یہ بھی یاد رکھئے کہ جُرم چاہے یاد سے ہو یا بُھولے سے،اس کا جُرم ہونا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو، خوشی سے ہو یا مجبوراً،سوتے میں ہو یا جاگتے میں، بے ہوشی میں ہو یا ہوش میں، اپنی مرضی سے کیا ہو یا دوسرے کے ذَرِیعے کروایا ہو ہر صُورت میں **کَفّارہ** لازِمی ہے، اگر نہیں دے گا تو گنہگار رہوگا۔ جب خَرچ سَر پر آتا ہے تو بعض لوگ یہ بھی کہہ دیا

کرتے ہیں: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ مُعاف فرمائے گا!'' اور پھر وہ دَم وغیرہ نہیں دیتے۔ اَیسوں کوسوچنا چاہئے کہ کَفّارات شریعت ہی نے واجِب کئے ہیں اور جان بوجھ کر ٹالَم ٹَول کرنا شریعت ہی کی خِلاف وَرزی ہے جو کہ سَخْت ترین جُرْم ہے۔ بعض مال کے متوالے نادان حُجّاج، عُلَمائے کرام سے یہاں تک پوچھتے سنائی دیتے ہیں کہ صِرْف گناہ ہے نا! دم تو واجِب نہیں؟ (مَعَاذَ اللّٰه) صد کروڑ افسوس! چند سکّے بچانے ہی کی فِکْر ہے، گناہ کے سبب ہونے والے سَخْت عذاب کے اِستحقاق کی کوئی پرواہ نہیں، گناہ کو ہلکا جاننا بَہُت سَخْت بات بلکہ بعض صورَتوں میں کُفْر ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مَدَنی فِکْر نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

قارِن کے لئے ڈبل کفّارہ ہوتا ہے

جہاں ایک کَفّارے (یعنی ایک دَم یا ایک صَدَقے) کا حُکْم ہے وہاں **قارِن** کے لئے دو کَفّارے ہیں۔ (ہدایہ ج ۱ ص ۱۷۱) نابالغ اگر جُرْم کرے تو کوئی کَفّارہ نہیں۔

قارِن کیلئے کہاں دُگنا کَفّارہ ہے اور کہاں نہیں

عام طور پر کتابوں میں لکھا ہوتا ہے کہ جہاں حاجی مُفْرِد یا **مُتَمَتِّع** پر ایک دَم یا صَدَقہ لازِم آتا ہے

وہاں **حجِ قِران** والے پر دو دَم یا دو صَدَقے لازِم آتے ہیں ، یہ مسئلہ اپنی جگہ دُرُست ہے لیکن اس کی خاص صورَتیں ہیں یعنی ایسا نہیں کہ جہاں بھی حجِ اِفراد یا تَمَتُّع والے پر ایک دَم لازِم آئے تو **قارِن** پر دو دَم قرار دیئے جائیں، لہٰذا اس کی مکمّل وضاحت پیش کی جارہی ہے تاکہ کوئی غَلَط فہمی نہ رہے۔ حضرتِ علّامہ شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامی کے ارشاد کا خلاصہ ہے: اِحْرام باندھنے والے پر نفسِ اِحْرام کی وجہ سے جو کام کرنا حرام ہیں اگر ان میں سے کوئی کام حجِّ اِفراد کرنے والا کرے گا تو اس پر ایک دَم لازِم ہوگا جبکہ حجِّ قِران کرنے والا یا جو اس کے حُکْم میں ہے وہ کرے گا تو اس پر دو دَم لازِم ہوں گے اور صَدَقے کے بارے میں بھی قارِن کا یِہی حُکْم ہے کہ اس پر دو صَدَقے لازِم ہوں گے کیونکہ اس نے حج اور عُمرہ دونوں کا اِحْرام باندھا ہوا ہے اور اگر اس نے **حج کے واجِبات** میں سے کسی واجِب کو تَرْک کیا جیسے سَعی یا رَمْی چھوڑ دی، جَنابَت کی حالت میں یا بے وُضو حج یا عُمرہ کا طَواف کیا یا حَرَم کی گھاس کاٹی تو اس پر ڈبل سزا لازِم نہیں ہوگی کیونکہ یہ نفسِ اِحْرام کے ممنوعات میں سے نہیں ہیں بلکہ حج وعُمرہ کے واجِبات اور حَرَم کے ممنوعات میں سے ہیں۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۳ ص ۷۰۱۔۷۰۲)

اسی مسئلے کی مکمّل تفصیل حضرتِ علّامہ علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ البَارِی نے بیان فرمائی ہے: قارِن یا جو قارِن کے حُکْم میں ہے اس پر دَم یا صَدَقہ وغیرہ لازِم

آنے میں اُصول یہ ہے کہ (نفسِ اِحْرام کی وجہ سے) ہر وہ **ممنوع** کام جسے کرنے کی صورت میں **مُفْرِد** پر ایک دَم یا ایک صَدَقہ وغیرہ دینا لازِم آئے، اس کام کو کرنے کی وجہ سے قارِن پر یا جو قارِن کے حُکْم میں ہے اس پر حج اور عمرے کے اِحْرام کی وجہ سے **دو دَم** اور **دو صَدَقے** لازِم آئیں گے، البتّہ چند صورَتیں ایسی ہیں جن میں ان پر صِرْف ایک دَم یا ایک صَدَقہ وغیرہ لازِم آئے گا (اور اس کی اصل وجہ وُہی ہے کہ ان چیزوں کا تعلُّق نفسِ اِحْرام کے مَمنوعات کے ساتھ نہیں ہے)

﴿١﴾ جب حج یا عُمرہ کرنے والا اِحْرام کے بِغیر مِیْقات سے گزر جائے اور واپَس لوٹنے کے بجائے وَہیں سے حجِّ قِران کا اِحْرام باندھ لے تو اس پر ایک دَم لازِم آئے گا کیونکہ اس نے جو ممنوع کام کیا ہے وہ حجِّ قِران کا اِحرام باندھنے سے پہلے کیا ہے ﴿٢﴾ اگر قارِن نے یا جو قارِن کے حُکْم میں ہے اُس نے حَرَم کا دَرَخْت کاٹا تو اس پر ایک جَزاء لازِم ہے۔ کیونکہ دَرَخْت کاٹنے کا تعلُّق اِحرام کی جِنایَت سے نہیں ہے ﴿٣﴾ اگر پیدل حج یا عُمرہ کرنے کی مَنَّت مانی پھر مَثَلاً حج کے دنوں میں حجِّ قِران کیا اور سُوار ہو کر حج کے لئے گیا تو اِس پر (سُوار ہونے کی وجہ سے) **ایک دَم** لازِم ہے ﴿٤﴾ اگر طوافُ الزِّیارہ جَنابت کی حالت میں کیا یا وُضُو کے بِغیر کیا تو ایک ہی جَزاء لازِم ہوگی کیونکہ طوافِ زِیارت کی جِنایَت صِرْف حج کے ساتھ ہی

خاص ہے۔اسی طرح اگر خالی عُمرہ کرنے والے نے عُمرے کا طَواف اسی طرح کیا تو اس پر ایک جَزاء (دَم یا صَدَقہ) لازِم ہے ﴿۵﴾ اگر قارِن یا جو قارِن کے حُکم میں ہے وہ کسی عُذر کے بِغیر امام سے پہلے عَرَفات سے لوٹ آیا اور ابھی سورج بھی غُروب نہیں ہوا تو اس پر **ایک دَم** لازِم ہے کیونکہ یہ حج کے واجِبات کے ساتھ خاص ہے اور عُمرے کے اِحْرام کے ساتھ اس کا کوئی تعلُّق نہیں ﴿٦﴾ کسی عُذْر کے بِغیر مُزدَلِفہ کا وُقُوف تَرْک کر دیا تو قارِن اور جو قارِن کے حُکم میں ہے اُس پر **ایک دَم** لازِم ہے ﴿۷﴾ اگر اُس نے ذَبْح کرنے سے پہلے حلْق کروالیا تو اُس پر **ایک دَم** لازِم ہے ﴿۸﴾ اگر اس نے ایّامِ نَحْر گزرنے کے بعد حلْق کروایا تو اس پر **ایک دَم** لازِم ہے ﴿۹﴾ اگر اس نے ایّامِ نَحْر گزرنے کے بعد قُربانی کا جانور ذَبْح کیا تو اس پر ایک دَم لازِم ہے ﴿۱۰﴾ اگر اس نے مکمّل رَمی نہ کی یا اتنی رَمی چھوڑ دی جس کی وجہ سے دَم یا صَدَقہ لازِم آئے تو اس پر **ایک دَم** یا ایک صدقہ لازِم ہے ﴿۱۱﴾ اگر اس نے عُمرے یا حج میں سے کسی ایک کی سَعْی چھوڑ دی تو اس پر **ایک دَم** لازِم آئے گا ﴿۱۲﴾ اگر اس نے طوافِ صدر (یعنی طوافِ وداع) چھوڑ دیا تو اس پر **ایک دَم** لازِم آئے گا کیونکہ اس کا تعلُّق آفاقی حاجی کے ساتھ ہے، عمرہ کرنے والے کے ساتھ مُطلَقًا اس کا کوئی تعلُّق نہیں۔

نوٹ: قارِن پر دو جزائیں لازِم ہونے کا جو اصول بیان کیا گیا اس میں ہر وہ شَخْص داخِل ہے جو دو اِحْرام جَمْع کرے اور دو اِحْراموں کو جَمْع کرنا چاہے سنَّت سے ہو جیسے وہ **مُتَمَتِّع** جو ہَدْی ساتھ لے کر آیا یا ہَدْی ساتھ لے کر نہ آیا تھا لیکن ابھی عمرے کے اِحْرام سے باہَر نہیں آیا تھا کہ اس نے حج کا اِحْرام باندھ لیا یا سنّت سے نہ ہو جیسے مکّۂ مکّرمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً کے رہائشی یا جو مکّۂ پاک کے رہائشی کے معنیٰ میں ہے اس نے حجِّ قِران کا اِحْرام باندھ لیا، اسی طرح ہر وہ شَخْص جس نے ایک نیّت کے ساتھ یا دو نیّتوں کے ساتھ یا ایک نیّت پر دوسری نیّت کو داخِل کر کے دو حج یا دو عُمرے کے اِحْرام جَمْع کر دیئے، یونہی اگر سو حج یا سو عمرے کرنے کی نیّت سے اِحْرام باندھا اور انہیں پورا کرنے سے پہلے کوئی جُرْم سرزد ہوا تو اس پر (اس جُرْم کے حساب سے) **سو جزائیں** لازِم ہوں گی۔ (اَلْمَسْلَکُ الْمُتَقَسِّط لِلقاری ص٤٠٦۔٤١٠ مُلَخَّصاً)

طَوافِ زِیارت کے بارے میں سُوال و جواب

سُوال: عورت طَوافِ زِیارت کر رہی تھی، دَورانِ طَواف ماہواری شُروع ہو گئی، کیا کرے؟

جواب: فوراً طَواف موقوف کر کے مسجِدُ الْحرام سے باہَر آجائے۔ اگر طَواف جاری رکھا یا مسجِد کے اندر ہی رہی تو گنہگار ہو گی۔

سُوال: اگر چار پھیروں کے بعد حَیض آیا تو اور کم کے بعد آیا تو کیا حُکْم ہے؟

جواب: طَواف کے دَوران اگرعورت کوحَیض شُروع ہو جائے تو چاہے چار چکّر کر لئے ہوں یا نہ کرپائی ہو، وہ طَواف فوراً ترک کر دے کہ حَیض کی حالت میں طَواف کرنا یا مسجِد میں رہنا جائز نہیں اور مسجِدُ الحرام سے باہَر نکل جائے، ہو سکے تو تیَمُّم (تَ۔یَم۔مُم) کرکے باہَر آئے کہ یہ اَحْوَط (یعنی احتِیاط سے زیادہ قریب) ومُسْتَحَب ہے۔ پھر جب عورت پاک ہو جائے تو اگر چار یا اِس سے زیادہ چکّر کر لئے تھے تو بقیّہ چکّر کر کے اپنے اُسی طَواف کو پورا کرے۔ اور اگر تین یا اس سے کم چکّر لگائے تھے تو اب بھی بِنا (یعنی جہاں سے چھوڑا وہاں سے شُروع) کرسکتی ہے۔ جس عورت کو تین چکّروں کے بعد حَیض آیا ہے اگر اسے اپنے حَیض کی عادت معلوم تھی اور حَیض آنے سے قَبْل اسے اتنا وَقْت ملا تھا کہ اگر وہ چاہتی تو چار چکّر لگا سکتی تھی تو اس صورت میں اس پر چار چکر مُؤَخَّر (یعنی تاخیر سے) کرنے کی وجہ سے **دَم** لازِم ہوگا اور وہ گنہگار بھی ہوگی۔ **بہارِ شریعت** میں ہے: ''یونہی اگر اتنا وَقْت اُسے ملا تھا کہ طَواف کرلیتی اور نہ کیا اب حَیض یا نِفاس آ گیا تو گُنہگار رہوئی۔'' (بہارِ شریعت جلد اوّل ص ١١٤٥) لیکن جو عورت چار چکّر لگا چکی ہے اُس پر ان تین چکّروں میں تاخیر کرنے کی وجہ سے

کچھ لازِم نہیں ہوگا کیونکہ طَواف زِیارت کے اکثر حصے کا وَقْت کے اندر ہونا **واجِب** ہے نہ کہ پورے کا ۔ بہارِ شریعت ، ''حج کے واجِبات'' میں ہے: ''طَوافِ اِفاضہ کا اکثر حصّہ ایّامِ نَحْر میں ہونا ۔ عَرَفات سے واپَسی کے بعد جو طَواف کیا جاتا ہے اُس کا نام طَوافِ اِفاضہ ہے اور اِسے طَوافِ زِیارت بھی کہتے ہیں۔ طَوافِ زِیارت کے اکثر حصّے سے جتنا زائد ہے یعنی تین پھیرے ایّامِ نَحْر کے غیر میں بھی ہوسکتا ہے۔'' (ایضاً ص١٠٤٩)
اور اگر عورت نے **چار چکّر** پورے کر لئے تھے اور بقیّہ تین مجبوری خواہ بِغیر مجبوری اِسی (یعنی ماہواری کی) حالت میں پورے کئے یا ویسے ہی چار پھیرے کر کے چلی گئی اور بقیّہ پھیرے چھوڑ دیئے تو **دَم** لازِم ہوگا۔ اور اگر یہ حَیض کی حالت میں کئے ہوئے طَواف کا اِعادہ کرلے تو دَم ساقِط ہو جائے گا اگرچِہ ایّامِ نَحْر کے بعد اِعادہ کرے۔ اور اگر تین پاکی کی حالت میں کئے تھے اور بقیّہ چار حَیض کی حالت میں کئے تو **بَدَنہ** لازِم آئے گا نیز اِعادہ کرنا واجِب ہوگا۔
بہارِ شریعت میں ہے: ''طَوافِ فَرْض کُل یا اکثر یعنی چار پھیرے جَنابت یا حَیض و نِفاس میں کیا تو **بَدَنہ** ہے اور بے وُضو کیا تو **دَم** اور پہلی صورت میں طہارت کے ساتھ اِعادہ واجِب ۔'' (ایضاً ص ١١٧٥) اور پاک ہو کر اِعادہ

کرنے کی صورت میں بَدَنہ ساقِط ہوجائے گا جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔

حائضہ کی سیٹ بُک ہو تو طوافِ زِیارت کا کیا کرے؟

سُوال: حائضہ کی نِشَسْت مَحفوظ ہوتو **طَوافِ زِیارت** کا کیا کرے؟

جواب: نِشَسْت مَنسُوخ کروائے اور بعدِ طہارت (یعنی پاک ہوکر غُسل کے بعد) **طَوافِ زِیارت** کرے۔ اگر نِشَسْت مَنسُوخ کروانے میں اپنی یا ہمسفروں کی سَخْت دُشواری ہوتو مجبوری کی صورت میں طَوافِ زِیارت کرلے مگر ''بَدَنہ'' یعنی گائے یا اُونٹ کی قُربانی لازِم آئے گی اور **توبہ** کرنا بھی ضَروری ہے کیونکہ جَنابَت کی حالت میں مسجِد میں داخِل ہونا اور طَواف کرنا دونوں کام گناہ ہیں۔ اگر بارھویں کے غُروبِ آفتاب تک طَہارت کرکے طَوافُ الزِّیارۃ کا اِعادہ کرنے میں کامیابی ہوگئی تو کَفّارہ ساقِط ہوگیا اور بارھویں کے بعد اگر پاک ہونے کے بعد موقع مل گیا اور اِعادہ کرلیا تو ''بَدَنہ'' ساقِط ہوگیا مگر **دَم** دینا ہوگا۔

سُوال: بعض خواتین حَیض روکنے کی گولیاں اِستِعمال کرتی ہیں تو ان باری کے دنوں میں جب کہ حَیض دوا کے ذَرِیعے بند ہوا ہو **طَوافُ الزِّیارۃ** کرسکتی ہیں یا نہیں؟

جواب: کرسکتی ہیں۔ (مگر اپنی لیڈی ڈاکٹر سے مشورہ کرلیں کیوں کہ ان کا اِستِعمال

بعض دفعہ نقصان دِہ ہوتا ہے اور اگر فوری نقصان کا غلبۂ ظن ہو تو دوا کا استِعمال ممنوع ہے۔ البتہ حَیض بند ہونے کی صورت میں طَواف دُرست ہو جائے گا)

سُوال: اگر کسی نے بے وُضو یا ناپاک کپڑوں میں طَوافُ الزِّیارۃ کر لیا تو کیا حُکم ہے؟

جواب: بے وُضو طوافِ زیارت کیا تو دَم واجِب ہو گیا۔ ہاں، باوُضو اِعادہ کرنا مُستَحَب ہے نیز اِعادہ کر لینے سے دَم بھی واجِب نہ رہا بلکہ بارہویں کے بعد بھی اگر اِعادہ کر لیا تو دَم ساقِط ہو گیا۔ ناپاک کپڑوں میں ہر قِسْم کا طَواف مکروہِ (تنزیہی) ہے۔ کر لیا تو کفّارہ نہیں۔

طَواف کی نیّت کا اَہَم ترین مَدَنی پھول

سُوال: دسویں کو طوافُ الزِّیارۃ کے لئے حاضِر ہوئے مگر غَلَطی سے ''نَفْلی طَواف'' کی نیَّت کر لی، اب کیا کرنا چاہیے؟

جواب: آپ کا طواف زِیارت ادا ہو گیا۔ یہ بات ذِہْن نشین کر لیجئے کہ طَواف میں **نیَّت** ضَرور فَرْض ہے کہ اِس کے بِغیر طَواف ہوتا ہی نہیں مگر اِس میں یہ شَرْط نہیں کہ کسی مُعَیَّن (یعنی مخصوص) طَواف کی نیَّت کی جائے۔ ہر طرح کا طَواف فقط ''نیَّتِ طَواف'' سے ادا ہو جاتا ہے، بلکہ جس طَواف

کو کسی خاص وَقْت کے ساتھ مخصوص کر دیا گیا ہے اگر اُس مخصوص وَقْت میں آپ نے کسی دوسرے طَواف کی نِیَّت کی بھی، جب بھی یہ دوسرا نہ ہوگا بلکہ وہ ہوگا جو مخصوص ہے۔ مَثَلاً عُمرے کا اِحْرام باندھ کر باہَر سے حاضِر ہوئے اور عُمرے کے طَواف کی نِیَّت نہ کی مُطْلَقاً (صِرْف ''طَواف'' کی نِیَّت کی بلکہ ''نَفْلی طَواف'' کی نِیَّت کی، ہر صورت میں یہ عُمرے ہی کا طَواف مانا جائے گا۔ اِسی طرح ''قِران'' کا اِحْرام باندھ کر حاضِر ہوئے اور آنے کے بعد جو پہلا طَواف کیا وہ ''عُمرے'' کا ہے اور دوسرا طَواف ''طوافِ قُدُوم''۔ (اَلْمَسْلَكُ الْمُتَقَسِّط لِلقاری ص۱۴۵)

سُوال: اگر طَوافِ زِیارت کئے بِغیر وطن چلا گیا تو کیا کَفّارہ ہے؟

جواب: کَفّارے سے گزارہ نہیں کیونکہ **حج** ہی نہ ہوا۔ اِس کا کوئی نِعْمَ الْبَدَل (Alternative) نہیں لہٰذا لازِمی ہے کہ دوبارہ مکّۂ مکرَّمہ زادھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً حاضِر ہو اور طَوافِ زِیارت کرے، جب تک طَوافِ زِیارت نہیں کرے گا عورتیں حَلال نہیں ہوں گی چاہے برسوں گزر جائیں۔ اگر عورت نے یہ بھول کی ہے تو جب تک طَوافِ زِیارت نہ کرے وہ مَرْد کے لئے حلال نہ ہوگی اگر کنواروں نے کیا تو شادی کر بھی

لیں تو جب تک طَوافِ زِیارت نہ کرلیں ''حلال'' نہ ہوں گے۔

طَوافِ رُخصَت کے بارے میں سُوال وجواب

سُوال: طوافِ وَداع یعنی طوافِ رُخصت کرلیا پھر گاڑی لیٹ ہوگئی اب نَماز کے لئے مسجِدُ الْحرام جاسکتے ہیں یا نہیں؟ کیا واپَسی کے وَقْت پھر طوافِ رُخصت بجالانا ہوگا؟

جواب: جاسکتے ہیں بلکہ جتنی بار موقع ملے مزید عُمرے اور طَواف وغیرہ بھی کرسکتے ہیں۔ دوبارہ طَواف کرنا واجِب نہیں مگر کرلے تو مُسْتَحَب ہے۔ صَدْرُالشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: سفر کا ارادہ تھا طَوافِ رُخصت کرلیا مگر کسی وجہ سے ٹھہر گیا، اگر اقامت کی نیّت نہ کی تو وُہی طَواف کافی ہے مگر مُسْتَحَب یہ ہے کہ پھر طَواف کرے کہ پچھلا کام طَواف رہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۱۱۵۱، عالمگیری ج ۱ ص ۲۳٤)

طَوافِ رُخصت کا اَہم مسئَلہ

سُوال: اگر حج کے بعد وطن روانگی سے قَبْل دو دِن جدَّہ شریف میں کسی عزیز کے ہاں ٹھہرنے کا اِرادہ ہے اور پھر بعد میں ''عَزْمِ مدینہ'' ہے تو طَوافِ رُخصت کب کریں؟

جواب: جدّہ شریف جانے سے پہلے کرلیجئے، کہ طَواف زِیارت کے بعد اگر نَفْلی طَواف بھی کیا تو وُہی ''الوداعی طواف'' یعنی طوافِ رُخصت ہے کیونکہ آفاقی کے لئے طوافِ زیارت کے فوراً بعد طَوافِ رُخصت کا وَقْت شُروع ہوجاتا ہے اور آگے گزرا کہ ہر طواف مُطْلَقاً طَواف کی نیّت سے بھی ادا ہوجاتا ہے۔ اَلحاصل اگر روانگی سے قَبْل طَوافِ زِیارت کے بعد اگر کوئی نَفْلی طَواف کرلیا ہے تو طَوافِ رُخصت ادا ہوچکا۔

سُوال: وَقْتِ رُخصت آفاقی عورَت کو حَیض آ گیا، طَوافِ رُخصت کا کیا کرے؟ رُک جائے یا دَم دے کر چلی جائے؟

جواب: اس پر اب طَوافِ رُخصت واجِب نہ رہا، جاسکتی ہے، دَم کی بھی حاجت نہیں۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت ج ا ص ۱۱۵۱)

سُوال: جو مکّۂ مکرَّمہ زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعۡظِیۡمًا یا جدّہ شریف میں رہتے ہیں کیا اُن پر بھی طَوافِ رُخصت واجِب ہے؟

جواب: جی نہیں۔ جو لوگ مِیقات کے باہَر سے **حج** پر آتے ہیں وہ ''آفاقی حاجی'' کہلاتے ہیں، صِرْف اُن ہی پر بوقتِ واپسی **طَوافِ رُخصت** واجِب ہے۔

سُوال: اہلِ مدینہ **حج** کریں تو واپَسی کے وَقْت ان پر طوافِ رُخصت واجِب ہے یا نہیں؟

جواب: واجِب ہے کیوں کہ وہ ''آفاقی حاجی'' ہیں، **مدینۂ منوَّرہ** زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا مِیقات سے باہَر ہے۔

سُوال: کیا عُمرہ کرنے والے پر بھی طَوافِ رُخصت واجِب ہے؟

جواب: جی نہیں، یہ صِرْف **آفاقی حاجی** پر وَقْتِ رُخصت واجِب ہے۔

طَواف کے بارے میں مُتَفَرِّق سُوال وجواب

سُوال : بِھیڑ کے سبب یا بے خَیالی میں کسی طَواف کے دَوران تھوڑی دیر کے لئے اگر سینہ یا پیٹھ کعبے کی طرف ہو جائے تو کیا کریں؟

جواب :طَواف میں سینہ یا پیٹھ کئے جتنا فاصِلہ طے کیا ہو اُتنے فاصلے کا اِعادہ (یعنی دوبارہ کرنا) واجِب ہے اور افضل یہ ہے کہ وہ پھیرا ہی نئے سِرے سے کرلیا جائے۔

اِسْتِلامِ حَجَر میں ہاتھ کہاں تک اُٹھائیں؟

سُوال: طَواف میں حَجَرِ اَسْوَد کے سامنے ہاتھ کندھوں تک اُٹھانا سنّت ہے یا نَمازی کی طرح کانوں تک؟

جواب :اِس میں عُلَماء کے مختلف اَقوال ہیں۔ ''فتاوٰی حج وعمرہ'' میں جُدا جُدا اقوال نَقْل کرتے ہوئے لکھا ہے: کانوں تک ہاتھ اُٹھانا مَرْد کیلئے ہے کیوں کہ وہ نَماز کیلئے بھی کانوں تک ہاتھ اُٹھاتا ہے اور عورت کندھوں تک ہاتھ اُٹھائے

گی اس لئے کہ وہ نَماز کیلئے یہیں تک ہاتھ اٹھاتی ہے۔ (فتاوٰی حج وعمرہ حصّہ اوّل ص ۱۲۷)

سُوال: نَماز کی طرح ہاتھ باندھ کر طَواف کرنا کیسا؟

جواب: مُستَحَب نہیں ہے، بچنا مناسِب ہے۔

طَواف میں پَھیروں کی گنتی یاد نہ رہی تو؟

سُوال: اگر دَورانِ طَواف پَھیروں کی گنتی بھول گئے یا تعداد کے بارے میں شک واقِع ہوا اِس پریشانی کا کیا حل ہے؟

جواب: اگر یہ طَواف فرض (مَثَلًا عُمرے کا طَواف یا طَوافِ زیارت) یا واجِب (مَثَلًا طوافِ وَداع) ہے تو نئے سرے سے شُروع کیجئے، اگر کسی ایک عادِل شَخْص نے بتا دیا کہ اتنے پَھیرے ہوئے تو اُس کے قَول پر عمل کر لینا بہتر ہے اور دو عادِل نے بتایا تو ان کے کہے پر ضَرور عمل کرے۔ اور اگر یہ طوافِ فَرْض یا واجِب نہیں مَثَلًا طوافِ قُدُوم (کہ یہ قارِن و مُفرِد کیلئے سُنَّتِ مُؤکّدہ ہے) یا کوئی نَفْلی طَواف ہے تو ایسے موقع پر گُمانِ غالِب پر عمل کیجئے۔ (رَدُّالمُحتار ج ۳ ص ۵۸۲)

دورانِ طَواف وُضو ٹوٹ جائے تو کیا کرے؟

سُوال: اگر تیسرے پَھیرے میں وُضو ٹوٹ گیا اور نیا وُضو کرنے چلے گئے تو اب واپَس آ کر کس طرح طَواف شُروع کریں؟

جواب: چاہیں تو ساتوں پَھیرے نئے سِرے سے شُروع کریں اور یہ بھی اِختیار ہے کہ جہاں سے چھوڑا وَہیں سے شُروع کریں۔ **چار** سے کم کا یِہی حُکْم ہے۔ ہاں چار یا زِیادہ پَھیرے کرلئے تھے تو اب نئے سِرے سے نہیں کرسکتے جہاں سے چھوڑا تھا وَہیں سے کرنا ہوگا۔ ’’حَجَرِ اَسْوَد‘‘ سے بھی شُروع کرنے کی ضَرورت نہیں۔ (دُرِّمُختار و رَدُّالْمُحتار ج۳ ص ۵۸۲)

قَطْرے کے مریض کے طَواف کا اَہم مسئَلہ

سُوال: اگر کوئی قَطْرے وغیرہ کی بیماری کی وجہ سے ’’معذورِ شَرْعی‘‘ ہو، طَواف کیلئے اُس کا وُضو کب تک کار آمد رہتا ہے؟

جواب: جب تک اُس نَماز کا وَقْت باقی رہتا ہے۔ **صَدْرُ الشَّریعہ** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: معذور طَواف کررہا ہے چار پھیروں کے بعد وَقْتِ نَماز جاتا رہا تو اب اسے حُکْم ہے کہ وُضو کر کے طَواف کرے کیونکہ وَقْتِ نَماز خارِج ہونے سے معذور کا وُضو جاتا رہتا ہے اور بِغیر وُضو طَواف حرام اب وُضو کرنے کے بعد جو باقی ہے پورا کرے اور چار پھیروں سے پہلے وَقْت خَتْم ہوگیا جب بھی وُضو کر کے باقی کو پورا کرے اور اس صورت میں افضل یہ ہے کہ سِرے سے کرے۔ (بہارِ شریعت ج ا ص ۱۱۰۱، اَلْمَسْلَکُ الْمُتَقَسِّط ص ۱۶۷)

صِرف قَطْرے آجانے سے کوئی معذورِ شَرعی نہیں ہوجاتا، اس میں کافی تفصیل ہے اِس کی معلومات کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ الْمدینہ کی مطبوعہ 499 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**نماز کے اَحْکام**'' صَفْحہ 43 تا 46 کامُطالَعہ کیجئے۔

عورت نے باری کے دنوں میں نَفْلی طَواف کرلیا تو؟

سُوال: عورت نے باری کے دنوں میں نَفْلی طَواف کرلیا، کیا حُکْم ہے؟

جواب: گنہگار بھی ہوئی اور دَم بھی واجِب ہوا۔ چُنانچہ علّامہ شامی قُدِّسَ سِرُّہ السَّامی فرماتے ہیں: نَفْلی طَواف اگر جَنابت کی (یعنی بے غُسلی) حالت میں (یا عورت نے باری کے دِنوں میں) کیا تو **دَم** واجِب ہے اور بے وُضو کیا تو صَدَقہ۔ (رَدُّالْمُحتار ج۳ ص ٦٦١) اگر بے غُسلے نے پاکی حاصل کرنے کے اور بے وُضُو نے وُضُو کرنے کے بعد طَواف کا اِعادہ کرلیا تو کَفّارہ ساقِط ہوجائے گا۔ مگر قَصْداً ایسا کیا ہوتو توبہ کرنی ہوگی کیوں کہ باری کے دِنوں میں نیز بے وُضُو طواف کرنا گناہ ہے۔

سُوال: طَواف میں آٹھویں پھیرے کو ساتواں گُمان کیا اب یاد آگیا کہ یہ تو آٹھواں پھیرا ہے اب کیا کرے؟

جواب: اِسی پر طَواف خَتْم کر دیجئے۔ اگر جان بوجھ کر آٹھواں پھیرا شُروع کیا تو یہ ایک جدید (یعنی نیا) طَواف شُروع ہوگیا اب اس کے بھی سات پھیرے پورے کیجئے۔ (ایضاً ص ۵۸۱)

سُوال: عُمرے کے طَواف کا ایک پھیرا چھوٹ گیا تو کیا کفّارہ ہے؟

جواب: عُمرے کا طَواف فَرْض ہے۔ اِس کا اگر ایک پھیرا بھی چھوٹ گیا تو دَم واجِب ہے، اگر بِالکل طَواف نہ کیا یا اکثر (یعنی چار پھیرے) تَرک کئے تو کفّارہ نہیں بلکہ ان کا ادا کرنا لازِم ہے۔ (لُبابُ الْمَناسِك ص ۳۵۳)

سُوال: قارِن یا مُفْرِد نے طَوافِ قُدوم تَرک کیا تو کیا سزا ہے؟

جواب: اُس پر کوئی کفّارہ نہیں لیکن سُنّتِ مُؤَکَّدہ کا تارِک ہوا اور بُرا کیا۔

(لُبابُ الْمَناسِك والْمَسْلَكُ الْمُتَقَسِّط ص ۳۵۲)

مسجِدُ الْحرام کی پہلی یا دوسری منزل سے طَواف کا مسئلہ

سُوال: مسجِدُ الْحرام کی چھتوں سے طَواف کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: اگر مسجِدِ حرام کی چھت سے کعبہ مقدّسہ کا طَواف ہو تو فرض طَواف ادا ہو جائے گا جب کہ درمیان میں دیوار وغیرہ حاجِب (آڑ۔ پردہ) نہ ہو۔ لیکن اگر نیچے مَطاف میں گنجائش ہے تو چھت سے طَواف مکروہ ہے اس لیے کہ اس

صورت میں بِلا ضَرورت مسجِد کی چھت پر چڑھنا اور چلنا پایا جاتا ہے جو مکروہ ہے۔ ساتھ ہی اس حالت میں طَواف، کعبہ سے قریب تر ہونے کے بجائے بَہُت دُور ہو رہا ہے اور بِلا وجہ اپنے کو سَخْت مَشَقَّت اور تکان میں ڈالنا بھی ہوتا ہے، جب کہ قریب تر مَقام سے طَواف کرنا افضل ہے اور بِلا وجہ اپنے کو مَشَقَّت میں ڈالنا مَنْع ۔ ہاں اگر نیچے گنجائش نہ ہو یا گنجائش ہونے تک اِنتِظار سے کوئی مانِع (یعنی رکاوٹ) ہو تو چھت سے طَواف بِلا کراہت جائز ہے۔ وَاللّٰہ تَعالٰی اَعلم۔ (ماہنامہ اشرفیہ، جون ۲۰۰۵ء، گیارھواں فقہی سمینار ص ۱٤)

دَورانِ طَواف بُلند آواز سے مُناجات پڑھنا کیسا؟

سُوال: دَورانِ طَواف بُلند آواز سے دُعا مُناجات یا نعت شریف وغیرہ پڑھنا کیسا؟

جواب: اتنی اونچی آواز سے پڑھنا جس سے دیگر طَواف کرنے والوں یا نَمازیوں کو تشویش یعنی پریشانی ہو مکروہِ تحریمی، ناجائز و گناہ ہے۔ البتّہ کسی کو اِیذا نہ ہو اس طرح گنگنانے یعنی دھیمی آواز سے پڑھنے میں حَرَج نہیں ۔ یہاں وہ صاحِبان غور فرمائیں جن کے **موبائل فونز** سے دَورانِ طَواف ٹُونز بجتی رہتیں اور عبادت گزاروں کو پریشان کرتی رہتی ہیں ان سب کو چاہئے کہ توبہ کریں۔ یاد رکھئے! یہ اَحْکام صِرْف ''مسجِدُ الْحرام'' کے لئے

ہی نہیں **تمام مساجِد** بلکہ تمام مقامات کیلئے ہیں اور میوزیکل ٹُون مسجِد کے علاوہ بھی **ناجائز** ہے۔

اِضطِباع اور رَمَل کے بارے میں سُوال وجواب

سُوال: اگر سَعْی سے قَبْل کئے جانے والے طَواف کے پہلے پھیرے میں رَمَل کرنا بُھول گئے تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: رَمَل صِرْف ابتِدائی تین پَھیر وں میں سنَّت ہے، ساتوں میں کرنا مکروہ، لہٰذا اگر پہلے میں نہ کیا تو دوسرے اور تیسرے میں کرلیجئے اور اگر ابتِدائی دو پھیروں میں رَہ گیا تو صِرْف تیسرے میں کرلیجئے اور اگر شُروع کے تینوں پَھیر وں میں نہ کیا تو اب بَقِیَّہ چار پھیر وں میں نہیں کرسکتے۔

(دُرِّمُختار و رَدُّالمُحتار ج ۳ ص ۵۸۳)

سُوال: جس طَواف میں اِضْطِباع اور رَمَل کرنا تھا اُس میں نہ کیا تو کیا کفّارہ ہے؟

جواب: کوئی کَفّارہ نہیں۔ البتّہ عظیم سُنَّت سے مَحرومی ضَرور ہے۔

سُوال: اگر کوئی ساتوں پھیر وں میں **رَمَل** کرلے تو؟

جواب: مکروہِ تنزیہی ہے۔ (رَدُّالمُحتار ج ۳ ص ۵۸٤) مگر کوئی جُرمانہ وغیرہ نہیں۔

سَعْی کے بارے میں سُوال وجواب

سُوال: حاجی نے سَعْی مُطْلَقاً نہ کی اور وطن چلا گیا، اب کیا کرے؟

جواب: حج کی **سَعْی** واجِب ہے، تو جس نے بالکل سَعْی نہ کی یا چار یا چار سے زِیادہ پھیرے تَرْک کردیئے تو دَم واجِب ہے، چار سے کم پھیرے اگر تَرْک کیے تو ہر پھیرے کے بدلے میں **صَدَقہ** دے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۱۷۷)

سُوال: جس کی حج کی **سَعْی** رَہ گئی، وطن چلا گیا اور دَم بھی نہ دیا، پھر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اُسے موقع دیا اور دو سال بعد حج کی سعادت مل گئی، باقی رَہ جانے والی سَعْی کرسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: کرسکتا ہے اور دَم بھی ساقِط ہو گیا۔ مگر یہ سوچ کر **سَعْی** چھوڑ کر وطن نہ چلا جائے کہ پھر آ کر کرلوں گا کہ زندگی کا بھروسا نہیں اور زندہ بچ بھی گئے تو حاضِری یقینی نہیں۔

سُوال: حج کی سَعْی کے چار پھیرے کرلئے اور اِحْرام کھول دیا یعنی حَلْق وغیرہ کروا لیا اب کیا کرے؟

جواب: تین صَدَقے دے، اگر بعد حَلْق وغیرہ کے بھی بقیّہ سَعْی ادا کرلے تو کَفّارہ ساقِط ہو جائے گا۔ یاد رہے کہ **سَعْی** کے لئے زمانۂ حج یا اِحْرام شَرْط نہیں اگر ادا نہ کی ہو تو عُمْر بھر میں جب بھی سَعْی بجالائے واجِب ادا ہو جائے گا۔ (اب کفّارے کی حاجت نہیں رہے گی)

سُوال: اگر طَواف سے پہلے ہی سَعْی کر لی تو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: صَدْرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: سَعْی کے لیے شَرْط یہ ہے کہ پورے طَواف یا طَواف کے اکثر حصّہ کے بعد ہو، لہٰذا اگر طَواف سے پہلے یا طَواف کے تین پھیرے کے بعد سَعْی کی تو نہ ہوئی اور سَعْی کے قَبْل اِحْرام ہونا بھی شَرْط ہے، خواہ حج کا اِحْرام ہو یا عمرہ کا، اِحْرام سے قَبْل سَعْی نہیں ہو سکتی اور حج کی سَعْی اگر وُقُوفِ عَرَفہ کے قَبْل کرے تو وَقْتِ سَعْی میں بھی اِحرام ہونا شَرْط ہے اور وُقُوفِ عَرَفہ کے بعد ہو تو سنّت یہ ہے کہ اِحْرام کھول چکا ہو اور عمرہ کی سَعْی میں اِحْرام واجِب ہے یعنی اگر طَواف کے بعد سر مونڈا لیا پھر سَعْی کی تو سَعْی ہوگئی مگر چُونکہ واجِب تَرْک ہوا لہٰذا دَم واجِب ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۱۰۹)

بَوس و کَنار کے بارے میں سُوال و جواب

سُوال: اِحْرام کی حالت میں بیوی کو ہاتھ لگانا کیسا؟

جواب: بیوی کو بلا شَہْوَت ہاتھ لگانا جائز ہے مگر شَہْوَت کے ساتھ ہاتھ میں ہاتھ ڈالنا یا بدن کو چُھونا **حرام** ہے۔ اگر شَہْوَت کی حالت میں بَوس وکَنار کیا یا جِسْم کو چُھوا تو دَم واجِب ہو جائے گا۔ یہ اَفعال عورت کے ساتھ ہوں یا

اَمْرَد کے ساتھ دونوں کا ایک ہی حُکم ہے۔(دُرِّمُختار و رَدُّالمُحتار ج ۳ ص ٦٦٧) اگر مُحرِمہ کو بھی مَرْد کے اِن اَفعال سے لذّت آئے تو اُسے بھی دَم دینا پڑے گا۔ (بہارِ شریعت ج۱ص ۱۱۷۳)

سُوال : اگر تصوُّر جم جائے یا شَرْمگاہ پر نظر پڑ جائے اور اِنزال ہو (یعنی منی نکل) جائے تو کیا کفّارہ ہے؟

جواب :اِس صورت میں کوئی کفّارہ نہیں۔(عالمگیری ج۱ص ۲٤٤) رہا حرام کردہ عورت یا اَمْرَد سے بدنِگاہی کرنا یا قصداً اُن کا ''گندا'' تصوُّر باندھنا یہ اِحْرام کے علاوہ بھی حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ نیز اس طرح کے گندے وَسوَسے بھی آئیں تو **مَعاذَاللّٰہ** لطف اندوز ہونے کے بجائے فوراً توجُّہ ہٹائے۔اِسی طرح عورتوں کیلئے بھی یِہی اَحکام ہیں۔

سُوال: اگر اِحتِلام ہو جائے تو؟

جواب: کوئی کفّارہ نہیں۔ (عالمگیری ج۱ص ۲٤٤)

سُوال: اگر خُدانخواستہ کوئی مُحْرِم مُشت زَنی (ہینڈ پریکٹس) کا مُرتکِب ہُوا تو کیا کفّارہ ہے؟

جواب :اگر اِنزال ہو گیا (یعنی منی نکل گئی) تو دَم واجِب ہے ورنہ مکرُوہ۔(ایضاً) یہ فِعل، خواہ اِحْرام میں ہو یا نہ ہو بہر حال ناجائز و حرام اور جہنَّم میں لے جانے

والا کام ہے۔اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جو مُشْت زَنی (یعنی ہینڈ پریکٹس Hand practic) کرتے ہیں اگر وہ بِغیر توبہ کیے مر گئے تو بروزِ قیامت اِس حال میں اُٹھیں گے کہ ان کی ہتھیلیاں گابھن (یعنی حامِلہ) ہوں گی جس سے لوگوں کے مجمعِ کثیر میں ان کی رُسوائی ہوگی۔ (مُلَخَّص از فتاویٰ رضویہ ج۲۲ ص۲۴۴)

اِحرام میں اَمْرَد سے مُصافَحہ کیا اور......؟

سُوال: اگر اَمْرَد (یعنی خوبصورت لڑکے) سے مُصافَحہ کیا اور شَہْوت آ گئی تو کیا سزا ہے؟

جواب: دَم واجِب ہوگیا۔ اس میں اَمْرَد[1] اور غیرِ اَمْرَد کی کوئی قید نہیں، اگر دونوں کو شَہْوت ہوئی اور دوسرا بھی مُحْرِم ہے تو وہ بھی دَم دے۔

میاں بیوی کا ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر چلنا

سُوال: اِحْرام میں میاں بیوی کے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر طَواف یا سَعْی کرنے میں اگر شَہْوت آ گئی تو؟

---

[1] وہ لڑکا یا مَرْد جس کو دیکھنے یا چھونے سے شَہْوت آتی ہو اِحْرام ہو یا نہ ہو اس سے دُور رہنا لازِمی ہے۔ اگر مُصافَحہ کرنے یا اسے چُھونے یا اس کے ساتھ گفتگو کرنے سے شَہْوت بھڑکتی ہو تو اب اس کے ساتھ یہ اَفعال کرنے جائز نہیں۔ اس کی تفصیلی معلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ الْمدینہ کا مطبوعہ رسالہ، ''قومِ لُوط کی تباہ کاریاں'' (45 صَفْحات) پڑھیے۔

جواب : جس کو شَہوَت آئی اُس پر دَم واجِب ہے اگر دونوں کو آ گئی تو دونوں پر ہے۔ اگر اِحْرام والے مَردوں نے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑا ہو جب بھی یِہی حُکم ہے۔

ہم بِستری کے بارے میں سُوال وجواب

سُوال: کیا جِماع (یعنی ہم بستری) سے حج فاسِد بھی ہوسکتا ہے؟

جواب: وُقوفِ عَرَفات سے پہلے جِماع کیا (یعنی ہم بِستری کی) تو حج فاسد ہوگیا۔ اُسے حج کی طرح پورا کر کے دَم دے اور سالِ آیَندہ ہی میں اس کی قَضا کرلے۔ (عالمگیری ج ا ص ۲٤٤) عورت بھی اِحْرام حج میں تھی تو اس پر بھی یِہی لازِم ہے اور اگر اس بلا میں پھر پڑ جانے کا خوف ہو تو مناسِب ہے کہ قَضا کے اِحْرام سے خَتْم تک دونوں ایسے جدا رہیں کہ ایک دوسرے کو نہ دیکھے۔ (بہارِ شریعت ج ا ص ۱۱۷۳)

سُوال: اگر مسئلہ معلوم نہ ہو یا بُھول سے جِماع (یعنی ہم بِستری) کر بیٹھا پھر؟

جواب: بھُول کر یا نہ جانتے ہوئے ہم بِستری کی ہو یا جان بُوجھ کر، اپنی مرضی سے کی ہو یا بِالْجَبْر سب کا ایک حُکْم ہے۔ بلکہ دوسری مجلس میں دوسری بار جِماع کر بیٹھا تو دوسرا دَم بھی دینا ہوگا، ہاں تَرکِ حج کا اِرادہ کرلینے کے بعد جِماع سے دَم لازِم نہ ہوگا۔

سُوال: کیا جِماع سے حاجی کا ''اِحْرام'' خَتْم ہوجاتا ہے؟

جواب: جی نہیں، اِحْرام بدستور باقی ہے جو چیزیں مُحْرِم کے لئے ناجائز ہیں وہ اب بھی ناجائز ہیں اور وُہی تمام اَحکام ہیں۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۱۱۷۰)

سُوال: اگر حج فاسِد ہو جائے اور اُسی وَقْت نیا اِحْرام اُسی سال کے حج کے لئے باندھ لے تو؟

جواب: اِس طرح نہ کَفّارے سے خَلاصی ہوگی نہ اب اِس سال کا حج ہو سکے گا کہ وہ تو فاسِد ہو چُکا، بَہَر حال سالِ آیَندہ کی **قضا** سے بچ نہیں سکے گا۔ (ایضاً)

سُوال: مُتَمَتِّع نے عُمرہ کر کے اِحْرام کھول دیا ہے اور ابھی **مَناسِکِ حج** شُروع ہونے میں کئی روز باقی ہیں، بیوی کے ساتھ ''مِلاپ'' ہوسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: جب تک دونوں نے حج کا اِحْرام نہیں باندھا، ہوسکتا ہے۔

سُوال: اگر عُمرے کا اِحْرام باندھنے کے بعد طَواف وغیرہ سے قَبْل ہم بِستری کر لی تو کیا کَفّارہ ہے؟

جواب: عُمرے میں طَواف کے چار پھیرے کرنے سے پہلے اگر جِماع کیا تو عُمرہ فاسِد ہو گیا، عُمرہ پھر سے کرے اور دَم بھی دینا ہو گا، اگر چار پھیرے یا مکمَّل طَواف کے بعد کیا تو صِرْف دم واجِب ہوا **عُمرہ صحیح** ہو گیا۔ (درمختار ج۳ص۶۷۶)

سُوال: اگر مُعتَمِر (یعنی عُمرہ کرنے والا) طَواف وسَعْی کے بعد مگر سَر منڈانے سے پہلے جماع میں مبتَلا ہوگیا پھر تو کوئی سزا نہیں؟

جواب: کیوں نہیں! اب بھی دَم واجِب ہوگا، حَلْق یا قَصْر کروانے کے بعد ہی بیوی حلال ہوگی۔

ناخُن تَراشنے کے بارے میں سُوال وجواب

سُوال: مسئلہ معلوم نہیں تھا اور دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کے ناخُن کاٹ لئے اب کیا ہوگا؟ اگر کَفّارہ ہو تو وہ بھی بتا دیجئے۔

جواب: جاننا یا نہ جاننا یہاں عُذْر نہیں ہوتا، خواہ بھول کر جُرْم کریں یا جان بوجھ کر اپنی مرضی سے کریں یا کوئی زبردستی کروائے کَفّارہ ہر صورت میں دینا ہوگا۔ صَدْرُالشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ایک ہاتھ ایک پاؤں کے پانچوں ناخُن کترے یا بیسوں ایک ساتھ تو ایک دَم ہے اور اگر کسی ہاتھ یا پاؤں کے پورے پانچ نہ کترے تو ہر ناخُن پر ایک صَدَقہ، یہاں تک کہ اگر چاروں ہاتھ پاؤں کے چار چار کترے تو سولہ صَدَقے دے مگر یہ کہ صدقوں کی قیمت ایک دَم کے برابر ہو جائے تو کچھ کم کرلے یا دَم دے اور اگر ایک ہاتھ یا پاؤں کے پانچوں ایک جَلْسہ میں اور دوسرے کے

پانچوں دوسرے جَلْسہ میں کترے تو دو دَم لازم ہیں اور چاروں ہاتھ پاؤں کے چار جلسوں میں تو چار دَم۔ (بہارِ شریعت ج ۱ص ۱۱۷۲، عالمگیری ج ۱ص ۲۴۴)

سُوال: ناخُن اگر دانت سے کتر ڈالے تو کیا سزا ہے؟

جواب: خواہ بلیڈ سے کاٹیں یا چاقو سے، ناخُن تَراش (یعنی نَیل کَٹَر) سے تَراشیں یا دانتوں سے کُتریں سب کا ایک ہی حُکْم ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ص ۱۱۷۲)

سُوال: مُحْرِم کسی دوسرے کے ناخُن کاٹ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں کاٹ سکتا، اِس کے وُہی اَحکام ہیں جو دوسروں کے بال دُور کرنے کے ہیں۔ (اَلْمَسْلَکُ الْمُتَقَسِّط لِلقاری ص ۳۳۲)

بال دُور کرنے کے بارے میں سُوال وجواب

سُوال: اگر مَعاذَ اللہ! کسی مُحْرِم نے اپنی داڑھی مُنڈوا دی تو کیا سزا ہے؟

جواب: داڑھی مُنڈوانا یاخَشخَشی کروادینا وَیسے بھی حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے اور اِحْرام کی حالت میں سَخت حرام۔ البتَّہ اِحْرام کی حالت میں سَر کے بال بھی نہیں کاٹ سکتے۔ بَہَر حال دورانِ اِحْرام کے حُکْم کے مُتعلِّق صَدْرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: سَر یا داڑھی کے چہارُم بال یا زیادہ کسی طرح دُور کیے تو دَم ہے اور چہارُم سے کم میں صَدَقہ اور اگر چند لا

ہے یا داڑھی میں کم بال ہیں، تو اگر چوتھائی (1/4) کی مقدار ہیں تو کُل میں دَم ورنہ صَدَقہ۔ چند جگہ سے تھوڑے تھوڑے بال لیے تو سب کا مجموعہ اگر چہارُم کو پہنچتا ہے تو دَم ہے ورنہ صَدَقہ۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص ۱۱۷۰ ، رَدُّالْمُحتار ج ۳ ص ۶۵۹)

سُوال: عورَت اپنے بال لے سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں۔ عورَت اگر پورے سَر یا چوتھائی (1/4) سَر کے بال ایک پَورے کے برابر کُتَر لے تو دَم دے اور کم میں صَدَقہ۔ (لُبابُ الْمَناسِك ص ٣٢٧)

سُوال: مُحْرِم نے گردن یا بَغَل یا موئے زیرِ ناف لے لئے تو کیا حُکم ہے؟

جواب: پوری گردن یا پوری ایک بَغَل میں دَم ہے اور کم میں صَدَقہ اگرچِہ نصف یا زیادہ ہو۔ یِہی حُکم زیرِ ناف کا ہے۔ دونوں بَغلیں پوری مونڈائے جب بھی ایک ہی دَم ہے۔ (بہارِ شریعت ص ۱۱۷۰، دُرِّمُختار و رَدُّالْمُحتار ج۳ ص۶۵۹)

سُوال: سَر، داڑھی، بَغلیں وغیرہ سب ایک ہی مجلس میں مُنڈ وادیئے تو کتنے کفّارے ہوں گے؟

جواب: خواہ سَر سے لے کر پاؤں تک سارے بدن کے بال ایک ہی مجلس میں مُنڈ وائیں تو ایک ہی کفّارہ ہے۔ اگر الگ الگ اَعضا کے الگ الگ مجلس میں مُنڈ وائیں گے تو اُتنے ہی کفّارے ہوں گے۔ (دُرِّمُختار و رَدُّالْمُحتار ج ۳ ص ٦٥٩ - ٦٦١)

سُوال: اگر وُضو کرنے میں بال جھڑتے ہوں تو کیا اِس پر بھی کَفّارہ ہے؟

جواب: کیوں نہیں! وُضو کرنے میں، کُھجانے میں یا کنگھا کرنے میں اگر دو یا تین بال گرے تو ہر بال کے بدلے میں ایک ایک مُٹّھی اَناج یا ایک ایک ٹکڑا روٹی یا ایک چُھوارا خیرات کریں اور تین سے زِیادہ گرے تو **صَدَقہ** دینا ہوگا۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۱۷۱)

سُوال: اگر کھانا پکانے میں چُولہے کی گرمی سے کچھ بال جل گئے تو؟

جواب: صَدَقہ دینا ہوگا۔ (ایضاً)

سُوال: مونچھ صاف کروادی، کیا کَفّارہ ہے؟

جواب: مونچھ اگرچہ پوری مُنڈوائیں یا کَتَروائیں **صَدَقہ** ہے۔ (ایضاً)

سُوال: اگر سینے کے بال مُنڈوا دیئے تو کیا کرے؟

جواب: سَر، داڑھی، گردن، بَغَل اور مُوئے زیرِ ناف کے علاوہ باقی اَعضا کے بال منڈوانے میں صِرف **صَدَقہ** ہے۔ (ایضاً)

سُوال: بال جَھڑنے کی بیماری ہو اور خود بخود بال جھڑتے ہوں تو اس پر کوئی رِعایت؟

جواب: اگر بِغیر ہاتھ لگائے بال گر جائیں یا بیماری سے تمام بال بھی جَھڑ جائیں تو کوئی کَفّارہ نہیں۔ (ایضاً)

سُوال: مُحْرِم نے دوسرے مُحْرِم کا سر مُونڈا تو کیا سزا ہے؟

جواب : اگر اِحْرام کھولنے کا وَقْت آ گیا ہے۔ تو اب دونوں ایک دوسرے کے بال مُونڈ سکتے ہیں۔ اور اگر وَقْت نہیں آیا تو اِس پر کَفّارے کی صورت مختلف ہے۔ اگر مُحْرِم نے مُحْرِم کا سَر مُونڈا تو جس کا سَر مونڈا گیا اُس پر تو کَفّارہ ہے ہی، مُونڈنے والے پر بھی صَدَقہ ہے اور اگر مُحْرِم نے غیرِ مُحْرِم کا سَر مُونڈا یا مونچھیں لیں یا ناخُن تراشے تو مساکین کو کچھ خیرات کر دے۔ (بہارِ شریعت ج ا ص ۱۱۴۲، ۱۱۷۱)

سُوال: غیرِ مُحْرِم، مُحْرِم کا سَر مُونڈ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: وَقْت سے پہلے نہیں مُونڈ سکتا، اگر مُونڈے گا تو مُحْرِم پر تو کَفّارہ ہے ہی، غیرِ مُحْرِم کو بھی صَدَقہ دینا ہوگا۔ (ایضاً ۱۱۷۱)

سُوال: اگر بال صَفا پاوڈر یا CREAM سے بال صاف کئے تو کیا مسئلہ ہے!

جواب: بہارِ شریعت میں ہے: مونڈنا، کترنا، موچنے سے لینا یا کسی چیز سے بال اُڑانا، سب کا ایک حکم ہے۔ (ایضاً)

خُوشبو کے بارے میں سُوال وجواب

سُوال : اِحْرام کی حالت میں عِطْر کی شیشی ہاتھ میں لی اور ہاتھ میں خوشبو لگ گئی تو

کیا کَفّارہ ہے؟

جواب: اگر لوگ دیکھ کر کہیں کہ یہ بَہُت سی **خوشبو** لگ گئی ہے اگرچہ عُضْو کے تھوڑے سے حصّے میں لگی ہو تو **دَم واجِب** ہے ورنہ معمولی سی خوشبو بھی لگ گئی تو **صَدَقہ** ہے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۱۶۳)

سُوال: سَر میں خوشبودار تیل ڈال لیا تو کیا کرے؟

جواب: اگر کوئی بڑا عُضْو مَثَلاً ران، مُنہ، پِنڈلی یا سَر سارے کا سارا خوشبو سے آلودہ ہو جائے خواہ خوشبودار تیل کے ذَرِیعے ہو یا عِطْر سے، **دَم** واجِب ہو جائے گا۔ (ایضاً)

سُوال: بچھونے یا اِحْرام کے کپڑے پر خوشبو لگ گئی یا کسی نے لگا دی تو؟

جواب: خوشبو کی مقدار دیکھی جائے گی، زیادہ ہے تو دَم اور کم ہے تو صَدَقہ۔

سُوال: جو کَمرہ (ROOM) رہائش کیلئے مِلا اُس میں کارپیٹ، بچھونا، تکیہ، چادر وغیرہ خوشبودار ہوں تو کیا کرے؟

جواب: مُحْرِم ان چیزوں کے اِستِعمال سے بچے۔ اگر احتِیاط نہ کی اور اِن سے خوشبو چھوٹ کر بدن یا اِحْرام پر لگ گئی تو زیادہ ہونے کی صورت میں دَم اور کم میں صَدَقہ واجِب ہو گا۔ اور اگر نہ لگے تو کوئی کَفّارہ نہیں مگر اِس

صورت میں بچنا بہتر ہے۔ مُحْرِم کو چاہئے مکان والے سے مُتَبادِل اِنْتِظام کا کہے، یہ بھی ہوسکتا ہے کہ فرش اور بچھونے وغیرہ پر کوئی بے خوشبو چادر بچھا لے، تکیے کا غِلاف (cover) تبدیل کرلے یا اُسے کسی بے خوشبو چادر میں لپیٹ لے۔

سُوال: جو خوشبو نِیَّتِ اِحْرام سے پہلے بدن پر لگائی تھی کیا نِیَّتِ اِحْرام کے بعد اُس خوشبو کو زائل (دُور) کرنا ضَروری ہے؟

جواب: نہیں، **صَدْرُ الشَّریعہ** رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اِحْرام سے پہلے بدن پر خوشبو لگائی تھی، اِحْرام کے بعد پھیل کر اور اعضا کو لگی تو کفّارہ نہیں۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۱۶۳)

سُوال: اِحْرام کی نیّت سے پہلے گلے میں جو بیگ تھا اُس میں یا بیلٹ کی جَیب میں عِطْر کی شیشی تھی، نیّت کے بعد یاد آنے پر اُسے نکالنا ضَروری ہے یا رہنے دیں؟ اگر اِسی شیشی کی خوشبو ہاتھ میں لگ گئی تب بھی کفّارہ ہوگا؟

جواب: اِحْرام کی نیّت کے بعد وہ عِطْر کی شیشی بیگ یا بیلٹ سے نکالنا ضَروری نہیں اور بعد میں اُس شیشی کی خوشبو ہاتھ وغیرہ پر لگ گئی تو کفّارہ لازِم آئے گا، کیونکہ یہ وہ خوشبو نہیں جو اِحْرام کی نیّت سے پہلے کپڑے یا بدن پر لگائی گئی ہو۔

سُوال: گلے میں نیّت سے پہلے جو بیگ پہنا وہ خوشبودار تھا، نیز اس کے اندر خوشبودار رُومال یا خوشبو والی طواف کی تسبیح وغیرہ بھی موجود، ان کا مُحْرِم استِعمال کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: ان چیزوں کی خوشبو قَصْداً (یعنی جان بوجھ کر) سونگھنا مکروہ ہے اور اس احتِیاط کے ساتھ استِعمال کی اِجازت ہے کہ اگر اس کی تری باقی ہے تو اتر کر اِحْرام اور بدن کو نہ لگے لیکن ظاہر ہے کہ تسبیح میں ایسی اِحتِیاط کرنا نہایت مشکِل ہے بلکہ رومال میں بھی بچنا مشکِل ہے۔ لہٰذا ان کے استِعمال سے بچنے میں ہی عافیّت ہے۔

سُوال: اگر دو تین زائد خوشبودار چادریں نیّت سے قَبْل گود میں رکھ لے یا اَوڑھ لے اب اِحْرام کی نیّت کرے۔ نیّت کے بعد زائد چادریں ہٹا دے، اُسی اِحْرام کی حالت میں اب اُن چادروں کا استِعمال کرنا کیسا؟

جواب: اگر تری باقی ہے تو ان کو استِعمال کی اجازت نہیں اور اگر تری خَتْم ہو چکی ہے صِرْف خوشبو باقی ہے تو استِعمال کی اِجازت ہے مگر مکروہِ (تنزیہی) ہے۔ صَدْرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اگر اِحْرام سے پہلے بسایا (یعنی خوشبودار کیا) تھا اور اِحْرام میں پہنا تو مکروہ ہے مگر کفارہ نہیں'' (ایضاً ص ۱۱۶۵)

سُوال: اِحتِلام ہوگیا یا کسی وجہ سے اِحْرام کی ایک یا دونوں چادریں ناپاک ہوگئیں اب دوسری چادریں موجود تو ہیں مگر اُن میں پہلے کی خوشبو لگی ہوئی ہے، اُنھیں پہن سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: اگر خوشبو کی تری یا جِرْم (یعنی عَین ۔ جِسْم) ابھی تک باقی ہے تو ان چادروں کو پہننے سے کفّارہ لازم آئے گا۔ اور اگر جِرْم خَتْم ہو چکا ہے صرف خوشبو باقی ہے تو پھر مُحْرِم وہ چادریں استِعمال کر سکتا ہے۔ ہاں بلا عُذْر ایسی چادریں استعمال کرنا مکروہِ تنزیہی ہے۔ فُقَہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السّلام فرماتے ہیں: جس کپڑے پر خوشبو کا جِرْم (یعنی عین ۔ جِسْم) باقی ہو اسے اِحْرام میں پہنا، ناجائز ہے۔ (عالمگیری ج۱ص۲۴۲) بہارِ شریعت میں ہے ''اگر اِحْرام سے پہلے بسایا تھا اور اِحْرام میں پہنا تو مکروہ ہے مگر کفّارہ نہیں'' (بہارِ شریعت ج۱ص۱۱٦۵)

سُوال: اِحْرام کی حالت میں حَجَرِ اَسوَد کا بوسہ لینے یا رُکْنِ یَمانی کو چھونے یا مُلْتَزَم سے لپٹنے میں اگر خوشبو لگ گئی تو کیا کریں؟

جواب: اگر بَہُت سی لگ گئی تو دَم اور تھوڑی سی لگی تو صَدَقہ۔ (ایضاً ص ۱۱٦٤) (جہاں جہاں خوشبو لگ جانے کا مسئلہ ہے وہاں کم ہے یا زیادہ اس کا فیصلہ دوسروں سے

کروانا ہے۔ چونکہ زیادہ خوشبو لگ جانے پر دَم ہے لہٰذا ہوسکتا ہے اپنا نَفْس زیادہ خوشبو کو بھی تھوڑی ہی کہے)

سُوال: مُحْرِم جان بوجھ کر خوشبودار پھول سونگھ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں۔ مُحْرِم کا بالقصد (یعنی جان بوجھ کر) خوشبو یا خوشبودار چیز سونگھنا مکروہِ تنزیہی ہے، مگر کَفّارہ نہیں۔ (ایضاً ۱۱۶۳)

سُوال: بے پکائی اِلائچی یا چاندی کے وَرَق والے الائچی کے دانے کھانا کیسا؟

جواب: حرام ہے۔ اگر خالِص خوشبو، جیسے مُشک، زَعفران، لونگ، اِلائچی، دار چینی، اِتنی کھائی کہ مُنہ کے اکثر حصّے میں لگ گئی تو دَم واجِب ہو گیا اور کم میں صَدَقہ۔ (ایضاً ۱۱۶٤)

سُوال: خوشبودار زَرْدہ، بِریانی اور قَورمہ، خوشبو والی سونف، چھالیہ، کریم والے بسکٹ، ٹافیاں وغیرہ کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: جو خوشبو کھانے میں پکا لی گئی ہو، چاہے اب بھی اُس سے خوشبو آ رہی ہو، اُسے کھانے میں مُضایقہ نہیں۔ اِسی طرح خوشبو پکاتے وَقْت تو نہیں ڈالی تھی اُوپر ڈال دی تھی مگر اب اُس کی مَہک اُڑ گئی اُس کا کھانا بھی جائز ہے، اگر بِغیر پکائی ہوئی خوشبو کھانے یا مَعْجون وغیرہ دوا میں مِلا دی گئی تو

اب اُس کے اَجزاء غذا یا دوا وغیرہ بے خوشبو اَشیاء کے اَجزاء سے زِیادہ ہیں تو وہ خالِص خوشبو کے حُکْم میں ہے اور کَفّارہ ہے کہ مُنہ کے اَکثر حصّے میں خوشبو لگ گئی تو **دَم** اور کم میں لگی تو **صَدَقہ** اور اگر اَناج وغیرہ کی مقدار زِیادہ ہے اور خالِص خوشبو کم تو کوئی کَفّارہ نہیں، ہاں خالِص خوشبو کی مہک آتی ہو تو مکرُوہِ تنزیہی ہے۔

سُوال: خوشبودار شربت، فروٹ جوس، ٹھنڈی بوتلیں وغیرہ پینا کیسا ہے؟

جواب: اگر خالِص خوشبو جیسے صندل وغیرہ کا شربت ہے تو وہ شربت تو پکا کر ہی بنایا جاتا ہے، لٰہذا مُطْلَقًا پینے کی اجازت ہے اور اگر اس کے اندر خوشبو پیدا کرنے کے لیے کوئی ایسنس (Essense) ڈالا جاتا ہے تو میری معلومات کے مُطابِق اس کے ڈالنے کا طریقہ یہ ہے کہ پکائے جانے والے شربت میں اُس کے ٹھنڈا ہونے کے بعد ڈالا جاتا ہے اور یقیناً یہ قلیل مقدار میں ہوتا ہے تو اس کا حُکْم یہ ہے کہ اگر اُسے تین بار یا زِیادہ پیا تو **دَم** ہے ورنہ **صَدَقہ**۔ بہارِ شریعت میں ہے ''پینے کی چیز میں اگر خوشبو مِلائی اگر خوشبو غالِب ہے (تو دَم ہے) یا خوشبو کم ہے مگر اُسے تین بار یا زِیادہ پیا تو دَم ہے ورنہ صَدَقہ۔'' (بہارِ شریعت ج۱ص۱۱۶۵)

سُوال: مُحْرِم ناریَل کا تیل سَر وغیرہ میں لگا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب : کوئی حَرَج نہیں، البتّہ **تِل** اور **زیتون** کا تیل خوشبو کے حُکم میں ہے۔ اگرچِہ اِن میں خوشبو نہ ہو یہ جِسم پر نہیں لگا سکتے۔ ہاں، اِن کے کھانے، ناک میں چڑھانے، زَخْم پر لگانے اور کان میں ٹپکانے میں کَفّارہ واجِب نہیں۔ (ایضاً ۱۱۶۶)

سُوال: اِحْرام کی حالت میں آنکھوں میں خوشبودار سُرمہ لگانا کیسا ہے؟

جواب: حرام ہے۔ صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: خوشبودار سُرمہ ایک یا دو بار لگایا تو صَدَقہ دے، اس سے زیادہ میں دَم اور جس سُرمے میں خوشبو نہ ہو اُس کے استِعمال میں حَرَج نہیں، جب کہ بَضَرورت ہو اور بِلاضَرورت مکروہ (وخلافِ اَولیٰ)۔ (ایضاً ۱۱٦٤)

سُوال: خوشبو لگالی اور کَفّارہ بھی دے دیا تو اب لگی رہنے دیں یا کیا کریں؟

جواب : خوشبو لگانا جب جُرْم قرار پایا تو بدن یا کپڑے سے دُور کرنا واجِب ہے اور کَفّارہ دینے کے بعد اگر زائل (یعنی دُور) نہ کیا تو پھر دَم وغیرہ واجِب ہوگا۔ (ایضاً ۱۱٦٦)

اِحْرام میں خوشبودار صابُن کا استِعمال

سُوال: حجازِ مقدّس کے ہوٹلوں میں خوشبودار صابن، مُعطّر شیمپو اور خوشبو والے

پاؤڈر ہاتھ دھونے کے لیے رکھے جاتے ہیں اور اِحْرام والے بِلا تکلُّف ان کو استِعمال کرتے ہیں، طیّارے میں اور ایئر پورٹ پر بھی اِحْرام والوں کو یِہی ملتا ہے، کپڑے اور برتن دھونے کا پاؤڈر بھی حِجازِ مقدّس میں خوشبودار ہی ہوتا ہے۔ان چیزوں کے بارے میں حُکمِ شَرْعی کیا ہے؟

جواب: اِحْرام والے ان چیزوں کو استِعمال کریں تو کوئی کفّارہ لازِم نہیں آئے گا۔[1] (البتّہ خوشبو کی نیّت سے ان چیزوں کا استِعمال مکروہ ہے۔) (ماخوذ از: احرام اور خوشبودار صابُن)

مُحرِم اور گلاب کے پھولوں کے گجرے

سُوال: اِحْرام کی نیّت کر لینے کے بعد ایئر پورٹ وغیرہ پر گلاب کے پھولوں کا گجرا پہنا جاسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اِحْرام کی نیّت کے بعد گُلاب کا ہار نہ پہنا جائے، کیونکہ گلاب کا پھول خود عَین (خالِص) خوشبو ہے اور اس کی مَہک بدن اور لباس میں بَس بھی جاتی ہے۔چُنانچہ اگر اس کی مَہک لباس میں بس گئی اور کثیر (یعنی زیادہ)

---

[1] دعوتِ اسلامی کی مجلس ”تحقیقاتِ شرعیہ“ نے امّت کی رہنمائی کیلئے اتّفاق رائے سے یہ **فتویٰ** مُرتّب فرمایا، مزید تین مقتدر علماءِ اہلسنّت (۱) مفتیِ اعظم پاکستان علّامہ عبدالقیوم ہزاروی (۲) شَرَفِ مِلّت حضرتِ علّامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری اور (۳) فیضِ مِلّت حضرتِ علّامہ فیض احمد اُوَیسی (رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعالٰی) کی تصدیق حاصِل کی اور مکتبۃُ المدینہ نے بنام ”اِحْرام اور خوشبودار صابُن“ یہ رسالہ شائع کیا۔تفصیلات کے شائقین اِسے حاصِل کریں یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ: www.dawateislami.net پر مُلاحظہ فرمائیں۔

ہے اور چار پَہَر یعنی بارہ گھنٹے تک اس کپڑے کو پہنے رہا تو دَم ہے ورنہ صَدَقہ اور اگر خوشبو تھوڑی ہے اور کپڑے میں ایک بالِشت یا اس سے کم (حصّے) میں لگی ہے اور چار پَہَر تک اسے پہنے رہا تو ''صَدَقہ'' اور اس سے کم پہنا تو ایک مٹّھی گندم دینا واجِب ہے۔ اور اگر خوشبو قلیل (یعنی تھوڑی) ہے، لیکن بالِشت سے زیادہ حصّے میں ہے، تو کثیر (یعنی زیادہ) کا ہی حُکْم ہے یعنی چار پَہَر میں ''دَم'' اور کم میں ''صَدَقہ'' اور اگر یہ ہار پہننے کے باوُجُود کوئی مَہَک کپڑوں میں نہ بسی تو کوئی کفّارہ نہیں۔ (احرام اور خوشبودار صابن ص ۳۵ تا ۳۶)

سُوال: کسی سے مُصافَحہ کیا اور اُس کے ہاتھ سے مُحْرِم کے ہاتھ میں خوشبو لگ گئی تو؟

جواب: اگر خوشبو کا عَین لگا تو ''کفّارہ'' ہوگا اور اگر عَین نہ لگا بلکہ ہاتھ میں صِرْف مَہَک آئی، تو کوئی کفّارہ نہیں کہ اس مُحْرِم نے خوشبو کے عَین سے نَفْع نہ اٹھایا، ہاں اس کو چاہیے کہ ہاتھ کو دھو کر اس مَہَک کو زائل کر دے۔ (ایضاً ص ۳۵)

سُوال: خوشبودار شیمپو سے سر یا داڑھی دھو سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: رِسالہ ''اِحْرام اور خوشبو دار صابُن'' صَفْحَہ 25 تا 28 سے بعض اِقتِباسات مُلاحَظہ ہوں: **شیمپو** اگر سر یا داڑھی میں استعمال کیا جائے، تو خوشبو کی مُمانَعت کی عِلّت (یعنی وجہ) پر غور کے نتیجے میں اس کی مُمانَعت

کا حُکْم ہی سمجھ میں آتا ہے، بلکہ کَفّارہ بھی ہونا چاہیے، جیسا کہ خِطْمِی (خوشبودار بُوٹی) سے سر اور داڑھی دھونے کا حُکْم ہے کہ یہ بالوں کو نَرْم کرتا ہے اور جُوئیں مارتا ہے اور مُحْرِم کے لیے یہ ناجائز ہے۔ ''دُرِّمُختار'' میں ہے: سر اور داڑھی کو خِطْمِی سے دھونا (حرام ہے) کیونکہ یہ خوشبو ہے یا جُوؤں کو مارتا ہے۔ (دُرِّمختار ج ۳ ص ۵۷۰) صاحِبَین (یعنی امام ابو یوسف اور امام محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہما) کے نزدیک چُونکہ یہ خوشبو نہیں، لہٰذا یہاں ''جنایتِ قاصِرہ'' (نامکمّل جُرم) کا ثُبوت ہوگا اور اس کا مُوجَب ''صَدَقہ'' ہے۔ شَیمپو سے سَر دھونے کی صورت میں بھی بظاہِر ''جنایتِ قاصِرہ'' (یعنی نامکمّل جُرْم) کا وُجُود ہی سمجھ میں آتا ہے کہ اس میں بھی آگ کا عمل ہوتا ہے۔ لہٰذا خوشبو کا حُکْم تو ساقِط ہوگیا لیکن بالوں کو نَرْم کرنے اور جُوئیں مارنے کی عِلّت (یعنی سبب) موجود ہے، لہٰذا ''صَدَقہ'' واجِب ہونا چاہیے۔ یہ اَمْر بھی قابلِ توجُّہ ہے کہ اگر کسی کے سر پر بال اور چہرے پر داڑھی نہ ہو، تو کیا اب بھی حُکْم سابِق ہی لگایا جائے گا......؟ بظاہر اس صورت میں کفّارے کا حُکْم نہیں ہونا چاہیے، کیونکہ حُکْمِ مُمانَعَت کی عِلّت (سبب) بالوں کا نَرْم اور جُوؤں کا ہلاک ہونا تھا، اور مذکورہ صورت

میں یہ عِلّت مَفقُود (یعنی سبب غیر موجود) ہے اور اِنتِفاءِ عِلّت (یعنی سبب کا نہ ہونا) اِنتِفاءِ مَعلُول کو مُستَلزَم (لازم کرنے والی) ہے لیکن اس سے اگر مَیل چُھوٹے تو یہ مکروہ ہے کہ مُحرِم کو مَیل چُھڑانا مکروہ ہے۔ اور ہاتھ دھونے میں اس کی حیثیّت صابُن کی سی ہے کیونکہ یہ مائع (یعنی لکوِڈ۔liquid) حالت میں صابُن ہی ہے اور اِس میں بھی آگ کا عمل کیا جاتا ہے۔

سُوال: مسجدَینِ کریمَین کے فرش کی دھلائی میں جو خوشبودار مَحلُول (SOLUTION) استِعمال کیا جاتا ہے، اُس میں لاکھوں مُحرِمین کے پاؤں سَنتے (یعنی آلودہ) ہوتے رہتے ہیں کیا حُکم ہے؟

جواب: کوئی کفّارہ نہیں کہ یہ خوشبو نہیں۔ اور بِالفرض یہ مَحلُول خالِص خوشبو بھی ہوتا، تو بھی کفّارہ واجِب نہ ہوتا، کیونکہ ظاہر یہ ہے کہ یہ مَحلُول پہلے پانی میں ملایا جاتا ہے اور پانی اس مَحلُول سے زائد اور یہ مَحلُول مغلوب (کم) ہوتا ہے اور اگر مائع (یعنی لکوِڈ۔liquid) خوشبو کو کسی مائع میں ملایا جائے اور مائع غالِب ہو، تو کوئی جَزا نہیں ہوتی۔ کُتُبِ فِقہ میں جو مَشروبات کا حُکم عُموماً تحریر ہے اِس سے مُراد ٹھوس خوشبو کا مائع میں ملایا جانا ہے۔ علّامہ حسین بن محمد عبدُالغنی مکّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی ''اِرشادُ السّاری'' صفحہ

316 میں فرماتے ہیں: اور اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ گیلی شکر (یعنی میٹھا شربت) اور اس کی مِثل، گُلاب کے پانی کے ساتھ ملایا جائے، تو اگر عَرَقِ گُلاب مَغلوب ہو، جیسا کہ عادۃً ایسا ہی عام طور پر ہوتا ہے، تو اس میں کوئی کفّارہ نہیں، اور حضرتِ علاّمہ علی قاری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ البَارِی نے اسی کی مِثل ''طَرابُلُسی'' سے نَقْل کیا اور اسے برقرار رکھا اور اس کی تائید کی اور اس کی اصل ''مُحِیط'' میں ہے۔ (اِحرام اور خوشبو دار صابن ص ۲۸ تا ۲۹)

سُوال: مُحْرِم نے اگر ٹوتھ پیسٹ استِعمال کر لی تو کیا کفّارہ ہے؟

جواب: ٹوتھ پیسٹ میں اگر آگ کا عمل ہوتا ہے، جیسا کہ یِہی مُتَبادِر (یعنی ظاہر) ہے، جب تو حُکْمِ کفّارہ نہیں، جیسا کہ ماقَبل تفصیل سے گزر چکا۔ (ایضاً ص ۳۳) البتّہ اگر منہ کی بدبُو دُور کرنے اور خوشبو حاصِل کرنے کی نیّت ہو تو مکروہ ہے۔ **میرے آقا** اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الرَّحۡمٰن فرماتے ہیں: ''تمباکو کے قِوام میں خوشبو ڈال کر پکائی گئی ہو، جب تو اس کا کھانا مُطْلَقاً جائز ہے اگرچہ خوشبو دیتی ہو، ہاں خوشبو ہی کے قَصْد سے اسے اختِیار کرنا کراہت سے خالی نہیں۔'' (فتاوی رضویہ ج ۱۰ ص ۷۱٦)

سِلے ہوئے کپڑے وغیرہ کے مُتَعَلِّق سُوال وجواب

سُوال: مُحْرِم نے اگر بھول کر سِلا ہوا لباس پہن لیا اور دَس منٹ کے بعد یاد آتے ہی اُتار دیا تو کوئی کَفّارہ وغیرہ ہے یا نہیں؟

جواب: ہے، اگرچِہ ایک لمحے کے لئے پہنا ہو۔ جان بوجھ کر پہنا ہو یا بُھولے سے، "صَدَقہ" واجِب ہو گیا اور اگر چار پَہَر[1] یا اِس سے زِیادہ چاہے لگا تار کئی دِن تک پہنے رہا "دَم" واجِب ہوگا۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۱۰ص۷۵۷)

سُوال: اگر ٹوپی یا عمامہ پہنا یا اِحْرام ہی کی چادر مُحْرِم نے سَر یا مُنہ پر اَوڑھ لی یا اِحْرام کی نیّت کرتے وَقْت مَرْد سلے ہوئے کپڑے یا ٹوپی اُتارنا بھول گیا یا بھیڑ میں دوسرے کی چادر سے مُحْرِم کا سَر یا مُنہ ڈھک گیا تو کیا سزا ہے؟

جواب: جان بوجھ کر ہو یا بُھول کر یا کسی دوسرے کی کوتاہی کی بِنا پر ہوا ہو کفّارے دینے ہوں گے ہاں جان بوجھ کر جُرْم کرنے میں گناہ بھی ہے لہٰذا توبہ بھی واجِب ہو گی۔ اب کفّارہ سمجھ لیجئے: مَرْد سارا سَر یا سَر کا چوتھائی (1/4) حصّہ یا مَرْد خواہ عورت مُنہ کی ٹِکلی ساری یعنی پورا چہرہ یا چوتھائی حصّہ چار پَہَر

[1] چار پَہَر یعنی ایک دن یا ایک رات کی مقدار مَثَلاً طُلوعِ آفتاب سے غُروبِ آفتاب یا غُروبِ آفتاب سے طُلوعِ آفتاب یا دوپَہَر سے آدھی رات یا آدھی رات سے دوپَہَر تک۔ (حاشیۂ انور البشارہ مع فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۱۰ص۷۵۷)

یا زِیادہ لگاتار چُھپائیں ’’دَم‘‘ ہے اور چوتھائی سے کم چار پَہَر تک یا چار پَہَر سے کم اگرچِہ سارا مُنہ یا سَر تو ’’صَدَقہ‘‘ ہے اور چہارُم (یعنی چوتھائی) سے کم کو چار پَہَر سے کم تک چھپائیں تو کَفّارہ نہیں مگر گناہ ہے۔ (ایضاً ص ۷۵۸)

سُوال: نزلے میں کپڑے سے ناک پونچھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: کپڑے سے نہیں پونچھ سکتے، کپڑا یا تولیہ دُور رکھ کر اُس میں ناک سِنک (یعنی جھاڑ) لیجئے۔ صَدْرُ الشَّریعہ، بَدْرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: کان اور گُدی کے چُھپانے میں حَرَج نہیں۔ یوہیں ناک پر خالی ہاتھ رکھنے میں اور اگر ہاتھ میں کپڑا ہے اور کپڑے سَمیت ناک پر ہاتھ رکھا تو کَفّارہ نہیں مگر مکروہ و گناہ ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۱۱۶۹)

اِحْرام میں ٹِشو پیپر کا استِعمال

سُوال: ٹشو پیپر سے مُنہ کا پسینہ یا وُضو کا پانی یا نزلے میں ناک پونچھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: نہیں پونچھ سکتے۔

سُوال: تو مُنہ پر کپڑے یا ٹشو پیپر کا ماسک لگانا کیسا؟

جواب: ناجائز و گناہ ہے۔ شرائط پائے جانے کی صورت میں کَفّارہ بھی لازِم ہوگا۔

سُوال: مُحْرِم نے خوشبودار ٹشو پیپر استِعمال کرلیا تو؟

جواب: خوشبو دار ٹِشو پیپر میں اگر خوشبو کا عَین موجود ہے یعنی وہ پیپر خوشبو سے بھیگا ہوا ہے، تو اس تری کے بدن پر لگنے کی صورت میں جو حُکم خوشبو کا ہوتا ہے، وُہی اس کا بھی ہوگا۔ یعنی اگر قلیل (یعنی کم) ہے اور عُضْوِ کامِل (یعنی پورے عُضْو) کو نہ لگے، تو صَدَقہ، ورنہ اگر کثیر (یعنی زیادہ) ہو یا کامِل (پورے) عُضْو کو لگ جائے، تو دَم ہے۔ اور اگر عَین موجود نہ ہو بلکہ صِرْف مہک آتی ہو تو اگر اِس سے چہرہ وغیرہ پُونچھا اور چِہرے یا ہاتھ میں خوشبو کا اثر آ گیا، تو کوئی ''کفّارہ'' نہیں کہ یہاں خوشبو کا عَین نہ پایا گیا اور ٹِشو پیپر کا مقصودِ اصلی خوشبو سے نَفْع لینا نہیں۔ (اِحْرام اور خوشبو دار صابن ص ۳۱) اگر کوئی ایسے کمرے میں داخِل ہوا جس کو دھونی دی گئی اور اس کے کپڑے میں مہک بس گئی، تو کوئی کفّارہ نہیں، کیونکہ اس نے خوشبو کے عَین سے نَفْع نہیں اٹھایا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۴۱)

سُوال: سوتے وَقْت سلی ہوئی چادر اَوڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: چِہرہ بچا کر ایک بلکہ اس سے زِیادہ چادریں بھی اَوڑھ سکتے ہیں، خواہ پاؤں پورے ڈھک جائیں۔

سُوال: طیّارے یا بس وغیرہ کی اگلی نِشَست کے پیچھے یا تکیے پر منہ رکھ کر مُحْرِم سَو گیا کیا حُکم ہے؟

جواب: تکیہ میں مُنہ رکھ کر سونے پر کوئی کَفّارہ نہیں لیکن یہ مکروہِ تحریمی ہے۔ جبکہ بس وغیرہ کی اگلی سیٹ کے پیچھے مُنہ رکھ کر سونا جائز ہے کیونکہ عمومی طور پر سیٹ تختی، دروازہ کی طرح سَخْت ہوتی ہے نہ کہ تکیہ کی طرح نَرْم۔

سُوال: گُھٹنوں میں مُنہ رکھ کر سونا کیسا؟ تکیہ پر منہ رکھ کر سونے میں کَفّارہ نہیں مگر مکروہ ہے، کیوں؟

جواب: اگر تو صِرْف گُھٹنوں پر مُنہ ہو یعنی گُھٹنے کی سختی پر تو جائز ہے، کیونکہ کپڑے کے اندر اگر سَخْت چیز ہو تو اس سَخْت چیز کا حُکْم لگتا ہے نہ کہ کپڑے کا، جیسا کہ عُلَماء نے بوری اور گٹھڑی (کپڑے کے علاوہ) کا حُکْم لکھا ہے۔ لیکن گُھٹنے پر مُنہ رکھ کر سونے میں یہ کیفیّت بَہُت مشکِل ہے بلکہ نیند کے دوران گُھٹنے کی سختی پر اور صِرْف کپڑے پر چِہرہ آتا رہے گا لہٰذا اس سے اِحتِراز کیا (یعنی بچا) جائے ورنہ کَفّارے کی صورتیں پیدا ہو سکتی ہیں اور جہاں تک تکیے کا تعلُّق ہے تو وہ نرمی میں کپڑے کے مُشابہ ہے (اس لیے مَنْع کیا گیا) مگر مِنْ کُلِّ الْوُجُوہ (یعنی ہر طرح سے) کپڑا نہیں (اس لیے کَفّارہ نہیں)۔

سُوال: مُحْرِم سردی سے بچنے کیلئے زِپ (zip) والے بستر ے میں چِہرہ اور سَر چھوڑ کر باقی بدن بند کر کے سَو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: سو سکتا ہے۔ کیوں کہ عادتاً اِسے لباس پہننا نہیں کہتے۔

سُوال: مُحْرِم کو قطرے آتے ہوں تو کیا کرے؟

جواب: بے سِلا لنگوٹ باندھ لے کہ اِحْرام میں لنگوٹ باندھنا مُطْلَقًا جائز ہے جبکہ سِلائی والا نہ ہو۔ (مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ ج ۱۰ ص ۶۶۴)

سُوال: کیا بیماری وغیرہ کی مجبوری سے سِلا ہوا لباس پہننے میں بھی کَفّارے ہیں؟

جواب: جی ہاں۔ بیماری وغیرہ کے سبب اگر سَر سے پاؤں تک سب کپڑے پہننے کی ضَرورت پیش آئی تو ایک ہی جُرْم غیر اِختیاری[1] ہے۔ اگر چار پَہَر پہنے یا زِیادہ تو **دَم** اور کم میں ''صَدَقہ'' اور اگر اُس بیماری میں اس جگہ ضَرورت ایک کپڑے کی تھی اور دو پہن لئے مَثَلاً ضَرورت کُرتے کی تھی اور سِلائی والا بَنیان بھی پہن لیا تو اِس صُورت میں کَفّارہ تو ایک ہی ہوگا مگر گنہگار ہوگا اور اگر دوسرا کپڑا دوسری جگہ پہن لیا مَثَلاً ضَرورت پاجامے کی تھی اور کُرتا بھی پہن لیا تو ایک جُرْم غیر اِختِیاری ہُوا اور ایک جُرْم اِختِیاری۔ (مُلَخَّص از بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۱۶۸، عالمگیری ج ۱ ص ۲۴۲)

سُوال: اگر بِغیر ضَرورت سارے کپڑے پہن لئے تو کتنے کَفّارے دینا ہوں گے؟

[1] جُرْم غیر اِختِیاری کا مسئلہ صَفْحَہ 260 پر مُلاحظہ فرمائیے۔

جواب: اگر بِغیر ضَرورت سب کپڑے ایک ساتھ پہن لئے تو ایک ہی جُرم ہے۔ دو جُرم اُس وَقت ہیں کہ ایک ضَرورت سے ہو اور دوسرا بِلا ضَرورت۔

(بہارِ شریعت ج ۱ص ۱۱۶۸)

سُوال: اگر مُنہ دونوں ہاتھوں سے چھپالیا یا سَر یا چِہرے پر کسی نے ہاتھ رکھ دیا؟

جواب: سَر یا ناک پر اپنا یا دوسرے کا ہاتھ رکھنا جائز ہے چُنانچِہ حضرتِ علّامہ علی قاری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡبَارِی فرماتے ہیں: اپنا یا دوسرے کا ہاتھ اپنے سَر یا ناک پر رکھنا بِالاتِّفاق مُباح (یعنی جائز) ہے کیونکہ ایسا کرنے والے کو ڈھکنے یا چھپانے والا نہیں کہا جاتا۔ (لُبابُ الۡمَناسِك والۡمَسۡلَكُ الۡمُتَقَسِّط ص ۱۲۳)

سُوال: تو کیا مُحرِم دُعا مانگنے کے بعد اپنے ہاتھ مُنہ پر نہیں پھیر سکتا؟

جواب: پھیر سکتا ہے، مُنہ پر ہاتھ رکھنے کی مُطلَقاً اجازت ہے، داڑھی والا اسلامی بھائی منہ پر بعدِ دُعا بلکہ وُضو میں بھی اِس انداز میں ہاتھ مَلنے سے بچے جس سے بال گرنے کا اندیشہ ہو۔

سُوال: اگر کندھے پر سِلے ہوئے کپڑے ڈال لئے تو کیا کَفّارہ ہے؟

جواب: کوئی کَفّارہ نہیں۔ صَدۡرُ الشَّریعہ رَحۡمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: پہننے کا مطلب یہ ہے کہ وہ کپڑا اس طرح پہنے جیسے عادۃً پہنا جاتا ہے، ورنہ

اگر کُرتے کا تہبند باندھ لیا یا پاجامے کو تہبند کی طرح لپیٹا پاؤں پائنچے میں نہ ڈالے تو کچھ نہیں۔ یوہیں انگرکھا پھیلا کر دونوں شانوں پر رکھ لیا، آستینوں میں ہاتھ نہ ڈالے تو کَفّارہ نہیں مگر مکروہ ہے اور مَونڈھوں (یعنی کندھوں) پر سِلے کپڑے ڈال لیے تو کچھ نہیں۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۱۱۶۹)

وُقُوفِ عَرَفات کے بارے میں سُوال وجواب

سُوال: کیا دسویں رات کو بھی وُقوفِ عَرَفات ہوسکتا ہے؟

جواب: جی ہاں، کیونکہ وُقوف کا وَقْت 9 ذُوالْحِجَّۃِ الْحرام کے اِبتدائے وَقْتِ ظُہْر سے لے کر دسویں کی طُلُوعِ فَجْر تک ہے۔ (عالمگیری ج۱ ص۲۲۹)

مُزْدَلِفَہ کے بارے میں اَہَم سُوال

سُوال: جسے کوئی مجبوری نہ ہو اُسے مُزْدَلِفَہ سے مِنٰی کیلئے کب نکلنا چاہئے؟

جواب: طُلُوعِ آفتاب میں صِرْف اتنا وَقْت باقی رہ جائے جس میں (مسنون قراءت کے ساتھ) دو رَکْعت ادا کی جاسکیں اُس وَقْت چل پڑے۔ اگر طُلُوعِ آفتاب تک ٹھہرا رہا تو سُنَّتِ مؤکَّدہ تَرْک ہوئی، ایسا کرنا ''بُرا'' ہے مگر دَم وغیرہ واجِب نہیں۔ ہاں مِنٰی شریف کی جانِب چل تو پڑا مگر بھیڑ وغیرہ کی وجہ سے مُزْدَلِفَہ ہی میں سورج طُلُوع ہوگیا تو تارِکِ سنّت نہیں

کہلائے گا۔ (یہ جواب فتاوٰی حج وعُمرہ، حصّہ دوم صَفْحَہ 83 تا 87 سے ماخوذ ہے)

رَمْی کے مُتعلِّق سُوال وجواب

سُوال: اگر کسی دِن آدھی سے زِیادہ ماریں مَثَلاً گیارھویں کو تین شیطانوں کو 21 کنکریاں مارنی تھیں مگر 11 ماریں تو کیا سزا ہے؟

جواب: فی کنکری ایک ایک صَدَقہ دینا ہوگا۔ صَدْرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: کسی دن بھی رَمْی نہیں کی یا ایک دن کی بالکل یا اکثر تَرک کر دی مَثَلاً دسویں کو تین کنکریاں تک ماریں یا گیارھویں وغیرہ کو 10 کنکریاں تک یا کسی دِن کی بالکل یا اکثر رَمْی دوسرے دِن کی تو ان سب صورتوں میں دَم ہے اور اگر کسی دن کی نصف سے کم چھوڑی مَثَلاً دسویں کو چار کنکریاں ماریں، تین چھوڑ دیں یا اور دِنوں کی گیارہ ماریں دس چھوڑ دیں یا دوسرے دِن کی تو ہر کنکری پر ایک صَدَقہ دے اور اگر صدقوں کی قیمت دَم کے برابر ہو جائے تو کچھ کم کر دے۔ (بہارشریعت ج ۱ ص ۱۱۷۸)

قُربانی سے مُتَعلِّق سُوال وجواب

سُوال: دَسویں کی رَمْی کے بعد اگر جِدَّہ شریف میں جا کر تَمَتُّع کی قربانی اور حَلْق کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: نہیں کر سکتے، کیونکہ جدّہ شریف حُدُودِ حَرَم سے باہَر ہے۔ کریں گے تو ایک قُربانی کا اور دوسرا حَلْق کا یوں **دو دَم** واجِب ہو جائیں گے۔

سُوال: مُتَمَتِّع اور قارِن نے اگر رَمْی سے پہلے قُربانی کر دی یا قربانی سے پہلے حَلْق کر دیا تو کیا کَفّارہ ہے؟

جواب: اِن دونوں صورَتوں میں دَم دینا ہوگا۔

سُوال: اگر حجِّ اِفْراد والے نے قُربانی سے پہلے ہی حَلْق کر دیا تو کیا کوئی سزا ہے؟

جواب: نہیں، کیونکہ مُفْرِد پر قُربانی واجِب نہیں اُس کے لئے مُسْتَحَب ہے۔ (ایضاً ص ۱۱۴۰) اگر قُربانی کرنا چاہے تو اُس کے لئے اَفضل یہ ہے کہ پہلے حَلْق کرے پھر قُربانی۔

حَلْق و تَقْصِیر کے مُتَعَلِّق سُوال و جواب

سُوال: اگر حاجی نے بارہویں کے بعد حَرَم سے باہَر سَر مُنڈوایا تو کیا سزا ہوگی؟

جواب: دو دَم، ایک حَرَم سے باہَر حَلْق کروانے کا، دوسرا بارہویں کے بعد ہونے کا۔ (رَدُّ المُحتار ج۳ ص۶۶۶)

سُوال: اگر عُمرے کا حَلْق حَرَم سے باہَر کروانا چاہے تو کرواسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں کرواسکتا، کروائے گا تو **دَم** واجِب ہوگا، ہاں اِس کے لئے وَقْت کی کوئی قید نہیں۔ (دُرِّمُختار و رَدُّالمُحتار ج۳ ص۶۶۶)

سُوال: کیا جَدَّہ شریف وغیرہ میں کام کرنے والوں کو بھی ہر بار عُمرے میں حَلْق یا تَقْصِیر کرنا واجِب ہے؟

جواب: جی ہاں۔ ورنہ اِحْرام کی پابندیاں خَتْم نہ ہوں گی۔

سُوال: جس عورت کے بال چھوٹے ہوں (جیسا کہ آج کل فیشن ہے) عُمروں کا بھی جذبہ ہے مگر بار بار قَصْر کرنے میں سر کے بال ہی خَتْم ہو جائیں گے، کیا کرے؟ اگر سَر کے سارے بال خَتْم ہو گئے یعنی ایک پورے سے کم رہ گئے تو اب عُمرے کرے گی تو قَصْر ممکن نہ رہا، مُعافی ملے گی یا کیا؟

جواب: جب تک سَر پر بال موجود ہوں عورَت کیلئے ہر بار قَصْر واجِب ہے۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”عورَتوں پر حَلْق نہیں بلکہ ان پر صِرْف تَقْصِیر (واجِب) ہے۔“ (ابوداؤد ج ۲ ص ۲۹۵ حدیث ۱۹۸۴) ایسی عورَت جس کے بال ایک پورے سے کم رہ گئے ہوں، اس کیلئے اب قَصْر کی مُعافی ہے کیونکہ قَصْر ممکن نہ رہا اور حَلْق کرانا اس کے لیے مَنْع ہے۔ ایسی صورت میں اگر حج کا مُعامَلہ ہے تو افضل یہ ہے کہ ایّامِ نَحْر کے آخر میں (یعنی 12 ذُوالْحِجَّۃِ الْحرام کے غروبِ آفتاب کے بعد) اِحْرام سے باہَر آئے، اگر ایّامِ نَحْر کے آخر تک اِنتِظار نہ بھی کیا تو کوئی چیز لازِم نہ ہوگی۔

مُتَفَرِّق سُوال و جواب

سُوال: سَر یا مُنہ زخمی ہو جانے کی صورت میں پٹّی باندھنا گناہ تو نہیں؟

جواب: مجبوری کی صورت میں گناہ نہیں ہوگا، البتّہ ''جُرم غیر اِختیاری'' کا کَفّارہ دینا آئے گا۔ لِہٰذا اگر دِن یا رات یا اِس سے زِیادہ دیر تک اِتنی چَوڑی پٹّی باندھی کہ چوتھائی (1/4) یا اِس سے زِیادہ سَر یا مُنہ چُھپ گیا تو دَم اور کم میں **صَدَقہ** واجِب ہوگا (جُرم غیر اختیاری کی تفصیل صَفْحَہ 260 پر مُلاحظہ فرمائیے) اِس کے علاوہ جِسْم کے دوسرے اَعضا پر نیز عورَت کے سَر پر بھی مجبوراً پٹّی باندھنے میں کوئی مُضایَقہ نہیں۔

سُوال: مُتَمَتِّع اور قارِن حج کے اِنتِظار میں ہیں، اِس دَوران **عُمرہ** کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: **قارِن** کا اِحْرام تو ابھی باقی ہے، یہ تو کرہی نہیں سکتا، رہا **مُتَمَتِّع** تو اِس بارے میں عُلَماء کا اِختِلاف ہے، بہتر یہی ہے کہ صِرْف **نفلی طَواف** جتنے کرنا چاہے کرتا رہے اگر عُمرہ کر بھی لے تو بعض عُلَماء کے نزدیک کوئی مُضایَقہ نہیں۔ ہاں! مَناسِکِ حج سے فَراغت کے بعد مُتَمَتِّع، قارِن، مُفْرِد سبھی **عُمرہ** کر سکتے ہیں۔

سُوال: عَرَب شریف کے مختلف مقامات مَثَلاً دمام اور رِیاض وغیرہ والے جو کہ مِیقات

سے باہَر رہتے ہیں انہیں گورنمنٹ کی طرف سے اجازت نہیں ہوتی ، وہ پولیس کو دھوکا دینے کیلئے بِغیر اِحْرام مِیقات سے گزر کر اِحْرام باندھتے اور حج کرتے ہیں، ان کے بارے میں کیا حُکْم ہے؟

جواب: ﴿۱﴾ قانون کی خلاف ورزی کر کے اپنے آپ کو ذلّت پر پیش کرنا ناجائز ہے ﴿۲﴾ بغیر اِحْرام مِیقات سے آگے گزرنے کی وجہ سے **عَود** (یعنی میقات تک دوبارہ لوٹ کر اِحْرام باندھنا) یا **دَم واجِب** ہوگا یعنی اگر اسی طرح حج یا عُمرہ ادا کرلیا تو دَم واجِب ہوگا اور گنہگار بھی ہوگا۔ اور اگر ابھی حج یا عُمرہ کے اَفعال شُروع کیے بِغیر اسی سال **میقات** تک واپَس لوٹ کر کسی بھی قِسْم کا اِحْرام باندھے تو **دَم** ساقط ہوجائے گا، ورنہ نہیں۔

سُوال: حج یا عُمرے کی سَعْی کے قَبْل حَلْق کروالیا کئی روز گزر گئے کیا کرے؟

جواب: حج میں حلق کا مسنون وَقْت **سَعْی** سے قَبْل ہی ہوتا ہے یعنی حَلْق سے پہلے سَعْی کرنا خلافِ سنّت ہے۔ لہٰذا اگر کسی نے سَعْی سے قَبْل حَلْق کروایا تو کوئی حَرَج نہیں۔ اور کئی دن گزرنے سے بھی مزید کچھ لازِم نہیں آئے گا کیونکہ سَعْی کے لئے کوئی وَقْتِ انتہاء (END TIME) مُقرَّر نہیں ہے۔ ہاں اگر وہ سَعْی کے بِغیر ''وطن'' چلا گیا تو اب تَرکِ واجِب کی وجہ سے **دَم** لازِم آئے گا، پھر

اگر وہ لوٹ کر سَعْی کر لے تو دَم ساقِط ہو جائے گا البتّہ بہتر یہ ہے کہ اب وہ دَم ہی دے کہ اس میں نَفْعِ فُقَراء ہے۔ یہ حُکْم اسی وَقْت ہے کہ جب حَلْق اپنے وَقْت یعنی ایّا مِ نَحر میں دسویں کی رَمْی کے بعد کروایا ہو، اگر رَمْی سے قَبْل یا ایّا مِ نَحْر کے بعد حَلْق کروایا تو دَم واجِب ہوگا۔ عُمرے میں اگر کسی نے سَعْی سے قَبْل حَلْق کروایا تو اس پر دَم لازِم آئے گا۔ پھر اگر پورا یا طَواف کا اکثر حصّہ یعنی چار پھیرے کر چکا تھا تو اِحْرام سے نکل جائے گا ورنہ نہیں۔ کئی دن گزر جانے کی وجہ سے بھی سَعْی ساقِط نہیں ہوگی کیونکہ یہ واجِب ہے لہٰذا اسے سَعْی کرنی ہوگی۔

سُوال: جس نے حجِّ اِفراد کی نیّت کی مگر عُمرہ کر کے اِحْرام کھولدیا! کیا کفّارہ ہوگا اور اب کیا کرے؟

جواب: حج کا اِحْرام عُمرہ کر کے کھول دینا جائز نہیں ہے اور ایسا کرنے سے وہ شَخْص اِحْرام سے باہَر نہیں ہوگا بلکہ بدستور وہ مُحْرِم ہی رہے گا، اُس پر لازِم ہے کہ وہ حج کے اَفعال بجالانے کے بعد اِحْرام کھولے۔ بغیر اَفعالِ حج ادا کیے اِحْرام اُتارنے کی نیّت کر لینا کافی نہیں۔ لہٰذا جب اس کا اِحْرام باقی ہے تو مَمنوعات کا اِرتکاب کرنے پر کفّارہ بھی لازِم ہوگا، ہاں کفّارہ صِرْف ایک ہی لازِم آئے گا اگرچہ سارے کے سارے مَمنوعاتِ اِحْرام

کا ارتِکاب کرلے جیسے سلے کپڑے پہن لے، خوشبو لگالے، بال مُنڈوالے وغیرہا، ان تمام کے بدلے میں صِرْف ایک ہی دَم لازم ہوگا۔اوراب اس پرلازِم ہے کہ سِلے ہوئے کپڑے اُتار کردوبارہ اِحْرام کے بے سِلے کپڑے پہنے،توبہ کرے اوراُسی سابِقہ حج والے اِحْرام کی نیّت کے ساتھ حج کے مناسِک پورے کرے۔

سُوال: جوبَقَرہ عید کی قُربانی کرنا چاہتا ہے وہ اگر ذُوالْحِجَّہ کے چاند کے بعد اِحْرام باندھے تو ناخُن اورغیرضَروری بال وغیرہ کاٹے یانہیں؟ کیوں کہ ان دِنوں اُس کیلئے ناخُن وغیرہ نہ کاٹنا مُسْتَحَب ہے۔اُس کیلئے افضل کون سا عمل ہے؟

جواب: حاجی کو اگرحاجت ہوتواس کے لیے ناخُن اور بال کاٹنا مُسْتَحَب و افضل ہے، یادرہے!اگراتنے دن ہوچکے ہیں کہ اب ناخُن اور بال کاٹے بِغیر اِحْرام باندھ لے گا تو 40 دن ہوجائیں گے تو اب کاٹنا ضَروری ہے کیونکہ 40دن سے زیادہ تاخیر گناہ ہے۔

سُوال: تو کیا13ذُوالْحِجَّۃِ الْحرام سے عُمرے شُروع کردیئے جائیں؟

جواب: جی نہیں۔ایّامِ تَشریق یعنی9،10، 11، 12اور13 **ذُوالْحِجَّۃِ الْحرام** اِن پانچ دِنوں میں **عُمرے** کا اِحْرام باندھنا **مکروہِ تحریمی** (ناجائز وگناہ)

ہے۔اگر باندھا تو دَم لازِم آئے گا۔ (دُرِّ مُختار ج ۳ ص ۵٤۷)

13کو غروبِ آفتاب کے بعد اِحْرام باندھ سکتے ہیں

سُوال : کیا مقامی حضرات جنہوں نے اِس سال حج نہیں کیا وہ بھی ان دنوں یعنی نویں تا تیرھویں پانچ دن عُمرہ نہیں کرسکتے ؟

جواب: ان کے لیے بھی اِن دنوں عُمرے کا اِحْرام باندھ کر عمرہ کرنا مکروہِ تحریمی ہے۔ آفاقی ، حِلّی اور مِیقاتی سبھی کیلئے اصل مُمانَعت ان دنوں میں عُمرے کا اِحْرام باندھنے کی ہے۔عُمرہ کا وَقْت پورا سال ہے،مگر پانچ دن عُمرہ کا اِحْرام باندھنا مکروہِ تحریمی ہے ،اور اگر نویں سے قَبْل باندھے ہوئے اِحْرام کے ساتھ ان (پانچ) دنوں میں عُمرہ کیا تو کوئی حَرَج نہیں اور اس صورت میں بھی مُسْتَحَب یہ ہے کہ ان دنوں کو گزار کر عُمرہ کرے۔

(لُبابُ الْمَناسِك ص٤٦٦)

سُوال : اَشْھُرِ حج میں اگر کوئی حِلّی یا حَرَمی عُمرہ بھی کرے اور حج بھی کرے تو اس کے بارے میں کیا حُکْم ہے؟

جواب: ایسا کرنے والے پر دَم واجب ہو جائے گا کیوں کہ اس کو صِرْف حجِّ اِفراد کی اجازت ہے جس میں عُمرہ شامل نہیں۔البتّہ وہ صِرف عُمرہ کرسکتا ہے۔

سُوال: اِحْرام میں کھانے سے قَبْل اور بعد ہاتھ دھونا کیسا؟ نہ دھونے سے مَیل کُچیل پیٹ میں جائے گا اور بعد میں نہیں دھوئیں گے تو ہاتھ چکنے اور بدبُودار رہیں گے، کیا کریں؟

جواب: دونوں بار بِغیر صابُن وغیرہ کے ہاتھ دھولیجئے اگر کوئی خارِجی کا لک یا چکنا ہٹ ہاتھوں میں لگی ہو تو ضَرورتاً کپڑے سے پونچھ لیجئے۔ مگر بال نہ ٹوٹیں اس کی اِحتِیاط کیجئے۔

سُوال: وُضو کے بعد مُحْرِم کا رُومال سے ہاتھ مُنہ پُونچھنا کیسا ہے؟

جواب: مُنہ پر (اور مَرد سر پر بھی) کپڑا نہیں لگا سکتے، جِسْم کا باقی حصّہ مَثَلاً ہاتھ وغیرہ اِتنی اِحتِیاط کے ساتھ پُونچھ سکتے ہیں کہ مَیل بھی نہ چھوٹے اور بال بھی نہ ٹوٹے۔

سُوال: مُحْرِمہ چِہرہ بچا کر پی کیپ والا یا کمانی دار نِقاب ڈال سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: ڈال سکتی ہے مگر ہَوا چلی یا غَلَطی ہی سے اپنا ہاتھ نِقاب پر رکھ لیا جس کے سبب چاہے تھوڑی سی دیر کیلئے بھی چِہرے پر نِقاب لگ گیا تو کفّارے کی صورت بن سکتی ہے۔

سُوال: حَلْق کرواتے وَقْت مُحْرِم سَر پر صابُن لگائے یا نہیں؟

جواب: صابُن نہ لگائے کیوں کہ مَیل چھوٹے گا اور مَیل چُھڑانا اِحْرام میں

مکروہِ (تنزیہی) ہے۔

سُوال: ماہواری کی حالت میں عورَت اِحْرام کی نیّت کرسکتی ہے یانہیں؟

جواب: کرسکتی ہے مگر اِحْرام کے نَفْل ادا نہیں کرسکتی، نیز طَواف پاک ہونے کے بعد کرے۔

سُوال: سِلائی والے چپّل پہننا کیسا ہے؟

جواب: وَسطِ قدم یعنی قدم کا اُبھرا ہُوا حصَّہ اگر نہ چُھپائیں تو حَرَج نہیں۔

سُوال: اِحْرام میں گِرَہ یا بکسُوا (سیفٹی پن) یا بٹن لگانا کیسا؟

جواب: خلافِ سنَّت ہے۔ لگانے والے نے بُرا کیا، البتّہ دَم وغیرہ نہیں۔

سُوال: عُموماً حُجّاج اِحتِیاطاً ایک ''دَم'' دیتے ہیں یہ کیسا؟ اگر بعد کو معلوم ہوا کہ واقعی ایک دَم واجِب ہوا تھا تو وہ ''دَمِ اِحتِیاطی'' کافی ہوگا یانہیں؟

جواب: واجِب ہونے کے بعد دیا تھا تو کافی ہوجائے گا مگر دینے کے بعد واجِب ہوا تو کافی نہ ہوگا۔

سُوال: مُحْرِم ناک یا کان کا مَیل نکال سکتا ہے یانہیں؟

جواب: وُضو میں ناک کے نرم بانسے تک روئیں روئیں پر پانی بہانا سُنَّتِ مُؤَکدہ

ہے اور غُسل میں فَرض ۔لہٰذا اگر ناک میں رینٹھ سوکھ گئی تو چُھڑانا ہوگا اور پلکوں وغیرہ میں اگر آنکھ کی چیپڑ سوکھ گئی ہے تو اُسے بھی وُضو اور غُسل کیلئے چھڑانا فرض ہے مگر یہ احتِیاط ضَروری ہے کہ بال نہ ٹوٹے۔ رہا کان کا مَیل نکالنا تو اِسے چھُڑانے کی اجازت کی صَراحت کسی نے نہیں کی لہٰذا اِس کا حُکم وہی ہوگا جو بدن کے مَیل کا ہے یعنی اِس کا چُھڑانا مکروہِ تنزیہی ہے۔مگر یہ احتِیاط ضَروری ہے کہ بال نہ ٹوٹے۔

سُوال: کیا زِندہ والدَین کے نام پر عُمرہ کرسکتے ہیں؟

جواب: کرسکتے ہیں۔فرض نَماز،روزہ،حج،زکوٰۃ نیز ہرقِسم کے نیک کام کا ثواب زندہ،مُردہ سب کو اِیصال کرسکتے ہیں۔

سُوال: اِحْرام کی حالت میں جُوں مارنے کے کفّارے بتادیجئے۔

جواب: اپنی جُوں اپنے بدن یا کپڑے میں ماری یا پھینک دی تو ایک جُوں ہو تو روٹی کا ایک ٹکڑا اور دو یا تین ہوں تو ایک مُٹّھی اَناج اور اِس (یعنی تین) سے زِیادہ میں صَدَقہ۔ جُوئیں مارنے کے لئے سَر یا کپڑا دھویا یا دُھوپ میں ڈالا جب بھی وُہی کفّارے ہیں جو مارنے میں ہیں۔ دوسرے نے اِس کے کہنے پر اِس کی جُوں ماری جب بھی اِس (یعنی مُحْرِم) پر کفّارہ ہے

اگرچہ مارنے والا اِحْرام میں نہ ہو۔زمین وغیرہ پر گری ہوئی جُوں یا دوسرے کے بدن یا کپڑوں کی جُوئیں مارنے میں مارنے والے پر کچھ نہیں اگرچہ وہ دوسرا بھی مُحْرِم ہو۔

حجِّ اَکبَر (اَکبَری حج)

سُوال: جُمعہ کو جو حج ہو اُسے **حجِّ اَکبر** کہنا کیسا ہے؟

جواب: کوئی حَرَج نہیں۔چُنانچِہ پارہ 10 **سُوْرَۃُ التَّوْبَہ** آیت نمبر3 میں ارشادِ ربُّ الْعِباد ہے:

وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ

ترجَمۂ کنزالایمان: اور مُنادی پکار دینا ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے سب لوگوں میں بڑے حج کے دن۔ (پ ۱۰، التوبۃ:۳)

صدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الہادِی اس آیتِ کریمہ کے تَحْت فرماتے ہیں: حج کو حجِّ اکبر فرمایا، اس لئے کہ اُس زمانے میں **عُمرے کو حجِّ اصغر** کہا جاتا تھا اور ایک قول یہ ہے کہ اس حج کو **حجِّ اکبر** اس لئے کہا گیا کہ اس سال رسولِ کریم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے حج فرمایا تھا اور چونکہ یہ **جُمعہ** کو واقع ہوا تھا

اس لئے مسلمان اس حج کو جو روزِ جُمُعہ ہو حِجِ وداع کا مُذَکِّر (یعنی یاد دلانے والا) جان کر حِجِّ اکبر کہتے ہیں۔ (تفسیر خَزائِنُ العِرفان ص ٣٥٤)

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہے: ایّام میں بہترین وہ یومِ عرفہ ہے جو جُمُعہ کے مُوافق ہو جائے اور اس روز کا حج اُن ستّر حجوں سے افضل ہے جو جُمُعہ کے دن نہ ہوں۔ (فتح الباری ج۹، ص ٢٣١ تحت الحدیث ٤٦٠٦)

عَرَب شریف میں کام کرنے والوں کے لئے

سُوال: اگر مکّۃُ الْمکرَّمہ زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً میں کام کرنے والے مَثَلاً ڈرائیور یا وہاں کے باشندے وغیرہ روزانہ بار بار "طائف شریف" جائیں تو کیا ہر بار واپَسی میں انھیں روزانہ عُمرے وغیرہ کا اِحْرام باندھنا ضَروری ہے؟

جواب: یہ قاعدہ ذِہن نشین کر لیجئے کہ اَہلِ مَکّہ اگر کسی کام سے "حُدُودِ حَرَم" سے باہَر مگر مِیقات کے اندر (مَثَلاً جدّہ شریف) جائیں تو اُنھیں واپَسی کے لئے اِحْرام کی حاجت نہیں اور اگر "مِیقات" سے باہَر (مَثَلاً مدینۂ پاک، طائف شریف، رِیاض وغیرہ) جائیں تو اب بغیر اِحْرام کے "حُدُودِ حرم" میں واپَس آنا جائز نہیں۔ ڈرائیور چاہے دن میں کئی بار آنا جانا کرے ہر بار اُس پر حج یا عُمرہ واجِب ہوتا رہے گا۔ بِغیر اِحْرام کے مکّۃُ الْمکرَّمہ زادَھَا اللہُ

شَرَفًا وَّ تَعۡظِیۡمًا آئے گا تو دَم واجب ہو گا اگر اِسی سال مِیقات سے باہَر جا کر احْرام باندھ لے تو دَم ساقِط ہو جائیگا۔

اِحْرام نہ باندھنا ہو تو حیلہ

سُوال: اگر کوئی شخص **جَدَّہ شریف** میں کام کرتا ہو تو اپنے وطن مَثَلاً پاکستان سے کام کے لئے جَدَّہ شریف آیا تو کیا **اِحْرام** لازِمی ہے؟

جواب: اگر نِیَّت ہی جَدَّہ شریف جانے کی ہے تو اب **اِحْرام** کی حاجت نہیں بلکہ اب جَدَّہ شریف سے **مَکَّۃُ الْمُعَظَّمہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعۡظِیۡمًا بھی جانا ہو جائے تو اِحْرام کے بِغیر جا سکتا ہے۔ لہٰذا جو شخص **مکّۃُ المکرَّمہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعۡظِیۡمًا میں بغیر اِحْرام جانا چاہتا ہو وہ حِیلہ کر سکتا ہے بَشَرطیکہ واقِعی اُس کا اِرادہ پہلے مَثَلاً جَدَّہ شریف جانے کا ہو اور **مَکَّۂ مُعَظَّمہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعۡظِیۡمًا حج وعُمرے کے اِرادے سے نہ جاتا ہو۔ مَثَلاً تجارت کے لئے جَدَّہ شریف جاتا ہے اور وہاں سے فارِغ ہو کر **مکّۃُ الْمکرَّمہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعۡظِیۡمًا کا اِرادہ کیا۔ اگر پہلے ہی سے **مکّۂ پاک** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعۡظِیۡمًا کا اِرادہ ہے تو بغیر اِحْرام نہیں جا سکتا۔ جو شَخْص دوسرے کی طرف سے **حجِّ بَدَل** کو جاتا ہے اُسے یہ حِیلہ جائز نہیں۔

عُمرہ یا حج کے لئے سُوال کرنا کیسا؟

سُـــوال : بعض غریب عُشّاق عُمرہ یا سفرِ حج کے لئے لوگوں سے مالی اِمداد کا سُوال کرتے ہیں، کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب : حرام ہے۔ صَدْرُالْاَفاضِل مولانا **نعیمُ الدِّین** مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی نَقْل کرتے ہیں: ''بعض یَمَنی حج کے لئے بے سروسامانی کے ساتھ روانہ ہوتے تھے اور اپنے آپ کو مُتَوَکِّل (یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا رکھنے والا) کہتے تھے اور مَکَّۂ مکرّمہ پہنچ کر **سُوال** شروع کر دیتے اور کبھی غَصب وخَیانت کے بھی مُرتکِب ہوتے، اُن کے بارے میں یہ آیتِ **مقدّسہ** نازِل ہوئی اور حُکْم ہُوا کہ توشہ (یعنی سفر کے اَخراجات) لے کر چلو اَوروں پر بار نہ ڈالو، **سُوال** نہ کرو کہ بہتر توشہ (یعنی زادِراہ) پرہیزگاری ہے۔''

(خزائنُ العرفان ص۶۷ مکتبۃ المدینہ)

چُنانچِہ پارہ 2 **سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ** آیت نمبر 197 میں ارشادِ ربُّ الْعِباد ہوتا ہے:

وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى (پ ۲، البقرہ ۱۹۷)

تَرجَمۂ کنزُالایمان: اور توشہ ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیزگاری ہے۔

سُلطانِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ

باقرینہ ہے: ”جو شخص لوگوں سے **سُوال** کرے حالانکہ نہ اُسے فاقہ پہنچا نہ اِتنے بال بچّے ہیں جن کی طاقت نہیں رکھتا تو قِیامت کے دِن اِس طرح آئے گا کہ اُس کے مُنہ پر گوشْت نہ ہوگا۔“ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۳ ص ۲۷۴ حدیث ۳۵۲۶)

مدینے کے دیوانو! بس صَبْر کیجئے، سُوال کی مُمانَعَت میں اِس قدَر اِہتمام ہے کہ فُقَہائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلام فرماتے ہیں: غُسْل کے بعد اِحْرام باندھنے سے پہلے اپنے بدن پر خوشبو لگائیے بشرطیکہ اپنے پاس موجود ہو، اگر اپنے پاس نہ ہو تو کسی سے طلب نہ کیجئے کہ یہ بھی **سُوال** ہے۔ (رَدُّالمُحتار ج ۳ ص ۵۵۹)

جب بُلایا آقا نے خود ہی اِنتِظام ہو گئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عُمرے کے وِیزے پر حج کیلئے رُکنا کیسا؟

سُوال: بعض لوگ اپنے وطن سے رَمَضانُ الْمبارَک میں عُمرے کا وِیزا لے کر حَرَمَینِ طَیِّبَین زادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیماً جاتے ہیں، وِیزا کی مُدَّت خَتْم ہو جانے کے باوُجود وَہیں رہتے ہیں یا حج کر کے **وطن** واپَس جاتے ہیں اُن کا یہ فِعْل شَرْعاً دُرُست ہے یا نہیں؟

جواب: دُنیا کے ہر مُلک کا یہ قانون ہے کہ بِغیر وِیزا کے کسی غیر ملکی کو رُکنے نہیں دیا

جاتا۔ حَرَمَینِ طَیِّبَین زادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیماً میں بھی یہی قاعِدہ ہے۔ مُدَّتِ وِیزا خَتْم ہونے کے بعد رُکنے والا اگر پولیس کے ہاتھ لگ جائے، تو اب چاہے وہ اِحْرام کی حالت میں ہی کیوں نہ ہو اُسے قید کر لیتے ہیں، نہ اُسے **عُمرہ** کرنے دیتے ہیں نہ ہی **حج**، سزا دینے کے بعد "خُرُوج" لگا کر اُسے اُس کے وَطَن روانہ کردیتے ہیں۔ یاد رہے! **جس قانون کی خلاف ورزی کرنے پر ذِلّت، رشوت اور جھوٹ وغیرہ آفات میں پڑنے کا اندیشہ ہو اُس قانون کی خلاف ورزی جائز نہیں۔** چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: "مُباح (یعنی جائز) صورتوں میں سے بعض (صورتیں) قانونی طور پر جُرْم ہوتی ہیں اُن میں مُلَوَّث ہونا (یعنی ایسے قانون کی خِلاف ورزی کرنا) اپنی ذات کو اذِیّت و ذِلّت کے لئے پیش کرنا ہے اور وہ ناجائز ہے۔" (فتاوٰی رضویہ ج ۱۷ ص ۳۷۰) لہٰذا بغیر visa کے دنیا کے کسی مُلک میں رَہنا یا "حج" کیلئے رُکنا جائز نہیں۔ **غیر قانونی ذرائع سے "حج" کیلئے رُکنے میں کامیابی حاصِل کرنے کو مَعَاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اللّٰہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم **کا کرم کہنا سَخْت بے باکی ہے۔**

غیر قانونی رُکنے والے کی نماز کا اَہم مسئلہ

سُوال: حج کیلئے بِغیر visa رُکنے والا نماز پوری پڑھے یا قَصْر کرے؟

جواب: عُمرے کے وِیزے پر جا کر غیر قانونی طور پر حج کیلئے رُکنے یا دُنیا کے کسی بھی ملک میں visa کی مُدّت پوری ہونے کے بعد غیر قانونی رہنے کی جن کی نیّت ہو وہ ویزا کی مدّت خَتْم ہوتے وَقْت جس شَہْر یا گاؤں میں مُقیم ہوں وہاں جب تک رہیں گے اُن کیلئے مُقیم ہی کے اَحکام ہوں گے اگرچہ برسوں پڑے رہیں۔ البتّہ ایک بار بھی اگر 92 کِلو میٹر یا اِس سے زیادہ فاصلے کے سفر کے ارادے سے اُس شَہْر یا گاؤں سے چلے تو اپنی آبادی سے باہَر نکلتے ہی مسافِر ہو گئے اور اب اُن کی اِقامت کی نیّت بے کار ہے۔ مَثَلاً کوئی شَخْص پاکستان سے عُمرے کے VISA پر مکّۃُ الْمکرَّمہ زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیماً گیا، VISA کی مُدّت خَتْم ہوتے وَقت بھی مکّہ شریف ہی میں مُقیم ہے تو اُس پر مُقیم کے اَحْکام ہیں۔ اب اگر مَثَلاً وہاں سے مدینۃُ المنوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیماً آ گیا تو چاہے برسوں غیر قانونی پڑا رہے، مسافِر ہی ہے، یہاں تک کہ اگر دوبارہ مکّۃُ الْمکرَّمہ زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیماً آ جائے پھر بھی مسافِر رہے

گا، اس کو ''نمازِ قصر'' ہی ادا کرنی ہوگی۔ ہاں دوبارہ VISA مل جانے کی صورت میں اِقامت کی نیّت کی جاسکتی ہے۔

حرم میں کبوتروں، ٹِڈّیوں کو اڑانا، ستانا

سُوال: حَرَم کے کبوتروں اور ٹِڈّیوں کو خوامخواہ اُڑانا کیسا؟

جواب: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: حَرَم کے کبوتر اُڑانا مَنْع ہے۔

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص ۲۰۸)

سُوال: حَرَم کے کبوتروں اور ٹِڈّیوں (تِرِڈّی) کو ستانا کیسا؟

جواب: حرام ہے۔ صَدْرُالشَّریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: حَرَم کے جانور کو شکار کرنا یا اُسے کسی طرح اِیذا دینا سب کو حرام ہے۔ مُحْرِم اور غیر مُحْرِم دونوں اس حُکم میں یکساں ہیں۔ (بہارِ شریعت ج ا ص ۱۱۸۶)

سُوال: مُحْرِم کبوتر ذَبح کر کے کھا سکتے ہیں؟

جواب: بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحَہ 1180 پر ہے: مُحْرِم نے جنگل کے جانور کو ذَبْح کیا تو حلال نہ ہوا بلکہ مُردار ہے، ذَبْح کرنے کے بعد اُسے کھا بھی لیا تو اگر کفّارہ دینے کے بعد کھایا تو اب پھر کھانے کا کفّارہ دے اور اگر نہیں دیا تھا تو ایک ہی کفّارہ کافی ہے۔

سُوال: حَرَم کی ٹِڈّی پکڑ کر کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: حرام ہے۔ (ویسے ٹِڈّی حلال ہے، مچھلی کی طرح مَری ہوئی بھی کھا سکتے ہیں اِس کو ذَبْح کرنے کی ضَرورت نہیں ہوتی)

سُوال: مسجِدُ الْحرام کے باہَر لوگوں کے قدموں سے کُچل کر زخمی اور مَری ہوئی بے شُمار ٹِڈّیاں پڑی ہوتی ہیں اگر یہ ٹڈّیاں کھالیں تو؟

جواب: اگر کسی نے ٹِڈّیاں کھالیں تو اُس پر کوئی کفّارہ نہیں کیونکہ حَرَم میں شکار ہونے والے اُس جانور کا کھانا حرام ہے جو شَرْعی طریقے سے ذَبْح کرنے سے حلال ہوتا ہو جیسے ہِرَن وغیرہ۔ اور ایسے شکار کے حرام ہونے کی وجہ یہ ہے کہ حَرَم میں شکار کرنے سے وہ جانور مُردار قرار پاتا ہے اور مُردار کا کھانا حرام ہے۔ ٹِڈّی کا کھانا اِس لئے حلال ہے کہ اس میں شَرْعی طریقے سے ذَبْح کرنے کی شَرْط نہیں، یہ جس طرح بھی ذَبْح ہو جائے حلال ہے، جیسے پاؤں تلے روندنے سے یا گلا دبانے سے ماری جائے تب بھی حلال ہی رہتی ہے۔ البتّہ یہ یاد رہے کہ بِالْقصد (اِرادۃً) ٹِڈّیاں شکار کرنے کی بَہَر حال حُدُودِ حَرَم میں اجازت نہیں۔

سُوال: حَرَم کے خشکی کے جنگلی جانور کو ذَبْح کرنے کا کَفّارہ بھی بتا دیجئے۔

جواب: اس کا کَفّارہ اِس کی قیمت صَدَقہ کرنا ہے۔[1]

سُوال: حَرَم کی مُرغی ذَبْح کرنا، کھانا کیسا؟

جواب: حلال ہے۔ گھریلو جانور مَثَلاً مُرغی، بکری، گائے، بھینس، اونٹ وغیرہ ذَبْح کرنے، اور ان کا گوشْت کھانے میں کوئی حَرَج نہیں۔ مُمانَعت خشکی کے وَحْشی یعنی جنگلی جانور کے شکار کی ہے۔

سُوال: مسجِدُالْحرام کے باہَر بَہُت ساری ٹِڈّیاں ہوتی ہیں اگر کوئی ٹِڈّی پاؤں یا گاڑی میں کُچل کر زخمی ہوگئی یا مرگئی تو؟

جواب: کَفّارہ دینا ہوگا، بہارِ شریعت جلد اول صَفْحَہ 1184 پر ہے: ٹِڈّی بھی خشکی کا جانور ہے، اُسے مارے تو کَفّارہ دے اور ایک کھجور کافی ہے۔ صَفْحَہ 1181 پر ہے: کَفّارہ لازِم آنے کے لیے قَصْداً (یعنی جان بوجھ کر) قَتْل کرنا شَرْط نہیں بھول چوک سے قَتْل ہوا جب بھی **کفّارہ** ہے۔

سُوال: مسجِدُالْحرام میں بکثرت ٹِڈّیاں ہوتی ہیں، خُدّام صفائی کرتے ہوئے وائپر وغیرہ سے بے دردی کے ساتھ گھسیٹتے ہیں جس سے زخمی ہوتیں، مَرتی ہیں۔ اگر نہ

---

[1] کفارے کے تفصیلی اَحکام مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد ا صَفْحَہ 1179 پر مُلاحظہ فرمایئے بلکہ صَفْحَہ 1191 تک مُطالعہ کر لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ ضروری مسائل جاننے کو ملیں گے کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔

کریں تو صفائی کی صورت کیا ہوگی ؟ اِسی طرح سنا ہے کبوتروں کی تعداد میں کمی کیلئے ان کو پکڑ کر کہیں دُور چھوڑ آتے یا کھا جاتے ہیں۔

جواب: ٹِڈّیاں اگراتنی کثیر ہیں کہ ان کی وجہ سے حَرَج واقع ہوتا ہے تو ان کے مارنے میں کوئی حَرَج نہیں ، اس کے علاوہ مارنے پر تاوان لازِم ہوگا، چاہے جان بوجھ کر ماریں یا غَلَطی سے ماری جائیں۔حَرَم کا کبوتر پکڑ کر ذَبْح کر دیا تو تاوان لازِم ہے یونہی حَرَم سے باہَر بھی چھوڑ آنے پر تاوان لازِم ہوگا، جب تک کہ ان کے اَمْن کے ساتھ حَرَم میں واپَس آجانے کا عِلْم نہ ہو جائے۔دونوں صورَتوں میں تاوان اُس کبوتر کی قیمت ہے اوراس سے مُراد وہ قیمت جو وہاں پر اِس طرح کے مُعامَلات کی مَعرِفت وبَصارت (یعنی جان پہچان ومعلومات) رکھنے والے دو شَخْص بیان کریں اوراگر دو شَخْص نہ ملتے ہوں تو ایک کی بھی بات کا اعتِبار کیا جائے گا۔

سُوال: حَرَم کی مچھلی کھانا کیسا؟

جواب: مچھلی خشکی کا جانور نہیں ، اِسے کھا سکتے ہیں اورضَرورتاً شکار بھی کرسکتے ہیں۔

سُوال: حَرَم کے چوہے کو ماردیا تو کیا کَفّارہ ہے؟

جواب: کوئی کَفّارہ نہیں اِس کو مارنا جائز ہے۔ بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحہ

1183 پر ہے کوّا، چیل، بھیڑیا، بچھو، سانپ، چوہا، گھونس، چھچھوندر، کٹ کھنا کُتّا (یعنی کاٹ کھانے والا کُتّا)، پِسّو، مچھّر، کلّی، کچھوا، کیکڑا، پتنگا، کاٹنے والی چیونٹی، مکّھی، چھپکلی، بُر اور تمام حَشَراتُ الْاَرض (یعنی کیڑے مکوڑے) بجُّو، لومڑی، گیدڑ جب کہ یہ دَرِندے حملہ کریں یا جو دَرِندے ایسے ہوں جن کی عادت اکثر اِبتِداءً حملہ کرنے کی ہوتی ہے جیسے شَیر، چِیتا، تیندوا (چیتے کی طرح کا ایک جانور) اِن سب کے مارنے میں کچھ نہیں۔ یوہیں پانی کے تمام جانوروں کے قتْل میں کفّارہ نہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حَرَم کے پیڑ وغیرہ کاٹنا

سُوال: حَرَم کے پیڑ وغیرہ کاٹنے کے مُتَعلِّق بھی کچھ ہدایات دے دیجئے۔

جواب: **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ الْمدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت جلد اوّل**'' صَفْحہ 1189 تا 1190 سے چند مسائل مُلاحظہ ہوں: حَرَم کے دَرَخْت چار قِسْم ہیں: ﴿۱﴾ کسی نے اُسے بویا ہے اور وہ ایسا دَرَخْت ہے جسے لوگ بویا کرتے ہیں ﴿۲﴾ بویا ہے مگر اس قِسْم کا نہیں جسے لوگ بویا کرتے ہیں ﴿۳﴾ کسی نے اسے بویا

نہیں مگر اس قِسْم سے ہے جیسے لوگ بویا کرتے ہیں ﴿٤﴾ بویا نہیں، نہ اس قِسْم سے ہے جیسے لوگ بوتے ہیں۔ پہلی تین قسموں کے کاٹنے وغیرہ میں کچھ نہیں یعنی اس پر جُرمانہ نہیں۔ رہا یہ کہ وہ اگر کسی کی مِلک ہے تو مالِک تاوان لے گا۔ **چوتھی** قِسْم میں جُرمانہ دینا پڑے گا اور کسی کی مِلک ہے تو مالِک تاوان بھی لے گا اور جرمانہ اُسی وَقْت ہے کہ تر ہو اور ٹوٹا یا اُکھڑا ہوا نہ ہو۔ جُرمانہ یہ ہے کہ اُس کی قیمت کا غلہ لے کر مساکین پر تَصَدُّق کرے، ہر مسکین کو ایک صَدَقہ اور اگر قیمت کا غلہ پورے صَدَقہ سے کم ہے تو ایک ہی مسکین کو دے اور اس کے لیے حَرَم کے مساکین ہونا ضَرور نہیں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ قیمت ہی تَصَدُّق کردے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس قیمت کا جانور خرید کر حرم میں ذَبْح کردے روزہ رکھنا کافی نہیں۔ **مسئلہ ۴:** جو دَرَخْت سُوکھ گیا اُسے اُکھاڑ سکتا ہے اور اس سے نَفْع بھی اُٹھا سکتا ہے **مسئلہ ۵:** دَرَخْت کے پتے توڑے اگر اس سے دَرَخْت کو نقصان نہ پہنچا تو کچھ نہیں۔ یوہیں جو دَرَخْت پھلتا ہے اُسے بھی کاٹنے میں تاوان نہیں جب کہ مالِک سے اجازت لے لی ہو اُسے قیمت دیدے **مسئلہ ٦:** چند شخصوں نے مل کر دَرَخْت کاٹا تو ایک ہی

تاوان ہے جو سب پر تقسیم ہو جائے گا، خواہ سب مُحْرِم ہوں یا غیر مُحْرِم یا بعض مُحْرِم بعض غیر مُحْرِم۔ **مسئلہ ۷:** حَرَم کے پیلو یا کسی دَرَخْت کی مِسواک بنانا جائز نہیں۔ **مسئلہ ۹:** اپنے یا جانور کے چلنے میں یا خیمہ نصب کرنے میں کچھ دَرَخْت جاتے رہے تو کچھ نہیں۔ **مسئلہ ۱۰:** ضَرورت کی وجہ سے فتویٰ اس پر ہے کہ وہاں کی گھاس جانوروں کو چرانا جائز ہے۔ باقی کاٹنا، اُکھاڑنا، اس کا وہی حُکْم ہے جو دَرَخْت کا ہے۔ سوا اِذخر اور سوکھی گھاس کے کہ ان سے ہر طرح اِنتفاع جائز ہے۔ کُھمْبی کے توڑنے، اُکھاڑنے میں کچھ مُضایقہ نہیں۔

مِیقات سے بِغیر اِحْرام گزرنے کے بارے میں سُوال جواب

سُـــوال: اگر کسی آفاقی نے مِیقات سے اِحْرام نہیں باندھا، مسجِدِ عائشہ سے اِحْرام باندھ کر عُمرہ کرلیا تو کیا حُکْم ہے؟

جواب: اگر مکّۃُ الْمکرَّمہ زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کے اِرادے سے کوئی آفاقی چلا اور مِیقات میں بِغیر اِحْرام داخل ہو گیا تو اُس پر دَم واجِب ہو گیا۔ اب مسجِدِ عائشہ سے اِحْرام باندھنا کافی نہیں یا تو دَم دے یا پھر مِیقات سے باہَر جائے اور وہاں سے عُمرے وغیرہ کا اِحْرام باندھ کر آئے تب دَم ساقِط ہوگا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

بچّوں کا حج (سُوالاً جُواباً)

دُرُود شریف کی فضیلت

رسولِ نذیر، سِراجِ منیر، محبوبِ ربِّ قدیر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دلپذیر ہے: ذِکْرِ الٰہی کی کثرت کرنا اور مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا فَقْر (یعنی تنگدستی) کو دُور کرتا ہے۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ۲۷۳)

عالَمِ وَجد میں رقصاں مِرا پَر پَر ہوتا
کاش! میں گُنْبَدِ خضرا کا کبوتر ہوتا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سُوال: کیا بچّے بھی حج کر سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مَقامِ رَوحا میں ایک قافلے سے ملے تو فرمایا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ اُنہوں نے عَرض کیا کہ ہم مسلمان ہیں، پھر اُنہوں نے عَرض کیا: آپ کون ہیں؟ فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا رسول ہوں۔

ان میں سے ایک خاتون نے بچّے کو اُوپر اُٹھا کر پوچھا: کیا اس کا بھی حج ہو جائے گا؟ فرمایا: ہاں اور تجھے بھی اس کا ثواب ملے گا۔ (مسلم ص ۶۹۷ حدیث ۱۳۳۶)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: یعنی بچّے کو بھی حج کا ثواب ملے گا حج کرنے کا اور تجھے بھی اس کے حج کا ثواب ملے گا حج کرانے کا۔ مزید فرماتے ہیں: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بچّوں کی نیکیوں کا ثواب (بچّے کو تو ملتا ہے اُس کے) ماں باپ کو بھی ملتا ہے لہٰذا انہیں نَماز روزے کا پابند بناؤ۔ (مراۃ ج ۴ ص ۸۸)

سُوال: تو کیا حج کرنے سے بچّے کا فرض ادا ہو جائے گا؟

جواب: جی نہیں۔ حج فرض ہونے کے شرائط میں سے ایک شرط ''بالغ ہونا'' بھی ہے چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: بچّے پر (حج) فرض نہیں، (اگر) کرے گا تو نَفْل ہوگا اور ثواب اُسی (یعنی بچّے ہی) کے لئے ہے، باپ وغیرہ مُرَبّی تعلیم وتربیَّت کا اَجر پائیں گے۔ پھر (جب) بعدِ بُلوغ شرطیں جَمْع ہوں گی اِس پر حج فرض ہو جائے گا، بچپن کا حج کِفایت نہ کریگا۔ (فتاوٰی رضویہ مخرجہ ج ۱۰ ص ۷۷۵)

سُوال: مناسِک حج کی ادائیگی کے اعتِبار سے بچّوں کی کتنی اَقسام ہیں؟

جواب :اِس اِعتِبار سے بچّوں کی دو قسمیں ہیں: ﴿۱﴾ **سمجھ دار**: جو پاک اور ناپاک، میٹھے اور کڑوے میں **تمیز** کر سکتا ہو **مَعرِفت** (یعنی پہچان) رکھتا ہو کہ اسلام نَجات کا سبب ہے (ارشاد السّاری حاشیہ مناسک ص ۳۷) ﴿۲﴾ **ناسمجھ**: جو مذکورہ (یعنی بیان کردہ) **سمجھ** نہ رکھتا ہو۔

سُوال : کیا سمجھ دار بچّے کو خود **مناسِکِ حج** ادا کرنے ہوں گے؟

جواب :جی ہاں۔ سمجھ وال (یعنی سمجھدار) بچّہ خود اَفعالِ **حج** کرے، رَمْی وغیرہ بعض باتیں (اُس بچّے نے) چھوڑ (بھی) دِیں تو اُن (کے چھوڑنے) پر کفّارہ وغیرہ لازِم نہیں۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۰۷۵)

سُوال : اگر سمجھدار بچّہ بعض اَفعالِ حج خود بجا لاسکتا ہو اور بعض نہ کر سکتا ہو تو کیا کرے؟ کیا کسی کو نائب کر سکتا ہے؟

جواب: حضرتِ علّامہ علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ البَارِی فرماتے ہیں: جو اَفعال **سمجھ دار بچّہ** خود کر سکتا ہو اس میں کسی کو نائب بنانا دُرُست نہیں ہے اور جو خود نہیں کر سکتا اُن میں نائب بنانا دُرُست ہے مگر طَواف کے بعد کی دو رَکعتیں اگر بچّہ خود نہ پڑھ سکے تو کوئی دوسرا اس کی طرف سے ادا نہیں کر سکتا۔

(اَلْمَسْلَکُ الْمُتَقَسِّط لِلقاری ص ۱۱۳)

نا سمجھ بچّے کے حج کا طریقہ

سُوال: نا سمجھ بچّہ مناسِک حج کیسے ادا کرے گا؟

جواب: جن اَفعال میں نیّت شَرْط ہے وہ ولی (یعنی سرپرست) اس کی طرف سے بجا لائے گا اور جن میں نیّت شَرْط نہیں وہ خود کرسکتا ہے چُنانچِہ فُقَہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام فرماتے ہیں: ''نا سمجھ بچّے نے خود اِحْرام باندھا یا اَفعالِ حج ادا کیے تو حج نہ ہوا بلکہ اُس کا ولی (یعنی سرپرست) اُس کی طرف سے بجالائے مگر طَواف کے بعد کی دو رَکْعتیں کہ بچّے کی طرف سے ولی (یعنی سرپرست) نہ پڑھے گا۔ اس کے ساتھ باپ اور بھائی دونوں ہوں تو باپ اَرکان ادا کرے۔'' (عالمگیری ج۱ص۲۳۶، بہارِ شریعت ج۱ص۱۰۷۵)

صَدْرُ الشَّریعہ، بَدْرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: یہ (نا سمجھ بچّہ یا مجنون یعنی پاگل) خود وہ اَفعال نہیں کرسکتے جن میں نیّت کی ضَرورت ہے، مَثَلاً اِحْرام یا طَواف، بلکہ ان کی طرف سے کوئی اور کرے اور جس فِعل میں نیّت شَرْط نہیں، جیسے وُقوفِ عَرَفہ وہ یہ خود کرسکتے ہیں۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۱۰۴۶)

سُوال: کیا اِحْرام سے پہلے بچّوں کو بھی غُسْل کروایا جائے؟

جواب: جی ہاں۔ ''فتاوٰی شامی'' جلد 3 صَفْحَہ 557 پر لکھے ہوئے جُزیئے کا خلاصہ ہے کہ سمجھدار اور ناسمجھ دونوں بچّے ہی غُسْل کریں گے۔ البتّہ یہ فرق ہے کہ عاقِل کے لئے تو خود غُسْل کرنا مُسْتَحَب ہے اور ولی کے لئے غُسْل کا حُکْم دینا مُسْتَحَب ہے جبکہ ناسمجھ بچّے کو ولی کا خود غُسْل کروانا یا بچّے کی والدہ وغیرہ کے ذَرِیعے کروانا مُسْتَحَب ہوگا۔

سُوال: کیا ناسمجھ بچّے کو اِحْرام بھی پہنانا ہوگا؟

جواب: جی ہاں۔ یوں کرنا چاہیے کہ **ناسمجھ بچّے** کے سِلے ہوئے کپڑے اُتار کر چادر اور تہبند وَلی غیرِ ولی (یعنی سَرپرست یا غیرِ سَرپرست) کوئی بھی پہنا دے مگر اُس طرف سے باپ، باپ نہ ہو تو بھائی اور بھائی نہ ہو تو جو بھی نَسَب (یعنی خونی رشتے) کے اعتِبار سے قریبی رشتے دار ہو وُہ اُس کی طرف سے **اِحْرام کی نیّت** کرے اور ان باتوں سے بچائے جو مُحْرِم کے لئے ناجائز ہیں۔ چُنانچِہ **صَدْرُ الشَّریعه، بَدْرُ الطَّریقه** حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: بچّے کی طرف سے اِحْرام باندھا تو اُس کے سِلے ہوئے کپڑے اُتار لینے چاہئیں، چادر اور تہبند پہنائیں اور اُن تمام باتوں سے بچائیں جو مُحْرِم کے لیے ناجائز ہیں۔

(بہارِشریعت ج ۱حصہ ۶ص ۱۰۷۵) **سمجھ دار بچّہ** اِحْرام کی نیّت خود کرے گا، ولی (یعنی سَرپرست) اس کی طرف سے اِحْرام نہیں باندھ سکتا۔ جیسا کہ ''**شامی**'' میں ہے: ''اگر بچہ سمجھ دار ہو تو اسے خود اِحْرام باندھنا ہوگا، ولی (یعنی سَرپرست) اس کی طرف سے نہ باندھے کہ جائز نہیں۔'' (رَدُّالْمُحتار ج ۳ ص ۵۳۵) اگر سمجھدار بچّہ خود اِحْرام باندھنے کی قدرت رکھتا ہو تو اسے خود اِحْرام باندھنا ہوگا ولی (یعنی سرپرست) اس کی طرف سے اِحْرام نہیں باندھ سکتا اور نہ ولی کے باندھنے سے سمجھدار بچّہ مُحْرِم ہوگا اور اگر سمجھدار بچّہ خود اِحْرام باندھنے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو ولی اس کی طرف سے اِحْرام باندھے گا۔

سُوال: ناسمجھ بچّے کی طرف سے کیا ولی کو اِحْرام کے نَفْل پڑھنے ہوں گے؟

جواب: جی نہیں، ناسمجھ بچّے کی طرف سے اس کا ولی اِحْرام کے نَفْل نہیں پڑھ سکتا۔

نا سمجھ بچّے کی طرف سے نیَّت اور لَبَّیْک کا طریقہ

سُوال: ناسمجھ بچّے کی طرف سے اِحْرام کی نیّت اور لَبَّیْک کا طریقہ بتا دیجئے۔

جواب: ناسمجھ بچّے کی طرف سے اِحْرام کی نیّت اس کا ولی کرے اور اس طرح کہے: اَحْرَمْتُ عَنْ فُلَانٍ یعنی میں فُلاں کی طرف سے اِحْرام باندھتا ہوں

(فُلاں کی جگہ اس بچّے کا نام لے)، اسی طرح لَبَّیْك بھی بچّے کی طرف سے اس طرح کہے: لَبَّیْكَ عَنْ فُلَانٍ (فُلاں کی جگہ اس کا نام لے اور آخر تک لَبَّیْك مکمّل کرے) عَرَبی میں نیّت اُسی وَقْت کارآمد ہوگی جبکہ معنیٰ معلوم ہوں، اپنی مادَری زَبان یا اردو میں بھی نیّت کرسکتے ہیں مَثَلاً بچّے کا نام ہلال رضا ہے تو یوں نیّت کیجئے: ''میں ہِلال رضا کی طرف سے اِحْرام باندھتا ہوں۔'' یہ بھی ذِہْن میں رہے کہ دل میں نیّت ہونا شَرْط ہے جبکہ زَبان سے نیّت کرنا مُسْتَحَب ہے۔ اگر زَبان سے نیّت نہ بھی کی تو کوئی حَرَج نہیں۔ لَبَّیْك زَبان سے کہنا ضَروری ہے اور وہ بھی کم از کم اتنی آواز سے کہ اگر سننے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو تو خود سُن لے اور یہاں اِس طرح کہنا ہے: مَثَلاً لَبَّیْکَ عَنْ ہِلال رضا اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ط لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ط اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ ط لَاشَرِیْکَ لَکَ ط

ناسمجھ کی طرف سے طَواف کی نیّت اور اِستِلام کا طریقہ

سُوال: ناسمجھ بچّے کی طرف سے طَواف کی نیّت اور حجرِ اَسْوَد کے اِستِلام کا طریقہ ارشاد ہو۔

جواب: دل میں نیّت کافی ہے اور بہتر ہے زَبان سے بھی اِس طرح کہہ لے: مَثَلاً ''میں ہلال رضا کی طرف سے طواف کے سات پھیروں کی نیّت کرتا ہوں'' اور اس کے بعد جو اِستِلام ہوں گے وہ بھی بچّے کی طرف سے ہوں گے۔

سُوال: گود میں اٹھا کر طَواف کروائے یا انگلی پکڑ کر؟

جواب: جس طرح سُہُولَت ہو۔

سُوال: کیا ساتھ میں ولی اپنے طَواف کی بھی نیّت کر سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں، بلکہ کر لینی چاہئے کہ اِس طرح ایک ساتھ دونوں کا طَواف ہو جائیگا۔ مگر یہ ذِہن میں رہے کہ ہر پھیرے میں دو بار اِستِلام کرنا ہوگا ایک بار اپنی طرف سے اور ایک بار بچّے کی طرف سے۔

سُوال: بچّہ طَواف کیسے کرے گا؟

جواب: **سمجھ دار بچّہ** خود طَواف کر کے طَواف کے نوافِل ادا کرے جبکہ **نا سمجھ** بچّے کو اُس کا ولی (سر پرست) طَواف کرائے، مگر طَواف کی دو رَکْعتیں بچّے کی طرف سے ولی (سر پرست) نہ پڑھے۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۱۰۷۵)

سُوال: بچّے کو رَمْی کس طرح کروائیں؟

جواب: **سمجھ دار** خود رَمْی کرے اور **نا سمجھ** کی طرف سے اُس کے ساتھ والے رَمْی

کر دیں اور بہتر یہ ہے کہ ان کے ہاتھ پر کنکری رکھ کر رَمی کرائیں۔

(منسک متوسط ص ۲۴۷ ، فتاویٰ رضویہ مخرجہ ج ۱۰ ص ۶۶۷ بہارِ شریعت ج ا ص ۱۱۴۸)

سُوال : بچّے کے مناسکِ حج سے کچھ رہ گیا یا اس نے کوئی ایسا فِعل کیا جس سے کفّارہ یا دَم لازِم آتا ہے تو کیا حُکم ہے؟

جواب : بچّہ کسی عمل کو چھوڑ دے یا ممنوع کام کرے تو اس پر نہ قضا واجب ہے اور نہ کفّارہ۔ یوہیں نا سمجھ بچّے کی طرف سے اُس کے ولی (سَرپرست) نے اِحْرام باندھا اور بچّے نے کوئی ممنوع کام کیا تو باپ پر بھی کچھ لازِم نہیں۔

(عالمگیری ج ا ص ۲۳۶ ، بہارِ شریعت ج ا ص ۱۰۷۵)

سُوال : بچّہ اگر حج فاسِد کردے تو کیا کرنا ہوگا؟

جواب : بچّے نے حج کو فاسِد کر دیا تو نہ دَم واجب ہے نہ قضا۔ اگرچہ وہ سمجھدار بچّہ ہو۔ (عالمگیری ج ا ص ۲۳۶ ، رَدُّالْمُحتار ج ۳ ص ۶۷۳)

سُوال : بچّے کیلئے حج کی قربانی کا کیا حُکم ہے؟

جواب : بچّہ چاہے سمجھدار ہو یا نا سمجھ اِس پر (حجِ تَمَتُّع یا قِران کی) قربانی واجِب نہیں۔ اور حجِ اِفراد کی تو بڑوں پر بھی واجِب نہیں۔ (اَلْمَسْلَكُ الْمُتَقَسِّط لِلقاری ص ۲۶۳)

سُوال : اگر ولی (سَرپرست) بچّے کی طرف سے حج کی قربانی کرنا چاہے تو کرسکتا

ہے یا نہیں؟

جواب: کرسکتا ہے مگر اپنی جیب سے کرے۔ بچّے کی رقم سے کریگا تو **تاوان** دینا پڑیگا یعنی اُتنی رقم پلّے سے بچّے کو لوٹانی ہوگی۔

بچّے کے عُمرے کا طریقہ

سُوال: کیا بچّے کو عُمرہ کروا سکتے ہیں؟ اگر ہاں تو طریقہ کیا ہوگا؟

جواب: کروا سکتے ہیں۔ مسائل میں یہاں بھی وُہی سمجھدار اور نا سمجھ بچّے والی تفصیل ہے۔ البتّہ اِس میں مزید تفصیل یہ ہے کہ بَہُت چھوٹے بچّے کو مسجِد میں داخِل کرنے کے اَحکام پر غور کرلیں۔ حُکْم یہ ہے کہ اگر بچّے سے نَجاست کا غالب گُمان ہے تو اسے مسجِد میں لے جانا مکروہِ تحریمی ورنہ مکروہِ تنزیہی۔

سُوال: کیا بچّے کو بھی حَلْق یا قَصْر کروایا جائے؟

جواب: جی ہاں۔ البتّہ بچّی کو قَصْر کروائیں گے۔ اگر دودھ پیتی یا بَہُت چھوٹی بچّی ہو تو حَلْق کروانے میں بھی حَرَج نہیں۔

بچّہ اور نفلی طواف

سُوال: نفلی طَواف میں بچّے کے کیا اَحکام ہیں؟

جواب: سمجھدار بچّہ خود اپنی نیّت کرے اور طواف کے بعد والے نَفْل بھی ادا کرے جبکہ ناسمجھ بچّے کی طرف سے اُس کا ولی (سَرپرست) نیّت کرے۔ طَواف کے نفلوں کی حاجت نہیں۔

سُوال: بچّہ بِغیر اِحْرام اگر مِیقات کے اندر داخِل ہوا اور اب بالِغ ہو گیا تو کیا اُس پر دم واجِب ہو جائیگا؟

جواب: نہیں۔ بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحَہ 1192 پر ہے: نابالِغ بِغیر اِحْرام مِیقات سے گزرا پھر بالِغ ہو گیا اور وَہیں سے اِحْرام باندھ لیا تو دَم لازم نہیں۔ یونہی اگر وہ حِل یعنی بیرونِ حَرَم اور حُدودِ مِیقات کے اندر میں بالِغ ہوا، تو حِلی کے اَحْکام اس پر لگیں گے یعنی حج یا عُمرہ کے لیے حَرَم جانا ہے تو حِل سے اِحْرام باندھ لے اور اگر ویسے ہی حَرَم جانا ہے تو بِغیر اِحْرام کے بھی جا سکتا ہے اور حَرَم میں بالِغ ہوا تو حرمی کے اَحْکام اس پر لگیں گے یعنی حج کا اِحرام حَرَم میں باندھے گا اور عُمرہ کا اِحْرام حَرَم کے باہَر سے اور اگر کچھ نہیں کرنا تو اِحْرام کی حاجت نہیں۔

سُوال: مَدَنی مُنّے یا مَدَنی مُنّی کو مسجِدُ النَّبَوِیِّ الشَّریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں لے جا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: مسجدوں کو **بچّوں اور پاگلوں** اور خرید و فروخت اور جھگڑے اور آواز بُلند کرنے اور حُدود قائم کرنے اور تلوار کھینچنے سے بچاؤ۔ (اِبن ماجہ ج ۱ ص ۴۱۵، حدیث ۷۵۰)

ایسا بچّہ جس سے نَجاست (یعنی پیشاب وغیرہ کردینے) **کا خطرہ ہو اور پاگل کو مسجِد کے اندر لے جانا حرام ہے اگر نَجاست کا خطرہ نہ ہو تو مکروہِ** (تنزیہی)۔ جو لوگ جُوتیاں مسجِد کے اندر لے جاتے ہیں ان کو اِس کا خَیال رکھنا چاہیئے کہ اگر نَجاست لگی ہو تو انہیں اچّھی طرح پاک اور صاف کریں کہ نہ نَجاست رہے اور نہ اس کی بدبُو، البتّہ اگر پاک نہیں کیا لیکن اس طرح صاف کرلیا ہے کہ نہ تو مسجِد کی آلودَگی کا اندیشہ ہے اور نہ ہی نَجاست کی بُو باقی ہو تو پھر نا جائز نہیں ہے۔ البتّہ یہ یاد رہے کہ جوتے پاک ہوں تب بھی مسجِد میں پہن کر جانا بے اَدَبی ہے۔

ناسمجھ **بچّے، بچّی یا پاگل** (یا بے ہوش یا جس پر جِنّ آیا ہوا ہو اُس) کو دَم کروانے کیلئے چاہے "پمپر" (PAMPER) لگا ہو تب بھی مسجِد میں لے جانا اوپر بیان کی ہوئی تفصیل کے مُطابِق منع ہے، اور اگر آپ ایسوں کو

مسجِد میں لانے کی بھول کر چکے ہیں اور صورت ناجائز والی ہے تو برائے کرم! فوراً توبہ کر کے آیندہ نہ لانے کا عَہد کیجئے۔ ہاں فِنائے مسجِد مَثَلاً امام صاحِب کے حُجرے میں لے جاسکتے ہیں جبکہ مسجِد کے اندر سے لیکر نہ گزرنا پڑے۔ جب عام مسجدوں کے یہ آداب ہیں تو **مسجِدُالنَّبَوِیِّ الشَّریف** عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور مسجِدُ الْحرام شریف کے کتنے آداب ہوں گے! یہ ہر عاشِقِ رسول بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ مسجِدَینِ کریمَین کو بچّوں سے بچانے کی بَہُت سَخْت حاجَت ہے، آج کل بچّے وہاں چیختے چلّاتے دندناتے پھرتے ہیں اور بعض اوقات **مَعَاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ گندگیاں بھی کر دیتے ہیں، مگر افسوس! لے جانے والوں کو اکثر اِس کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی! بے شک یہ بچّے ناسمجھ ہیں، ان پر کوئی اِلزام نہیں مگر اِس کا وبال لے جانے والے پر ہے۔ اگر سمجھدار بچّے کو بھی لے جائیں تو اُس پر بھی کڑی نظر رکھئے کہ کُود پھاند کر کے لوگوں کی عبادت میں رَخنہ انداز نہ ہو۔

بچّہ اور رَوْضۂ انور کی حاضِری

سُوال: تو ناسمجھ بچّوں کو سنہری جالیوں کے روبرو حاضِری دلانے کی کیا صورت ہوگی؟

جواب: اِس کیلئے مسجد شریف میں لانا پڑیگا۔ اس کے اَحکام ابھی گزرے۔ لہٰذا

مسجِد شریف کے باہَر سبز سبز گُنبد کے رُوبرو حاضِری دلوا دیجئے۔

سُوال: کیا بیان کردہ حج وعُمرہ وغیرہ کے تعلُّق سے بچّی کے بھی یِہی اَحکام ہیں؟

جواب: جی ہاں۔

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

٦ شعبان المعظّم ۱۴۳۳ھ

27-6-2012

مناسکِ حج سیکھنے کے لیے **مَکتبۃُ المدینہ** کی چار آڈیو کیسٹوں کا سیٹ حاصِل کیجئے۔ نیز وِڈیو سی ڈیز (۱) حج کا طریقہ (۲) عُمرہ کا طریقہ (۳) مدینے کی حاضری بھی مُلاحَظہ کیجئے۔ نیز رِسالہ، **”اِحْرام اور خوشبودار صابُن“** پڑھئے اور اپنی اُلجھنیں دُور کیجئے۔

مآخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قرآنِ پاک	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	البحر الرائق	کوئٹہ پاکستان
تفسیر خزائن العرفان	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	فتاوٰی عالمگیری	دار الفکر بیروت
تفسیر نعیمی	مکتبہ اسلامیہ	المسلک المتقسط	باب المدینہ کراچی
بخاری	دار الکتب العلمیہ بیروت	لباب المناسک	باب المدینہ کراچی
مسلم	دار ابن حزم بیروت	الایضاح فی مناسک الحج	المکتبۃ الامدادیہ مکۃ المکرّمہ
ابوداود	دار احیاء التراث العربی بیروت	البحر العمیق فی المناسک	موئسسۃ الریان بیروت
ترمذی	دار الفکر بیروت	ارشاد الساری	باب المدینہ کراچی
ابن ماجہ	دار المعرفہ بیروت	فتاوٰی رضویہ	رضا فاونڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
موطا امام مالک	دار المعرفہ بیروت	بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
مسند امام احمد	دار الفکر بیروت	کتاب الحج	مکتبہ نعمانیہ ضیاء کوٹ
معجم کبیر	دار احیاء التراث العربی بیروت	احرام اور خوشبودار صابن	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
معجم اوسط	دار الکتب العلمیہ بیروت	شفاء	مرکز اہل السنۃ برکات رضا ہند
مسند بزار	مکتبۃ العلوم والحکم المدینۃ المنورۃ	المواھب اللدنیۃ	دار الکتب العلمیہ بیروت
دار قطنی	مدینۃ الاولیاء ملتان شریف	بستان المحدثین	کراچی پاکستان
شعب الایمان	دار الکتب العلمیہ بیروت	اخبار الاخیار	فاروقی اکیڈمی گمبٹ پاکستان
مسند امام شافعی	دار الکتب العلمیہ بیروت	جذب القلوب	النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور
مسند ابوداود طیالسی	دار المعرفہ بیروت	وفاء الوفاء	دار احیاء التراث العربی بیروت
مجمع الزوائد	دار الفکر بیروت	القول البدیع	موئسسۃ الریان بیروت
الترغیب والترھیب	دار الکتب العلمیہ بیروت	قوت القلوب	دار الکتب العلمیہ بیروت
المنامات	المکتبۃ العصریہ بیروت	احیاء العلوم	دار صادر بیروت
جامع العلوم والحکم	الفیصلیۃ مکۃ المکرّمہ	اتحاف السادۃ	دار الکتب العلمیہ بیروت
فتح الباری	دار الکتب العلمیہ بیروت	کشف المحجوب	نوائے وقت پرنٹر مرکز الاولیاء لاہور
مراٰۃ المناجیح	ضیاء القرآن مرکز الاولیاء لاہور	مثنوی مولانا روم	النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی مرکز الاولیاء لاہور
طبقات الکبرٰی	دار الکتب العلمیہ بیروت	روض الریاحین	دار الکتب العلمیہ بیروت
تاریخ بغداد	دار الکتب العلمیہ بیروت	حصن حصین	المکتبۃ العصریہ بیروت
ابن عساکر	دار الفکر بیروت	تنبیہ المغترین	دار المعرفہ بیروت
مبسوط	دار الکتب العلمیہ بیروت	درۃ الناصحین	دار الفکر بیروت
ہدایہ	دار احیاء التراث العربی بیروت	بلد الامین	مکتبہ فریدیہ ساہیوال
ردالمحتار	دار المعرفہ بیروت	ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
درمختار	دار المعرفہ بیروت	وسائل بخشش	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
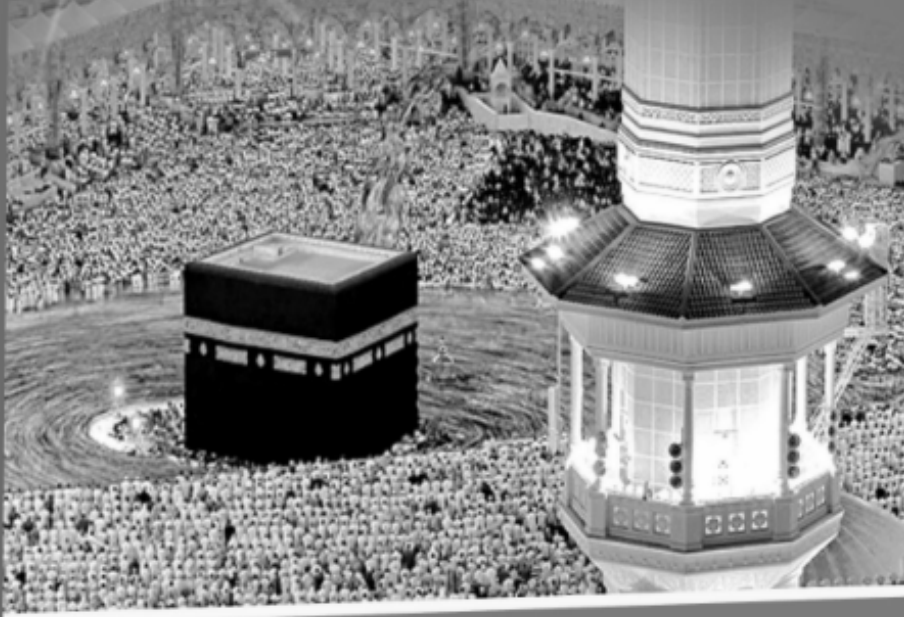
لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ
رفیقُ المُعتمِرِین
عُمرے کا طریقہ اور دعائیں
حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہوائی جہاز کے گرنے اور جلنے سے امن میں رہنے کی دعا

ہوائی جہاز میں سُوار ہو کر اوّل آخر دُرُود شریف کے ساتھ یہ دعائے **مصطفٰے** صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم پڑھئے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْھَدْمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ التَّرَدِّیْ ؕ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْھَرَمِ ؕ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطٰنُ عِنْدَ الْمَوْتِ ؕ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِكَ مُدْبِرًا ؕ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا ؕ

مَدَنی پھول بُلند مقام سے گرنے کو تَرَدِّی اور جلنے کو حَرَق کہتے ہیں۔ حُضُورِ پاک، صاحِبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دُعا مانگا کرتے تھے[1]۔ یہ دُعا طَیّارے کیلئے مخصوص نہیں، چُونکہ اِس دُعا میں ''بلندی سے گرنے'' اور ''جلنے'' سے بھی پناہ مانگی گئی ہے اور ہوائی سفر میں یہ دونوں خطرات موجود ہوتے ہیں لہٰذا اُمید ہے کہ اِسے پڑھنے کی بَرَکت سے **ہوائی جہاز** حادِثے سے محفوظ رہے۔

[1] ابوداؤد ج ۲ ص ۱۳۲ حدیث ۱۵۵۲